

اصلی

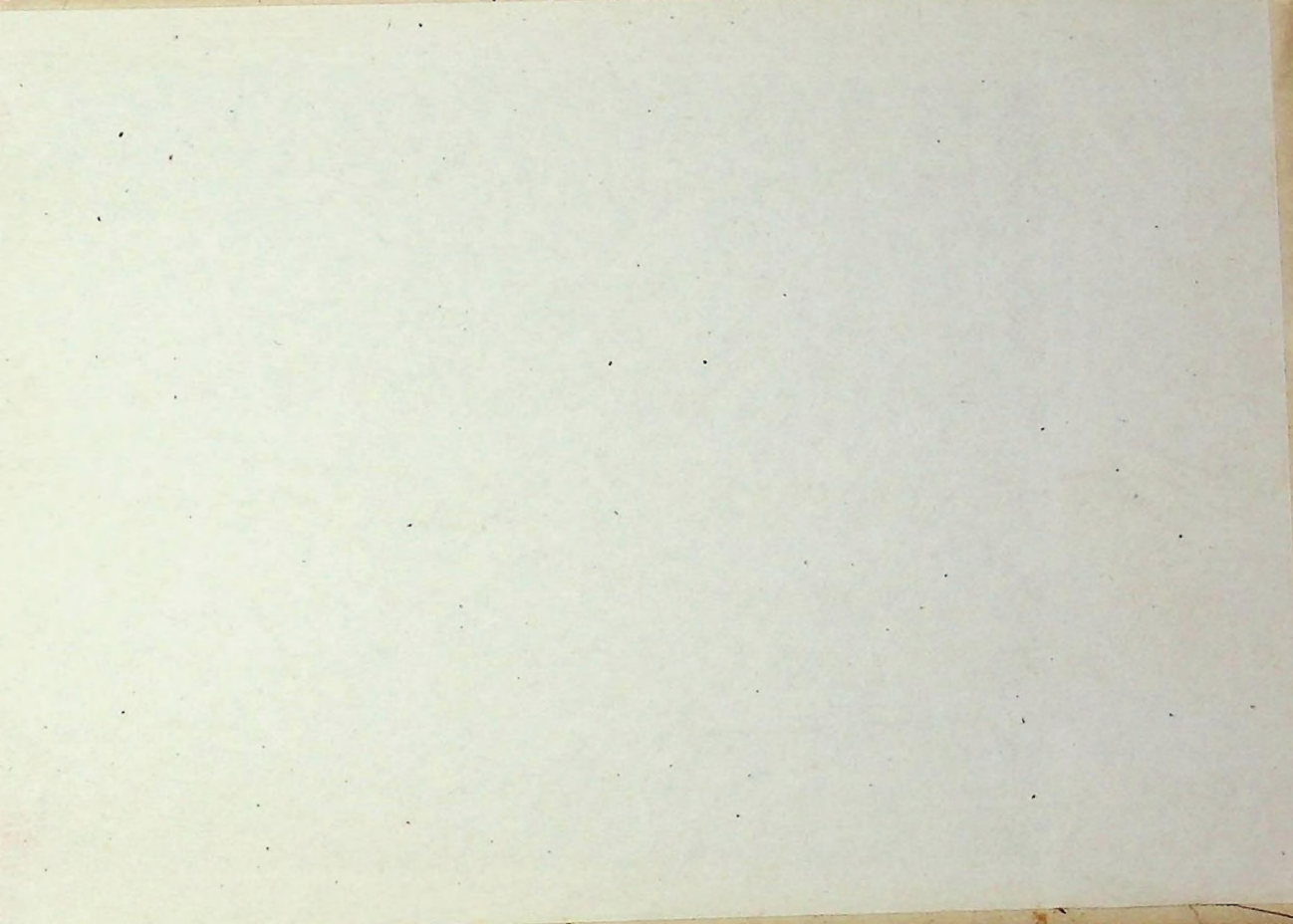


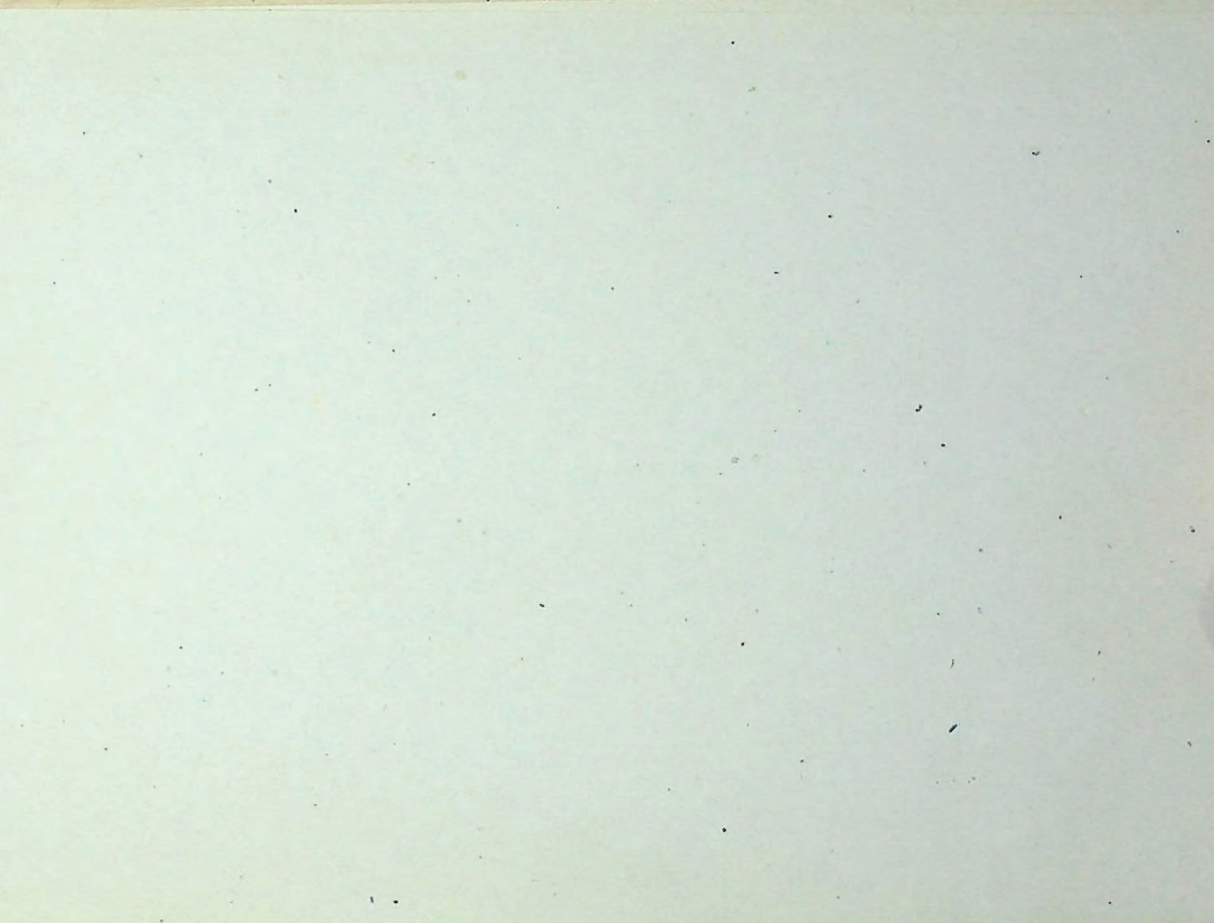
شیراز حکمت گیتا

معہ مہاتم

Rs 50/-

دیہاتی ٹپک بھنڈا رچا دڑی بازار دہلی







ساگر سے پار اترے گیتا پہ عمل کر کے

ادم ت ست

گیتا کی ہے کرامت زندہ رہے جو مرے



شری گیش آئینہ

شری اوم بھگوت واسدیلوئے

آتم گیان

گیتا پریمیوں کیلئے

بھگوت گیتا اوم بھو



ایشوری گیان



ارجن گیتا
گیتا پرکاش
گیتا رہسہ
نا تھ گیتا
گیتا ایشپ مالا
پانڈو گیتا
سار گیتا
گیتا امرت
گیتا لبک
گیتا مہک
گیتا ٹہک

کرشن گیتا
گیتا سار
رام گیتا
سدرشن گیتا
گیتا ماتا
پرکاش گیتا
گیتا گیان
گیتا رتن
سچ رتن گیتا
نال گیتا
گرگو گیتا

64 رتنوں سہت

کیشور داس کرشن داس

Bhagavad Gita

The Gita leads not only 80,00,00,000 (Eighty Crores) Indians but also 5,00,00,00,000 (Five thousand Millions) of World's population towards the path of Virtue & Truth.

شریک بھگوت گیتا

جس میں مکمل 18 ادھیائیاں مہاتم سہت و حیر

دنیا کی تمام بھاشاؤں میں انوواد ہو چکا ہے اس مہانصو رکلیگ میں شریک بھگوت گیتا ہی ایسا
انمول گرنتھ ہے جو سنسار ساگر سے پار اتارنے کیلئے ایک کشتی سرپ ہے جو بھگوت جن اس کو لگن
سے پڑھتے ہیں سنئے اور سناتے ہیں وہ اس آواگون سے رہت ہو کر کلیان پرلاپت کرتے ہیں جب جب
ریشیوں مٹیوں شاسترکاروں پر ابرادھ ہونے لگتا ہے اور گنو، برہمن، مادھو، سنو، لگنا، گیتا کا شری
پر ظلم ہوتا ہے تو آپ بھگوان تمام سنسار کا آدھار اور باپوں کو ختم کرنے کیلئے اوتار روپ دھارن کر کے
راکشسوں کا سروناش کرتے ہیں۔ اور سنت مہاتماؤں کو راحت بخشتے ہیں۔ قیمت 50 روپے

Price in £ 6 Pounds and \$12 Dollars
P.H. 3261030
3279417

ہر قسم کی کتابیں بے شکایت و بیباکی پستک بھندار بازار دہلی





D

شری کرشن اور کورویانڈو
دھرم یدھ میں وجے یا مرٹناخت یا تخت

ہا ہا ہا ہا ہا ہا درویدی اپنے محل کے جھروکے میں زور سے قہقہہ لگاتی ہے اور دریودھن کی طرف مخاطب ہو کر زور سے کہتی ہے، ”اندھوں کی اولاد اندھے ہی ہوتے ہیں۔“

قہقہہ در یوہن نے بھی سن لیا اور اپنی بھابھی کا طعنے خیز قہقہہ در یوہن کے کانوں سے داخل ہو کر دل کے اس کو نے تک جا پہنچا جہاں کہ بدلہ لینے کی بھادونا کی جوالا بھڑک اٹھتی ہے۔ سوچتا ہے۔ درویدی سچی بھی ہے آنکھیں ہوتے ہوئے مجھے یہ نہ پتہ چل سکا کہ یہ تالاب نہیں بلکہ ایسا دکھائی پڑتا ہے۔ اس میں صاف ستھرا ٹھنڈا پانی گہرائی تک نہیں بھرا ہوا بلکہ شیشے سے بنا ہوا میدان کا ایسا ٹکڑا ہے جو تالاب دکھائی پڑتا ہے جس میں پانی صاف ستھرا اور ٹھنڈا گہرا بھرا معلوم ہوتا ہے یہی حال بھلیاں جو میرے بھائی پانڈوؤں نے تعجب خیز بنیاد رکھی ارجن وغیرہ مجھے یہی تو دکھانے کیلئے یہاں لائے ہیں۔ کاش میں اس تالاب میں ہاتھ منہ دھو نے کیلئے جوتی کھول کر

کنارے پر نہ بیٹھتا اور شرمندہ نہ ہوتا، نہ ہی بھابی درویدی اُس پر قہقہہ لگا کر میرے پتاجی کے اندھا پن کی طرف اشارہ کر کے اُن کی اولاد جو کہ میرے جیسا بادشاہ اور میرے بھائی ہیں انھیں اندھا کہہ پاتی۔ ارجن: (درویدھن سے) آؤ بھائی صاحب! جوتی پہن لو یہ تو شیشے کی دھرتی ہے جو ہم نے تالاب کی مانند بھول بھلیاں سی بنائی ہوئی ہیں۔ اس کے اوپر سے آپ بخوبی چل پھر سکتے ہیں۔ یہی دکھانے کے لئے تو آپ کو ہم نے بلادہ دیا ہے۔ آؤ آگے چلیں۔

درویدھن:۔ (شرمندگی سے جوتی پہنتا ہے۔ ارجن وغیرہ کے ساتھ اُن کی بنائی بھول بھلیوں کے آگے سیر کرنے لگتا ہے۔ واہ کیا ہی بڑی دیوار ہے۔ اتنی بڑی بھیانک دیوار یہ تم نے کیسے بنائی ہوگی؟ دروازہ بھی اس میں بہت عالیشان لگا رکھا ہے۔ جس کا دسیا میں کوئی متانی نہ ہو۔ واہ دروازہ کھل گیا اور اس کے پار کیا ہی عالیشان باغ باغیچے لگے ہوئے ہیں۔ یہ تو واقعی آپ نے سرگ بنا رکھا ہے۔“ اُتا دلا ہو کر منہ سے پکار اٹھتا ہے۔

”اگر فردوس برز میں است ہمیں است وہیں است“ ارجن سے پوچھتا ہے۔ ارجن کیا اس دروازے کے پار جو سرگ دیکھ رہا ہوں اُس میں بھی کوئی بھول بھلیاں بنی ہوئی ہیں؟ اگر ہوں تو ذرا مجھے بتلا دینا تاکہ میری بھابی درویدی جو سامنے جھروکے میں سے مجھے دیکھ رہی ہے۔ میرے پر قہقہہ نہ مار سکے۔“ یہ کہہ کر فوراً آگے بڑھتا ہے اور دروازہ میں سے گزرنے لگتا ہے اور یوں ہی اس نے دروازے میں سے گزر کر سورگ میں پہنچنے کے

لئے قدم اٹھایا۔ اُس کا ماتھا زور سے دیوار میں لگتا ہے اور چوٹ کھا کر ڈر کر پیچھے ہٹ کر شرمندہ ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔
 درپدی :- ہا ہا ہا ہا ہا :- اندھوں کی اولاد اندھے ہی ہوتے ہیں۔ یہ آواز سامنے جھروکے میں سے درپدی کی
 تھی جو دریودھن کی دل کی حالت کو چڑچھاڑ کا کام کر گئی۔

ارجن :- مہاراج ذرا سنبھل کر چلئے یہ کوئی دروازہ تو نہیں تھا یہ تو ایسا بھول دینے کے لئے ہم نے بنا رکھا ہے
 یہ آپ دھیان رکھیں کہ آپ بھول بھلیاں میں پھر رہے ہیں۔

دلیودھن :- (دل میں) درپدی کا تہمتہ اب ناقابلِ برداشت ہے۔ اچھا بدلہ لوں گا۔ درپدی کو وہ سزا
 دوں گا جو دنیا بدرکھے گی۔ (کہتا ہے) ”ارجن بھیا میں تنک گیا اور واپس ہونا چاہتا ہوں (اور واپس ہولیتا ہی)
 دل میں بھڑکی ہوئی جوالا لیکر دریودھن شاہی محلات میں واپس پہنچا اور زور سے اپنے بند کمرے
 میں چلا تا ہے۔“ میں اس طعنہ اور نحول کا بدلہ درپدی سے ضرور لوں گا۔“ یہ کہہ کر سوچ میں پڑ جاتا ہے
 اور سوچتا چلا تا جاتا ہے کہ یہ بدلہ کیسے لوں؟

جوا :- دریودھن نے کچھ دنوں کے بعد پانڈوؤں کو بلا کر شاہی محلات میں جوا کھیلنے اور درپدی تک کو جیتنے
 کی دلی سازش بنا کر پانڈوؤں کو جوا کھیلانے میں راضی کر کے بڑے مکر و فریب سے جوا کھیلا اور پانڈوؤں کا

راج پاٹ اور سمیت درویدی کے سب کچھ جیت بیٹھا۔ پانڈوؤں کو چودہ سال کے بن باس کا حکم دیا اور درویدی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اُس کے جھروکے میں سے گھسیٹنے لاکر اپنے دربار میں حاضر کرنے کے لئے نوکروں کو حکم دیتا ہے۔ جس سے نوکروں نے درویدی کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا اور سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے لگے اور روتی ہوئی دھاڑتی ہوئی درویدی کو درلودھن کے سامنے لائیں کیا۔

درویدھن کے دل میں درویدی کا چہرہ دیکھتے ہی بدلے کی بھاؤ نا اور بھڑک اٹھتی ہے اور انسانیت سے گرا ہوا حکم دیتا ہے۔ ”پانچوں پانڈوؤں کی اس عورت کو سارے دربار کے سامنے تنگی کر دو۔“

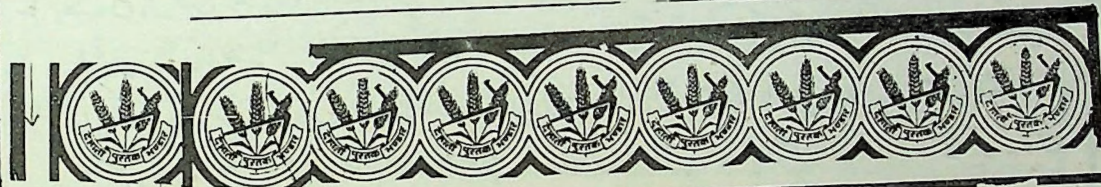
یہ سن کر درویدی گھبرائی۔ گھبرائے ہوئے دل سے نکلی ہوئی سچی پسکار بادلوں کو پھاڑتی ہوئی پر ماتما کے دریا کو جا ملاتی ہے۔ درویدی کی بے بسی میں نکلی ہوئی منہ سے ارد اس پر بھگوان نے اُسے تنگی ہونے سے بچا کر انسانیت کی جس طرح رکشا کری اسے تمام دُنیا جانتی ہے۔ اگر چاہو تو مہا بھارت میں پڑھو۔

پانچوں پانڈوؤں کا ہنسنے۔ ارجن۔ بھیم۔ بھل۔ سہادیو ۱۴ سال کے بن باس کی سزا بھگتے چلے جاتے ہیں اور جنگلوں اُجاڑوں بیابانوں میں بھٹک بھٹک کر اپنا جیون بتاتے ہیں۔ جس کا حال مہا بھارت میں پڑھئے۔ آخر کار جب وہ بن باس کی سزا کاٹ کر واپس آتے ہیں تو راجہ درلودھن ان کو ایک انچ بھی زمین

دینے سے انکار کرتا ہے، پانڈو اپنا حق غصب ہوتا دیکھ یدھ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جیسا کہ دریو دھن نے کہا کریدھ کر کے لے لو۔ ورنہ شانتی سے ایک انچ بھومی نہ دولے گا۔

یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ جب بڑی لڑائی سچھڑتی ہو تو تمام دنیا کے راجہ ہمارا راجہ کسی نہ کسی گٹ میں شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ کوروں اور پانڈؤں کی فوجیں آمنے سامنے آجاتی ہیں۔ کورو کشتیر کا میدان۔ میدان جنگ بتلے۔ پانڈؤں کی طرف کرشن بھگوان ارجن کا رتھوان بن کر مدد پر ہیں۔

یدھ کے میدان میں ارجن یہ دیکھ کر کہ آج بھانی کا بھائی خون چوسنے کو تیار کھڑا ہے۔ یدھ کرنے سے انکار کرتا ہے اور مہاراج کرشن جو اس کے رتھوان ہیں اس کے دل اور آتمک دشا کے بھی رتھوان بن کر اسے اپدیش دے کر یدھ کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ اپدیش ہی گیتا کا اپدیش ہے اسکو گیتا کہتے ہیں۔





گیتا

پانچ ہزار سال سے زائد عرصہ گزر چکا جبکہ مہا بھارت یوگ دھکورد اور پانڈوؤں کے دو دلوں کے درمیان کوٹوتیر کے میدان میں ہوا تھا۔ دونوں طرفوں میں تائے چھپرے بھائی رشتہ دار ساتھی۔ گورو جن شامل تھے ایک طرف راجہ درپودھن کورو کا سردار اور دوسری طرف راجن جیسا بلوان یودھا میدان جنگ میں اپنی اپنی فوجیں لیکر ایک دوسرے سے ٹکڑ کھانے کیلئے پہنچے۔ جنگ کی بنا پانڈوؤں کا اپنا راج پاٹ واپس مانگنا اور درپودھن کا انکار تھا۔ باقی کہانی کو دنیا جانتی ہے۔ اگرچہ ہو تو مہا بھارت جیسی بڑی کُتک میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس جنگ کے شروع ہونے میں گیتا ظہور میں آئی۔ گیتا ایک آپدیش ہے جو کہ کرشن مہاراج نے جس کے نام سے سب دنیا واقف ہے۔ ارجن جیسے کُترتی بہادر یودھے کی دل کی گرتی ہوئی حالت اور کرم دھرم سے دور ہٹ رہی دل کی حالت کو بندھا اور اسناتھان دنیا کی اور اس میں مودہ پیار کی جھوٹی کہانی اور آتما پر ماتما کی سچی اور سچی حالت کے باریں دیا۔ اس آپدیش میں کرشن مہاراج نے جو گیتا بڑھ چلا یہ آتما گیان تھا جسکو شری وید ریاس جی نے مہا بھارت کُتک میں... شلوکوں میں قلمبند کیا جسکو علیحدہ کُتک کی شکل دیکر گیتا کا نام دیا جا چکا ہے۔ ہر انسان دنیا کے چننا غم فکروں میں پھنس کر اور دُکھوں گھبرا کر مصیبتوں کا ٹاکرا نہ کر سکنے پر دل چھوڑ سکتا ہے۔ جسکو گیتا کا گیان ہوجا وہ اس جیون کے پتھ پر ثابت قدم چل دیتا ہے۔ اسلئے گیتا کی تعلیم ہر ایک انسان کیلئے ساجھی اور ضروری ہے۔ اس میں ہندو مسلم سکھ عیسائی کا کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ گیتا کے زمرہ میں سب میں خدا ایک کا نور ہے۔

گیتا کا اُپدیش

پھر سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن چندرجی مہاراج نے ارجن کو درٹ روپ دکھاتے ہوئے مکتی کا اُپدیش دیا جس میں انسان کے فرائض الشور کو پانے کے تین راستے۔ (۱) کرم یوگ (۲) بھگتی یوگ (۳) گیان یوگ بتائے جسے سن کر ارجن نے اس مہایدھ میں حصہ لیا اور سچ پائی مہرشی وید ویاس جی نے گیتا کو تمام شاستروں سے اتم کہا ہے۔ کیونکہ یہ بھگوان کرشن کی پوتر بان ہے گاتری کا جاپ کرنے والوں کو تو صرف مکتی ہی ملتی ہے۔ مگر گیتا کے جاپے سے جس کی آتما بھگوان میں سما جاتی ہے۔ اور وہ آواگون کے چکروں سے چھوٹ جاتا ہے۔

گیتا کا ترجمہ

پہلا ادھیائے صفحہ 9	چوتھا ادھیائے صفحہ 39	ساتواں ادھیائے صفحہ 57	دسواں ادھیائے صفحہ 75	تیرہواں ادھیائے صفحہ 97	سولہواں ادھیائے صفحہ 113
دوسرا " " 19	پنجواں " " 43	" " 63	گیارہواں " " 82	چودھواں " " 103	سترہواں " " 119
تیسرا " " 29	چھٹا " " 50	" " 69	بارہواں " " 93	پندرہواں " " 108	اٹھارہواں " " 125



سینتالیس شلوک (۱) شرمید بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

وکھادیوگ



جب کورو اور پانڈو مہا بھارت کے یُدھ کو چلے تب راجہ دھرت راشٹر نے کہا کہ میں بھی یُدھ دیکھنے کو چلوں گا۔ تب دیاس دیوجی نے کہا۔ ہے راجن! تیرے تو نیز نہیں ہیں۔ نیزوں بنا کیا دیکھو گے۔ تب راجہ دھرت راشٹر نے کہا۔ ہے پر بھو دیکھوں گا نہیں تو سنوں گا تو سہی۔ تب دیاس دیوجی نے کہا۔ ہے راجن! تیرا جو سار تھی سنجے ہے۔ وہ میرا شگرد ہے۔ جو کچھ مہا بھارت کے یُدھ کی لیسلا کورو کشتیر میں ہوگی، سنجے تم کو ہی سُنادے گا۔ جب دیاس دیوجی کے کمل مکھ سے یہ وچن سُنے تب سنجے نے شرمی دیاس دیوجی کے چرنوں کو نمسکار کیا اور ہاتھ جوڑ کر دنتی کی ہے پر بھوجی! مہا بھارت کا یُدھ دھرم چھتیر کورو کشتیر میں ہوگا اور ہستنا پور میں کیسے جاؤں گا اور راجہ کو کس طرح کہوں گا۔ جب اس طرح سنجے نے دیاس دیوجی کے آگے دنتی

کی تو شری ویاس دیوجی نے خوش ہو کر سنجے سے کہا کہ ہے سنجے! میری کرپا سے تجھے یہاں ہی سب کچھ دکھائی دے گا، اور
 بُدھی کے نیتروں سے سوجھے گا۔ جب ویاس دیوجی نے یہ دردان دیا تو اسی وقت سنجے کو ودیہ ورشی پراپت ہوئی اور بُدھی بھی
 ودیہ ہو گئی۔ اب ہم مہا بھارت کا حال کہتے ہیں، سو سنو سات اکشونی سینا پانڈوؤں کی اور گیارہ اکشونی سینا دھرت راتھ کے پُتر
 کو روؤں کی یہ دونوں سینائیں اکٹھی ہو کر جب کو روکش تیر میں پہنچی تو راجہ دھرت راتھ نے سنجے سے پوچھا۔ ہے سنجے! دھرم کا میدان جو
 کو روکش تیر ہے وہاں میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا۔ سو مجھ سے کہو۔ راجہ کا چن سُن کر سنجے بولا۔ ہے راجہ! تیرے بیٹے دریودھن نے
 پانڈوؤں کی سینا کو دیکھ کر اپنے گورو دیو درونا چاریہ کے پاس جا کر التجب کی۔ ہے آچاریہ! دیکھو تو پانڈوؤں کی فوج کا گردہ اور فوج
 کی قطار کیسی اچھی طرح بنی ہے اور دروپد کا بیٹا دھرشٹ ویومن جو تہسار اشاگر دے کیسا عقلمند ہے جس نے پانڈوؤں کی سینا
 کی قطار کتنی خوبی سے بنائی ہے اور جو پانڈوؤں کی سینا کے مکھیہ یو دھا ہیں۔ ان کے نام دریودھن ورون چاریہ کو سنا تا ہے۔ اس سینا میں
 گدا دھاری بھیم سین۔ دھنیش دھاری ارجن اور راجہ یو دھان۔ راجہ دراٹ۔ راجہ دروپد۔ ہمارے دھرت کینو چکیتان اور بڑا بلوان
 کاشی کا راجہ اور پردت کنتی بھوج۔ انسانوں میں سریشٹھ شیو یہ پُدرھا منیو اور وگرا نٹ۔ بڑا بلوان اُت مو جا۔ سبھدرا کا پُتر ا بھینوا اور
 دروپدی کے پانچوں پُتر بھی ہمارے ہی ہیں۔ اب دریودھن اپنی سینا کے مکھیہ یو دھاؤں کے نام اور طاقت سنا تا ہے۔ ہے آچاریہ جی! جو میری
 سینا کے مکھیہ یو دھا ہیں۔ اے براہمنوں میں سریشٹھ درونا چاریہ جی اُن کے نام سنو۔ اول تو آپ بھیشم جی۔ کرن کرپا چاریہ جی سیتجے۔

اشو تھا۔ ورن اور ٹھوری شروا۔ جے دھرتھ۔ ان کے علاوہ اور سب پودھا ہیں۔ جنھوں نے میرے لئے اپنا جیون تیاگ دیا ہے اور جو کئی قسم کے ہتھیار دھارن کرنے والے ہیں۔ یدھ کرنے میں بہت ہوشیار ہیں۔ ہماری گیارہ اکثونی سینا ہے اور پانڈوؤں کی سینا سات اکثونی ہے۔ ہماری سینا کے ادھیکاری اور منتظم بھیشم ہیں اور پانڈوؤں کی سینا کا ادھیکاری اور منتظم بھیم سین ہے۔ اب دریودھن اپنی سینا سے کہنے لگے۔ جتنے تم ہماری سینا کے لوگ ہو سبھی بھیشم کی رکشا کرنے والے ہو، اور جتنے ہتھیار آنے کے راستے ہیں۔ ان سب راستوں سے بھیشم کی امداد کرو۔ دریودھن کے منہ سے انیک بہادروں نے یہ الفاظ سن کر ان کو خوش کرنے کے لئے کوروؤں میں جو بوڑھے بھیشم تیار ہیں، اُس نے سب سے پہلے شیر کی طہ۔ رح گرج گرج کر پرتاپ وان شنکھ بجایا۔ جس کے بعد دریودھن کی ساری سینا نے شنکھ بجائے۔ سمیری ڈھول اور لڑائی کے باجے بجائے۔ دامے اور گومکھی وغیرہ۔ سبھی باجے مختلف اقسام کے ساری سینا نے اکٹھے بجائے۔ ان باجوں کی بڑی خوفناک آواز ہوئی۔ اب پانڈوؤں کی سینا کے باجے بجے۔ کہتے ہیں پہلے تو جس رتھ پر شری کرشن بھگوان وراجان ہیں۔ اُس بڑے رتھ کی ساری ساگری کچن کی ہے اور رتنوں سے جڑا ہوا ہے۔ جیسے برسات کے موسم میں بادل گر جتے ہیں۔ ویسے ہی رتھ کے پھیتوں کی آواز ہے۔ ایسا تو رتھ ہے۔ اب گھوڑوں کی شو بھا کہتے ہیں۔ جیسے گائے کا دودھ ہوتا ہے۔ ویسا اُن گھوڑوں کا خوبصورت رنگ ہے، اور جیسے کارتیک کا پھولا ہوا مکمل ہوتا ہے ایسا خوبصورت گھوڑوں کا منہ ہے۔ گردن اور کان جن کے بہت خوبصورت ہیں جن کی پونچھ سونے کے بالوں کا گچھا معلوم ہوتا ہے، دریاؤں میں سونے کے گھنگھر و جڑے ہیں۔ یہ اُن گھوڑوں کی شو بھا ہے۔ ایسے خوبصورت

رتھ پر سار تھی بھگت و تس ستیہ سروپ آنند کنڈ شری کرشن بھگوان جی وراجان ہیں، اور یو دھاک کی جگہ پر ارجن بھگت وراجان ہے۔ انھوں نے بھی دبیشنکھ بجائے اول شری کرشن بھگوان نے اپنا پانچ جنید نامی شنکھ بجایا اور دیوت نامی شنکھ ارجن نے بجایا، اور پانڈو نامی شنکھ بھیم سین نے بجایا۔ بھیم سین کیسا ہے۔ جس کا پیٹ بڑا ہے اور کمر بھی بڑی ہے۔ انت وجہ نامی شنکھ کنتی پتر راجہ یدھشٹر نے بجایا۔ اور شنکھوش نامی شنکھ مغل نے بجایا۔ منی پشپ نامی شنکھ سہادیو نے بجایا۔ بڑے دھنش دھارن کرنے والے کاشی کے راجہ نے بھی اپنا شنکھ بجایا۔ مہار تھی شنکھ ڈی نے بھی بجایا اور دھرشٹ دیومن نے بھی بجایا۔ اور راجہ وراٹ نے بھی اپنا شنکھ بجایا، اور اجیت جو کسی سے جیتا نہ جاسکے ایسا جو سائیگی یا دو ہے اُس نے بھی بجایا اور راجہ دروید نے بھی بجایا۔ اور دروید کے پانچوں بیٹوں نے بھی بجائے اور جتنے بھی پانڈو کی سینا کے راجے تھے۔ سب نے شنکھ بجائے اور مہا باہو سبھدرا کے بیٹے ابھیمینو نے بھی بجایا۔ ان سب نے اپنے الگ الگ شنکھ بجائے اُن شنکھوں کی آواز سن کر دھرت راتھ کے لڑکوں کے دل دہل گئے۔ دھرتی اور آکاش شبدوں سے بھر گیا۔ اس کے بعد دھرت راتھ کے بیٹوں کی سینا ارجن نے دیکھی۔ جب دونوں طرف کی سینا کے ہتھیار چلنے لگے تب اپنے دھنش کا سراپہ اٹھا کر پانڈو ارجن رشی کیش شری کرشن بھگوان سے بولا، کہ ہے ادبناشی پُرشش! میرا رتھ دونوں سیناؤں کے بیچ میں لے جا کر کھڑا کرو۔ تب دیکھو ہمارے ساتھ یدھ کرنے کو کون آئے ہیں۔ پرانوں کو اور دھن کو تیاگ کر جو آئے ہیں اُن کو میں دیکھوں گا۔ سنبھے تے دھرت راتھ سے کہا کہ ہے راجہ رشی کیش ارجن نے شری کرشن بھگوان سے جب یہ وجہ کہے، تب بھگت و تس گونبد جی نے گھوڑوں کو ہانک کر ارجن کا رتھ دونوں

سیناؤں کے درمیان بھیشم اور درونا چاریہ کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ بھیشم اور درونا چاریہ کی دائیں بائیں طرف اور بھی یودھ تھے۔ تب شری کرشن بھگوان ارجن سے بولے ہے ارجن! تیرا تھ میں نے کوروؤں کی سینا کے سامنے کھڑا کیا ہے۔ ان کو دیکھ۔ تب ارجن نے کوروؤں کی سینا میں بہت یودھ دیکھے۔ ان میں پتامہ دیکھے۔ گوردیکھے۔ ناموں دیکھے۔ بیٹے دیکھے۔ پوتے دیکھے۔ رشتہ دار دیکھے۔ بھسراور دوست دیکھے۔ ان دونوں سیناؤں میں اپنے ہی رشتہ دار دیکھ کر ارجن کو بہت ترس آیا۔ تب ارجن دکھ کے ساتھ شری کرشن بھگوان سے بولے۔ ہے بھگوان! اس سینا میں میں نے سب اپنے بھائی۔ رشتہ دار دوست ہی دیکھے ہیں۔ جو یودھ ارجن میں آئے ہیں، ان کو دیکھ کر میرا شریر بہت دکھ پاتا ہے۔ میرا منہ سوکھ گیا ہے۔ میرا جسم کانپ رہا ہے، اور جسم سارے میں پسینہ آ گیا ہے۔ میرے رونگٹھے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور گانڈیو ہنشن میرے ہاتھ سے گر رہا ہے، اور جسم جل رہا ہے۔ میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا، اور میرا من بھی بھرم میں پڑ گیا ہے۔ اور ہے کیشو! میں شگن علامات ابھی بُرے دیکھتا ہوں، اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہ یدھ میرے خلاف ہے۔ ہے کیشو جی! اس یدھ میں بھائیوں کو مارنے میں میں اپنا کلیان بھی نہیں دیکھتا۔ ہے شری کرشن! میں اپنی فتح بھی نہیں چاہتا، اور مجھے راجہ کی بھی خواہش نہیں ہے، اور نہ ہی سکھ کی تمنائے ہے گو بند! راجہ کس کام کا ہے اور راجہ کے بھوگ کس کام کے ہیں جن کے سکھ کے لئے شگن کے لوگوں کو مار کر راج ملے گا۔ وہی سبھی کنبے کے یودھ لوگ اکٹھے ہوئے ہیں پران اور دھن کو تیاگ کر یدھ کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ سو یہ کون کون ہیں، گوردھیں پتامہ ہیں۔ پتر ہیں پیارے ہیں۔ بھسرا ہیں۔ پوتے ہیں۔ سارے ہیں اور رشتہ دار ہیں۔ ہے بھو سودن جی! ان کو مارنے کی مجھ کو خواہش نہیں۔ ان پر مجھ کو بہت رحم آتا

ہے۔ ہے دھرتی کے دھارن ہارے شری کرشن بھگوان! میں ان کو مار کر ترلوکی کا راجہ پاؤں، تب بھی میں نہ ماروں گا۔ بھوجی کے راجہ کی تو بات ہی کتنی ہے۔ ہے جنار دھن جی! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنے سے ہمارا کلیان نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف ہوگا۔ ان کو مارنے سے ہمیں بڑا پاپ لگے گا۔ اگرچہ یہ ہا پانی بھی ہیں تو بھی مارنے یوگیہ نہیں ہیں۔ پر بھوجی! یہ سبھی یو جئے یوگیہ ہیں۔ اور بھینٹ یوگیہ ہیں۔ میں ان کو نہیں ماروں گا۔ ہے مادھوا سجن بھائی! بندھو کنبہ ان کو مارنے سے شکھ اور رمنٹی کہاں اگرچہ راج کے لوبھ سے ان کی ہڈی خراب ہو گئی ہے۔ یہ دھرت راشٹر کے پتر جو کچھ خاندان نشٹ (درباد) کرنے سے دوش (دپاپ) ہوتے ہیں جو کچھ دوست کے ساتھ فریب کرنے سے دوش ہوتے ہیں ان کو نہیں سمجھتے۔ تو کیا ان کی طرح میں بھی نہیں سمجھتا۔ جو خاندان کے نشٹ کرنے سے پاپ لگتے ہیں، ان پاپوں کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ اب جو پاپ خاندان کے نشٹ کرنے سے لگتے ہیں۔ ان پاپوں کو ارجن اچھی طرح کہتے ہیں۔ ہے جنار دھن! خاندان کا ناش کرنے سے خاندان کے جو پرنے دھرم چلے آئے ہیں۔ ان کا بھی ناش ہوتا ہے۔ سارے خاندان کے برباد ہونے سے خاندان کی عورتیں بد چلن ہو جاتی ہیں جن عورتوں کے ہاں درن منکر اولاد یعنی حرام کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جب حرامی اولاد پیدا ہوئی تو پند اور بل پتروں کو سنبھالنے سے رہ گئے۔ ان کے پتر سورگ سے گر پڑیں گے۔ اس لئے ہے یدو نشیوں میں سریشٹھ شری کرشن بھگوان جی جس نے خاندان کو برباد کیا، اس نے اتنے پاپ کئے۔ سو یہ سب پاپ خاندان کو برباد کرنے والے کے سر پر ہوتے ہیں۔ پھر وہ انسان ان پاپوں کا پھل کیا پاتا ہے۔ سو سنو! وہ پرانی ہمیشہ نرک بھوگ لہے۔ نیلے فائر میں میں نے یہ سنا ہے۔ اب ارجن بچھتا ہے اور ہاتھ کو مل کر اور سر پر پھیر کر کہتا ہے۔ ہا ہا دیکھو بھائی میں نے کیسے پاپ کی تیاری کی تھی۔ راجہ

سکھ کے لئے اپنے خاندان کا ناش کرنے لگا تھا۔ اب میں اپنے ہاتھ میں ہتھیار نہ پکڑوں گا، اور دھرت راشٹر کے پتروں کے ہاتھ میں ہتھیار ہونگے اور میں ان کے سامنے ہوں گا۔ وہ مجھ کو ماریں گے، اس سے میرا کلیان ہوگا۔ سنجے دھرت راشٹر سے کہتے ہیں۔ ہے راجن! راجن نے اتنے الفاظ کہہ کر دھنش بان ہاتھ سے چھوڑ دیا، اور دُکھ سے بے چین ہو کر بے ہوش ہو کر بیٹھ گیا۔



پہلے ادھیائے کا مہا تم



ایک دفعہ کیلاش پر بت پر مہادیو اور پاروتی کی آپس میں بات چیت ہوئی۔ پاروتی نے پوچھا: ”مہادیو جی! آپ اپنے من میں کس گیان سے پوتر ہوئے ہیں۔ کس گیان کی طاقت سے آپ کو سنار کے لوگ شوجی مان کر پوجتے ہیں اور آپ کے کام ایسے ہیں کہ مرگ چھالا اوڑھے جسم پر شمشان کی راکھ لگائے گلے میں سانپ اور منڈوں کی مالا پہن رہے ہو، ان میں تو کوئی بھی کام پاک نہیں۔ سو آپ مجھے وہ گیان سناؤ۔ جس سے آپ اتنے پاکیزہ تسلیم ہوتے ہو۔ تب شری مہادیو نے جواب دیا۔ پریشنو! جس گیتا کے گیان کو دل میں دھارن کرنے سے میں پاک ہوں اس گیان سے مجھے باہری چیزیں نہیں گھیرتیں۔ تب پاروتی نے کہا، ہے بھگوان! جس گیتا گیان کی آپ تعریف کرتے ہیں اُس گیان کے سُنے سے کوئی نجات بھی پاسکا ہے۔ تب مہادیو جی بولے۔ اس گیان کو سُن کر بہت جیو مکت ہوئے ہیں اور آگے بھی ہونگے۔

میں ایک پرانی کتھنا ساتا ہوں۔ تو سن! ایک دفعہ پاتال لوک میں شیشاگ کی شیا د چار پائی، پر شری نارائن جی آنکھیں بند کر اپنے آنند میں گمن تھے۔ اس وقت بھگوان کے چرن دباتی ہوئی شری لکشمی جی نے پوچھا۔ ہے پر سبھو! نیند اور سستی تو ان کو ہوتا ہے جو تامسی ہیں پھر آپ تو تینوں گنوں کے انگ ہو۔ شری نارائن یعنی واسد یو ہو۔ آپ نیترو بند کئے ہو سو مجھے بڑا تعجب ہے۔ شری نارائن جی! بولے ہے لکشمی جی! مجھ کو نیند یا سستی نہیں آتی۔ ایک شب دروپی جو گیتا ہے اس میں جو گیان ہے۔ اُس کے آنند میں گمن رہتا ہوں۔ جیسے ۲۲، اوتار میرے آدھار روپ ہیں۔ ویسے ہی یہ گیتا شبدر روپی اوتار ہے۔ اس کے پانچ ادھیائے میرا مکھ ہیں۔ پانچ ادھیائے میری بھجا ہیں۔ پانچ ادھیائے میرا ہر دیہ اور من ہے۔ سو ہواں ادھیائے میرا پیٹ ہے۔ ستر ہواں ادھیائے میری جان گھیں ہیں۔۔۔۔۔ اٹھار ہواں ادھیائے میرے چرن ہیں اور جتنے شلوک ہیں سو میری ناڑیاں میں اور جو الفاظ ہیں سو میرے رونگٹے ہیں۔ ایسا جو میرا شبدر روپی گیتا گیان ہے۔ اُس کے مطلب کو میں وچارتا ہوں اور بہت آنند پاتا ہوں۔ تب لکشمی جی کہنے لگیں ہے نارائن! جب شری گیتا جی کا ایسا گیان ہے۔ تو اُس کو سن کر کوئی جو کرتار تہہ (خوش حال) بھی ہوا ہے۔ تب شری نارائن نے کہا، ہے لکشمی! گیتا گیان کو سن کر بہت چوکنت ہو گئے سو تو سن! ملیکش ذات کا ایک آدمی تھا، جو چاندالوں جیسے کام کرتا تھا، اور تیل نمک کا بیوپار کرتا تھا۔ اُس نے ایک بحری پالی۔ ایک دن وہ بحری چرانے کو بن میں گیا، اور درختوں کے پتے توڑنے لگا۔ وہاں سانپ نے اُس کو ڈس لیا۔ وہ فوراً مر گیا۔ مگر اُس پرانی نے بہت سے نرک بھوگے۔ پھر بیل کی یونی پائی۔ اُس بیل کو ایک بھکاری نے مول لے لیا۔ بھکاری اس بیل پر

چڑھ کر سارے دن مانگتا پھرتا، جو کچھ بھیک مانگ کر لاتا وہ اپنے کنبے کے ساتھ مل کر کھاتا۔ وہ بیل ساری رات دروازہ پر بندھا رہتا۔ اُس کے کھانے پینے کی بھی خبر نہ لیتا۔ کچھ تھوڑا سا بھوسہ اس کے آگے ڈال دیتا۔ اس طرح کئی دن گزرے تو وہ بیل بھوک کا مارا گر پڑا۔ مرنے لگا۔ لیکن اُس کے پران نہیں چھوٹتے تھے۔ سارے شہر کے لوگ دیکھنے لگے، کوئی تیرتھ یا تراکا پھل دینے لگا۔ کوئی برت کا پھل دے۔ مگر اس بیل کے پران چھوٹے نہیں۔ ایک دن ایک گنیکا آئی۔ اس نے لوگوں سے پوچھا یہ بھیڑکیسی ہے تو انہوں نے کہا۔ اس بیل کے پران نہیں چھوٹتے۔ کئی طرح کے دھرموں کا پھل دے رہے ہیں، تو بھی اس کی مکتی نہیں ہوئی۔ تب گنیکا نے کہا میں نے جو جرم کیا ہے، اس کا پھل میں نے اس بیل کو دیا۔ اتنا کہتے ہی بیل کی مکتی ہو گئی۔ اُس بیل نے براہمن کے گھر جنم لیا۔ پتہ اُس کا نام سوسر مار کھا۔ بڑا ہونے پر پتہ اُس کو پڑھایا۔ اُس کو پچھلے جنم کا ہوش رہا۔ اُس نے ایک دن من میں سوچا، کہ جس گنیکا نے مجھے بیل کی یونی سے چھڑایا تھا اُس کے درشن کروں۔ براہمن چلتا چلتا گنیکا کے گھر پہنچا، اور کہا۔ تو مجھے پہچانتی ہے گنیکا نے کہا۔ میں نہیں جانتی تو کون ہے۔ کیونکہ تو براہمن۔ میں دیشیا۔ تب براہمن نے کہا۔ میں وہی بیل ہوں۔ جس کو تو نے اپنا پتیہ دیا تھا، اب میں میری مکتی ہوئی تھی۔ اب میں نے پنڈت کے گھر جنم لیا ہے تو اپنا پتیہ بتا۔ دیشیا نے کہا میں نے اپنی یاد میں کوئی پتیہ نہیں کیا۔ پر میرے گھر میں ایک طوطا ہے، وہ سویرے کچھ پڑھتا ہے۔ میں اس کے الفاظ سنتی ہوں۔ اس پتیہ کا پھل میں نے تیرے لئے دیا تھا۔ تب اُس براہمن نے طوطے سے پوچھا، کہ تو سویرے کیا پڑھتا ہے۔ طوطے نے کہا میں پچھلے جنم میں براہمن کا لڑکا تھا۔ پتہ اُس نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پانچواں پڑھایا

تھا۔ ایک دن میں نے کہا۔ مجھ کو گورونے کیا پڑھایا ہے۔ تب گوروجی نے مجھے شراب (بددعا) دیا کہ تو طوطا ہو جا۔ تب میں طوطا بنا۔ ایک شکاری کپڑے لے گیا۔ ایک براہمن نے مجھے مول لیا۔ وہ براہمن بھی اپنے بیٹے کو گیتا کا پاٹھ پڑھا تا تھا۔ تب میں نے بھی وہ پاٹھ سیکھ لیا۔ ایک دن براہمن کے گھر چور آئے کچھ دھن نہ ملا، تو میرا پنجر اسی اٹھا لے گئے۔ اُن چوروں کی یگنیکا دوست تھی۔ مجھے اس کے پاس لے آئے سو میں روزانہ گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔ یہ سنتی ہے۔ لیکن جو میں پڑھتا ہوں، اس گنیکا کی سمجھ میں نہیں آتا۔ وہی پنیہ تیرے لئے دیا تھا۔ سو شری گیتاجی کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے۔ تب براہمن نے کہا۔ ہے طوطے! تو بھی براہمن ہے میرے آشیرواد سے تیرا کلیان ہو۔ سو ہے لکشی! اتنا کہنے سے طوطے کی ہمتی ہوئی۔ اُس گنیکا نے بھلے کرم کرنے شروع کر دیئے۔ روزانہ اشتنان کر کے گیتاجی کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتی۔ اس طرح بھلے براہمن کستری۔ دیش۔ سمبھی اُس ویشیا کی پوجا کرنے لگے۔ اور براہمن اپنے گھر کو گیا۔ شری نارائن جی نے کہا۔ ہے لکشی! جو کوئی بھی گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے اس کو پھیلتی لے گی۔ یہ پہلے ادھیائے کا مہا تم میں نے تم سے کہا ہے۔





ابھتر شلوک (■) دوسرا ادھیائے



سانکھیہ یوگ

سنجے راجہ دھرت راشٹر سے کہنے لگے۔ اس طرح رحم سے بھرپور آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے دکھی اور بے چین ارجن سے مدھوسودن کہنے لگے۔ ہے ارجن! ایسے مشکلات کے وقت تجھے یہ موہ کہاں سے آیا۔ ایسا موہ بیچ لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس سے نہ پرلوک میں سوگرتا ہے اور نہ اس سنسار میں بڑائی ہوتی ہے پارتنہ تو کا ترمت بن۔ تجھے یہ مناسب نہیں ہے بشر و سودن دل سے اس بیچ خیال کو تیاگ۔ اٹھ کھڑا ہو۔ ارجن نے کہا۔ ہے مدھوسودن! میں لڑائی میں بھی شرم پتا۔ درونا چاریہ وغیرہ گوروں سے مدد کیسے کروں گا۔ ہے شتر و بھندن! یہ دونوں پوچھ جائے کیسے ہیں۔ ان پر تیر کیسے چلاؤں۔ ہے کرشن! اس لوک میں ایسے باعزت بزرگوں کو مارنے کی بجائے بھیک مانگ کر کھا لینا کہیں زیادہ بہتر ہے۔ گوروں کو مار کر بھوک بھوگ بہتر نہیں ہے۔ جو ہم ادھر م کرنے کو تیار ہو بھی جائیں تو ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کون بلوان ہے۔ وہ ہم کو جیتیں گے یا ہم انھیں جن کو مار کر ہم جینا نہیں چاہتے ہیں، وہ دھرت راشٹر کے پتر ہمارے

سامنے کھڑے ہیں۔ ان کو مارنے سے ہمارا جینا بھلا نہیں۔ یہ سراسر غلط ہے، اور خاندان کا ناش ہونا پاپ ہے۔ ان دونوں باتوں سے میرا سُبھاؤ بگڑ گیا ہے۔ اب میں ایسا مٹور کہ ہو گیا ہوں کہ مجھے دھرم ادھرم کا کچھ گیان نہیں رہا۔ اس لیے میں آپ سے پوچھتا ہوں، کہ یکدم کرنا اور بھیک مانگ کر گزارہ کرنا، ان دونوں میں سے کونسی بات ٹھیک ہے۔ ان میں جو ٹھیک ہو کہیے۔ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ آپ کی شرن آیا ہوں جس طرح میرا دھرم بچے، اور جو یقیناً کلیان ہونے والا ذریعہ ہو وہی کہیے۔ ہے پر بھو! جو ساری بھومی کا بغیر کسی روکاوٹ کے راجہ پاؤں اور دیو لوک جو سورگ ہے اس کا مالک بن جاؤں، تو بھی مجھے کوئی ایسا اُپائے نہیں سوچتا ہے جس سے اندریوں کو دکھنا والا میرا یہ غم دُور ہو جائے۔ سچے نے کہا ہے دھرت راشٹر! دشمنوں کو سنتا پ دینے والا ارجن شری کرشن جی سے یہ کہہ کر چپ ہو گیا۔ کہ میں اب مدھ نہیں کروں گا۔ شری کرشن جی دونوں سیناؤں کے درمیان کھڑے ارجن کو غمگین دیکھ کر کچھ کہنے کی خواہش سے ہنستے ہوئے دھارنے لگے، کہ ارجن کو دیہہ جسم، اور آتما کے آگیان سے دکھ پیدا ہوا ہے۔ سو اس کو جس وقت تک گیان نہیں ہو گا تب تک دکھ دور نہیں ہو گا۔ یہ سوچ کر شری کرشن جی کہنے لگے، کہ ہے ارجن! جو گیانی پرش ہیں۔ وہ کسی وستو چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن تم سوچ کرتے ہو، اور پنڈتوں کی طرح باتیں بناتے ہو۔ یہ تمہاری ضد ٹھیک نہیں ہے۔ وودان لوگ جیتے اور مرے ہوؤں کا سوچ نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ جینا اور مرنا دونوں ہی جھوٹ ہیں۔ ہے ارجن! کیا یہ سب پہلے نہیں تھے اور کیا آگے نہیں ہوں گے۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس کے پہنے بھی ہیں تھا، اور تم بھی تھے اور یہ سب راجہ بھی تھے۔ آگے بھی ہم تم اور یہ راجہ ہوں گے۔ ہے ارجن! جس طرح اس جسم کی تین حالتیں بچپن، جوانی

اور بڑھا پاہوتی ہیں۔ اسی طرح جیو بھی اس جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم پاتا ہے۔ اس میں گیانی پرشوں کو موہ کر نامناسب نہیں ہے ہے کتنی نندن! شبد۔ پرسش (چھوٹا) رُوپ۔ رس۔ گندھ (دبو) جو اندریوں کے وشیہ ہیں۔ یہ سردی۔ گرمی اور سُکھ دُکھ کے دینے والے ہیں جن کو اندریوں کے سُکھ اور دُکھ اپنی نچلتا سے چلا مان نہ کر سکیں۔ انہی پرشوں نے امرت پیا ہے۔ اس لئے ہے ارجن ان لوگوں کی بڑائی کرنا ٹھیک ہے ہے ارجن! جن کو یہ اندریوں (نفیات) کے وشیہ نہیں ستاتے ہیں، اور جو سُکھ دُکھ کو سمان (برابر) جانتے ہیں۔ وہ نوکش کے ادھیکاری ہوتے ہیں۔ ارجن سُکھ دُکھ وغیرہ ناشوان پدارتھ (فانی مادے) ہمیشہ چلتے رہتے ہیں۔ اور سچائی جو آتما ہے اس کو تو لافانی سمجھ۔ تو درشیوں نے بھاؤ اور ابھاؤ ان دونوں کا متو دیکھا ہے۔ جو سب میں موجود ہے۔ وہ غیر فانی ہے۔ اس لافانی کا ناش کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے بھارت! یہ جسم فنا ہونے والا ہے۔ اس میں جو جو رہتا ہے وہ لافانی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پھر اس فنا ہونے والے شریر کے ساتھ اپنا دھرم کیوں چھوڑتا ہے۔ اس سے ہے ارجن! پیدھ کر کے کوئی کہے، میں نے فلاں شخص کو مارا ہے، سو وہ دونوں کچھ نہیں سمجھتے نہ کوئی مارا اور کسی نے مارا ہے۔ آتما امر ہے۔ اس آتما کو نہ کوئی مار ہی سکتا ہے، اور نہ مرتا ہی ہے تو جو ہمیشہ پتامہ کے مرنے کا سوچ کرتا ہے، وہ فضول ہے۔ کیونکہ آتما تو کسی طرح مرتا نہیں۔ صرف شریر کا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے کھڑے ہو کر مدھ کر دے ارجن! یہ آتما نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ نہ کبھی پہلے ہوا تھا، اور نہ کبھی آگے ہوگا۔ یہ آتما جنم رہتا ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سدا ایک برس ہے۔ اور ساتن پُراتن ہے۔ شریر کے ناش ہونے پر بھی آتما کا ناش نہیں ہوتا۔ جو اس آتما کو انیاشی نتیہ۔ اجما۔ ادھیکاری

سمجھتا ہے۔ وہ کس کو مردانا ہے اور کس کو مارتا ہے۔ ہے ارجن! جیسے منشیہ (دومی) پُرانے کپڑوں کو اتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے پُرانے کپڑوں کو چھوڑنے میں کچھ تکلیف نہیں ہوتی، ویسے ہی پُرانے شریہ کے چھوڑنے میں بھی کچھ کشت نہیں ہونا چاہیئے ہے ارجن! اس آتما کو شستر (ہتھیار) چھید نہیں سکتا۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ جل (دپانی) اُسے بجھو نہیں سکتا۔ اور ہوا اسکاٹھا نہیں سکتی۔ شستر سے کٹ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ رہنے والا۔ ہر جگہ موجود۔ ستھر۔ اچل اور سناٹا ہے۔ ہے ارجن! یہ آتما اندریوں سے پرے ہے۔ من سے بھی وچار کے بوجھ نہیں ہے۔ ایسا حاکم رہتا ہے۔ آتما کو جان کر اس کے لئے سوچ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہے ارجن! جس نے جنم لیا ہے وہ یقیناً مرے گا اور جو مرا ہے وہ ضرور جنم لے گا۔ اس لئے لا علاج باتوں کے لئے تمہارا سوچ کرنا فضول ہے اور تو کسی بھوت پرانی کی چنتا، د فکر، ذکر۔ ہے بھارت! انسان وغیرہ لوگ جنم لینے سے پہلے دکھائی نہیں دیتے ہیں، اور نہ ہی مرنے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ صرف جنم مرن کے بیچ والی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔ تو اب سوچ کرنے کی بات ہی کیا ہے۔ ہے ارجن! کوئی تو اس آتما کو تعجب سے دیکھتے ہیں۔ کوئی حیرانی سے کہتے اور سننے ہیں، اور کوئی اُسے سُن کر بھی نہیں سمجھتے۔ یہ حیرانی کیا ہے۔ جس کا کچھ فیصلہ نہ کیا جائے کہ یہ کیا ہے۔ ہے بھارت! سب کی دیہہ (جسم) میں جو آتما ہے۔ وہ ادیناشی ہے۔ پھر ان کے لئے تمہارا سوچ کرنا فضول ہے۔ پھر جو تو اپنے کشر یہ دھرم پر دچار کرے تو بھی تجھے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ کشری کے لئے بُدھ سے اچھا کوئی دھرم نہیں ہے۔ ہے پارتھ! یہ وقت اپنے آپ آگیا ہے۔ بُدھ کال میں سورگ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ دھرم آتما کشریوں کو

ہی بُدھ کا موقع ملتا ہے۔ اربھات جو کتری بُدھ میں مرتے ہیں وہ سیدھے سورگ کو جاتے ہیں۔ جو تو یہ کتری روپ سنگرام نہ کر لگا تو تیرا دھرم بھی چھوٹ جائے گا اور عزت بھی جاتی رہے گی۔ اور تجھے پاپ لگے گا۔ لوگ تجھے ہمیشہ بُرا کہیں گے۔ دیکھو! عزت دار لوگوں کی بے عزتی مرنے سے بھی بُری ہے۔ یہ سب ہمارے یو دھاتجہ کو کٹر کہیں گے۔ جو تجھ کو بُرا مانتے ہیں۔ اُن کی نظر میں تو کمزور ہو جائے گا۔ اور یہی تیرے تجھ سے نہ کہنے والی بات کہیں گے، اور تیرے بَل (طاقت) کی سدا بُرائی کریں گے۔ اب بتاؤ اس سے بڑا دکھ کون سا ہے ہے کو نتیجہ! جو تو اس بُدھ میں مارا جائے گا تو سیدھا سورگ کو جائے گا۔ اور جو جئے گا اوشیہ تو پرتھوی کا راج بھو گے گا تیری دونوں طرح جیت ہے، اس لئے مصمم ارادہ کر کے لڑائی کے لئے کھڑا ہو جا۔ سُکھ۔ دُکھ۔ نفع۔ نقصان۔ ایک سمان جان کر کھڑا ہو جا۔ ہے ارجن! جو کچھ میں نے تجھ سے کہا ہے وہ سنا بھیہ شاستر کے مطابق آتما اور جسم کا تعلق سمجھایا ہے۔ اب اُس بُدھ یوگ کو کہتا ہوں۔ سو اُن اس بُدھی یوگ کے سُسنے سے سُکھ دُکھ وغیرہ جو کرم بندھن ہیں۔ اُن سے چھوٹ جائے گا۔ ہے ارجن! اس کرم یوگ میں شروع کا ناش نہیں ہوتا ہے، یعنی شروع ہونے پر ختم نہ بھی ہو تو بھی اس کا پھل ملتا ہے۔ نہ اس میں کچھ پاپ ہے۔ اس دھم کا دار اس ابھی پالن کرنا جنم مرن وغیرہ روپی بڑے خوفوں سے بھی حفاظت کرتا ہے۔ ہے پانڈو نندن! نشپل بُدھی ایک ہی ہے۔ یعنی جن کی بُدھی (عقل) نشپل ہو گئی ہے وہ موکش کے سادھن روپ اس کرم یوگ میں لگ جاتے ہیں۔ اور جن کا من ڈگمگ کرتا ہے۔ اُن کی بُدھی بے شمار ہیں۔ یعنی طرح طرح کے جھگڑوں میں پھنس جاتا ہے اور اس کی شاخیں بھی بے شمار ہیں۔ ہے پارتنہ! اگر چہ گیانی پرش (اندریوں) دلفیات (پر قابو پانے

کی کوشش کرتا ہے۔ تو بھی اندریاں بلوان ہیں۔ من کو جگہ سے چلا دیتی ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! سو رگ وغیرہ حاصل کرنے کی خواہش جن کو ہے۔ ایسے پرش بھوگ اور سکھ کو پانے کے لئے کئی طرح کے یگیہ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے کام جنم اور کرم پھل کو دینے والے ہیں ہے ارجن! بھوگ اور عیش و آرام میں جن کے من پھنس گئے ہیں اور کرم پھلوں کو بنانے والی بانی (آواز) سے جن کے من چڑا لئے گئے ہیں، ان کا من کسی ایک بُدھی پر نہیں ٹکتا۔ اور دھیمست راج۔ تم ان تینوں گنوں کے وشیہ ہیں۔ ہے ارجن! تم ان تینوں گنوں کو چھوڑ سکھو، دکھ نفع نقصان کو چھوڑ بے فکر ہو جاؤ، اور ہمیشہ ستویں لگے رہو۔ جو چیز تمہیں میسر نہیں اُس کو حاصل کرنے میں اور میسر شدہ چیز کی حفاظت میں من کو لگاؤ۔ آتما کا ہمیشہ دھیان رکھو۔ ہے ارجن! جیسے تالاب جو ہر وغیرہ پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ آدمی اپنے استعمال کرنے کے لئے اس میں سے جل لے لیتا ہے۔ ایسے ہی برہم کو جاننے والا سارے دیدوں میں سے اپنے لئے گیان لے لیتا ہے۔ کرم میں تیرا ادھیکار (حق) ہے۔ پھل میں کبھی نہیں۔ جو تو کرم کرے اس کا پھل بھوگنے والا تو مت بن۔ ہے دھنچے! سب سنگ کو چھوڑ کر یوگ میں لگ جا۔ کرم کر۔ ہاجیت سمان بھاؤ سے دیکھ۔ دونوں کی سمانتا ہی یوگ ہے۔ ہے ارجن! بُدھی یوگ سے کرم بچ ہے۔ اس لیے بُدھی کا آشوریہ لے کر کرم کرو جو گیانی پرش ہیں۔ سو پھل لسی کرم کا نہیں چاہتے۔ جو پھل چاہتے ہیں، سو بچ بُدھی والے ہیں۔ جو بُدھی یوگ سے کرم کرتا ہے وہ اسی سمانتا میں اکٹھے کئے گئے پاپ دھرم کو تیاگ دیتا ہے۔ اس لئے تم بُدھی یوگ میں لگ جاؤ۔ اس طرح کا یوگ ہی کرموں میں بھلانی دینے والا ہے جو عقلمند بُدھی یوگ والے ہیں وہ کرم پھل کو چھوڑ کر جنم وغیرہ کے بندھن سے چھوٹ کر موکش کو پراپت ہوتے ہیں جب تیری عقل

اس موہ روپی سکھ دکھ سے پار بالکل پاک ہو جائے گی، تب تو درکت (گیانی) ہو جائے گا۔ انیک وشویوں کو سننے سے جو تیری بدھی
 چنچل ہو گئی ہے۔ وہ جب میرے دجنوں میں لگ جائے گی۔ تب تو یوگ پائے گا۔ یہ من کر ارجن نے پوچھا ہے کیشو! سادھی میں لگا ہوا
 پُرش جس کی بدھی بھی ہوئی ہے۔ اُس کے لکشن (علامتیں) کہئے۔ وہ کس طرح بولتا ہے۔ بیٹھتا چلتا اور پھرتا ہے۔ شری بھگوان بولے۔
 ہے ارجن! جس کی خواہش کسی کام کرنے پر نہیں اٹھی۔ اپنی آتما کو پا کر ہی مطمئن ہے۔ اُس کی نشچل بدھی جان جس کا من دکھ پڑنے سے
 گھبراتا نہیں ہے۔ جسے سکھ میں خوشی نہیں ہوتی۔ روگ خوف غصہ جس کے پاس نہیں آتے ہیں وہی نشچل بدھی ہے۔ ہے ارجن!
 جس کو کسی پدارتھ سے پریم نہیں ہے اور جو کسی اچھی چیز سے خوش نہیں ہوتا۔ اور بُری چیز کی پراپتی سے دکھی نہیں ہوتا۔ نہ کسی سے حد
 یا میل ملاپ رکھتا ہے اُس کی بدھی نشچل ہے۔ جیسے کچھوا اپنے سب انگوں کو ٹکیٹر لیتا ہے۔ وہ لوگ اسی طرح اپنی اندریوں کو اُن
 کے وشویوں سے سمیٹ لیتا ہے۔ اُس کی بدھی نشچل ہوتی ہے کچھ نہ کھانے سے بھی نفسیات پر قابو پالیا جاتا ہے۔ لیکن خواہش بنی رہتی
 ہے نشچل بدھی پُرش کو پرما آتما کے درشن سے خواہشات بھی دور ہو جاتی ہیں۔ ہے کنتی پُتر! یہ اندریاں بڑی طاقت ور اور بوجھ پیدا
 کرنے والی ہیں۔ کوشش کرتے کرتے گیانی پُرش کے من کو بھی زبردستی کھینچ لیتی ہیں یعنی اندریوں کو روکنا مشکل ہے۔ جو یوگی ان سب اہر لیا
 پر قابو پا کر آتما میں مگن ہو جاوے اور جس کے قابو میں اندریاں ہیں وہ ہی نشچل بدھی ہیں۔ اندریوں کو قابو کئے بنا من میں دشے کا چنٹن
 بنا رہتا ہے۔ دھیان سے من میں خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ خواہش سے عمل کی تمنا۔ عمل کرنے سے غصہ۔ غصہ سے موہ۔ موہ

سے بُدھی بھرم (دہم) میں پڑ جاتی ہے اور عقل ماری جاتی ہے۔ اور عقل ضائع ہو جانے سے انسان کا خود نشا ہو جاتا ہے۔ وہ انسان جس نے اپنا من و ش میں کر لیا ہے وہ خوشی اور غم سے چھٹکارا پا کر اندریوں کے دُشبیوں کا سیون کرانا ہوا۔ ابھی شانتی پاتا ہے۔ ہے ارجن! شانتی مل جانے پر آدمی کے سب دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ اور اُس شانت چت والے آدمی کی عقل جلد ہی ٹلک جاتی ہے جس شخص نے اپنی اندریوں کو قابو میں نہیں کیا ہے۔ اُس کی بُدھی ستھر نہیں ہوتی۔ اور آتما کے دھیان کا ادھیکار ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر دھیان نہ لگانے والے کو شانتی نہیں اور بغیر شانتی کے پرمانند سکھ نہیں ملتا ہے۔ من و دُشیوں کو بھو گئے والا اندریوں کے سچھے لگا پھرتا ہے۔ اور پھر وہ بُدھی کو کھینچ کر ایسے لے جاتا ہے جیسے جل میں ہونا واد کو گھماتی ہے۔ ہے مہا بامو! اس لئے جس نے اندریوں کو ان کے دُشیوں سے ہٹا کر قابو میں کر لیا ہے۔ اُسی کی بُدھی ستھر ہے جس میں سب لوگ سوتے ہیں وہ آتما کو جاننے والے آدمی کا دین ہے۔ اور جب سب لوگ جاگتے ہیں، ایسے آدمی کی رات ہے۔ کیونکہ دُشیوں میں لگے ہوئے آدمیوں کو آتما کا گیان نہیں ہے۔ اس وشنے میں اُنھیں کچھ نہیں سو جھتا۔ اس لئے ان کے لئے یہ رات کے برابر ہے۔ اور عقل مند لوگوں کو یہ آتما تودن کے برابر ہے۔ اسی طرح سنسارک دُشیوں کا سکھ پرانیوں کے لئے دن ہے اور یوگیوں کو رات کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ دُشے بھوگوں کو کچھ نہیں جانتے ہیں۔ ہے ارجن! جیسے سمندر میں ہر طرف سے پانی ہی بھرا ہوا ہے اور اس میں بہت سی ندیاں اور نالوں کا جل چاروں طرف سے آکر گرتا ہے لیکن پھر بھی وہ اچل اور ستھر رہتا ہے۔ یعنی اپنی مر یاد کو نہیں چھوڑتا، اس طرح گیانی پرشوں میں بھی سب کا منائیں سماتی ہیں۔ اور ان

کوشانتی بنی رہتی ہے۔ لیکن کامنا کی تمنا کرنے والے کوشانتی نہیں ملتی جو پرش سب کامناؤں کو چھوڑ کر نسوارتھ ہو کر کام کرتا ہے اور
ممتا و ابھیمان کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہی شانتی کو پاتا ہے۔ ہے ارجن! یہ میں نے تمہیں برہم گیان کی نشٹھا کہی ہے۔ اس برہم گیان کی
قدر کو پا کر پھر دنیاوی موہ مایا میں نہیں پھنستا۔ اور آخری وقت میں جو ایک لمحے کے لئے بھی اس برہم گیان نشٹھا میں لگ جاتا
ہے۔ وہ موکش پدرنجات کو پراپت کرتا ہے ۛ



دوسرے ادھیائے کا مہاتم



لکشمنی جی نے کہا۔ پہلے ادھیائے کا مہاتم جو آپ نے سنایا، اُس کے سننے سے میری خواہش اب دوسرے ادھیائے کے مہاتم
کی بھی ہو رہی ہے۔ نارائن جی نے کہا۔ ہے پر یہ! اُس۔ دشن وِشا میں اندر پور نام کا نگر تھا۔ اس میں ایک دشنو شرما نام کا برہمن
رہتا تھا۔ وہ ویدت استروں کا جاننے والا بڑا سدا چاری تھا۔ جو کوئی سادھو مہاتما اس برہمن کے گھر آتے۔ اس کا ایتھی ستکار
کرنا۔ اور دھرم کے بارے میں پوچھتا تھا۔ ایک دن اس کے دروازے پر گھومتے ہوئے ایک برہمچاری آئے۔ برہمن نے اُن کی
سیو کی، اور نمرتا (عاجزی) سے پوچھا ہے مہاتمن! مجھے آپ برہم گیان کو پانے کا اُپدیش کر جس سے میرا کلیان ہو۔ برہمچاری نے کہا

ہے گیانی! آپ نے اچھا سوال کیا ہے، اس کا جواب گیتا کے دوسرے ادھیائے میں ہے۔ وہ میں آپ سے کہتا ہوں۔ اس کے سننے سے تمہارا کلیان ہوگا۔ دشمنوں شرمانے کہا۔ برہمچاری جی! اس دوسرے ادھیائے کے سننے سے کوئی پہلے بھی مکت ہوا ہو تو پہلے اس کا حال سنائیے۔ برہمچاری جی بولے۔ میں تہیں، ایک پُرانی نکتھا سنا تا ہوں۔ ایک جنگل میں جہاں میں تپ کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک اُبالی نام کا چرواہا روزانہ بکریاں چرانے آیا کرتا تھا۔ ایک دن میں بھیج کر رہا تھا۔ تھوڑی دور پر ایک طرف ایک شیر بیٹھا ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی ہرنوں کا ایک جھنڈ کھیل رہا تھا۔ اسی وقت اُبالی بکریوں کو جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ کر میری کٹیہا پر آیا۔ وہاں شیر کو بیٹھا دیکھ کر بہت گھبرایا، اور حیران ہو کر سوچنے لگا کہ ہرنوں کے بچوں کو شیر کیوں نہیں پکڑتا۔ اتنا سوچ کر ڈر سے پیچھے لگا میری سمادھی کو کھلی دیکھ کر اُس نے پکارا۔ جب میری نظر اس پر پڑی، تو وہ کانپ رہا تھا۔ میں نے اس اُبالی کو پاس آنے کیلئے کہا۔ اگرچہ پہلے وہ آنے کو تیار نہ ہوا۔ لیکن میرے حوصلہ دلانے پر وہ میرے پاس آگیا، اور پرنام کر کے بڑی جلیبی سے پہلے اپنی ساری طاقت کہہ سنائی، پھر کہا کہ مہاتما جی! یہ شیر ان ہرنوں کو کیوں نہیں کھاتا؟ میں نے اُس سے کہا کہ یہ اہنسا ورت کا پھل ہے۔ جو آدمی اہنسا ورت کو کرتا ہے۔ اس کے پاس آنے والے خوشخوار جانور بھی بیربھاؤ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو کچھ تم دیکھ کر حیران ہوئے ہو۔ وہ میرے اہنسا کا اثر ہے۔ یہ سن کر اُبالی نے کہا کہ ہے دیو مجھے بھی ایسی طاقت دیجئے جس سے مجھے کسی سے ڈرنہ ہو۔ تب میں نے اُس سے کہا کہ تم گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پانچ سو۔ ایسا کہہ کر میں نے من ایشور۔ جو اور پر کرتی (قدرت) کا حال جیسا گیتا میں ہے کہہ سنایا۔ اُبالی دوسرے

ادھیائے کا مہاتم سن کر پورا گیانی ہو گیا۔ اسی وقت آকাশ سے دمان آئے اور اُسے بیکٹھہ کو لے گئے۔ اور اس شریر کو چھوڑ کر موکش کو پراپت ہوا ہے براہمن! اگر تم بھی اس ادھیائے کو دھیان سے سن کر اس پر عمل کرو گے۔ تو یقیناً موکش پد کو حاصل کر دے گے ہے لکشی! برہمچاری نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم وشنو شرا کو سنایا جسے سن کر وہ مکت ہو گیا اور دیو دیہی پاکر بیکٹھہ کو گیا:



تینتالیس شلوک تیسرا ادھیائے کرم یوگ

ارجن نے کہا ہے جمار دن! جو آپ کرم یوگ سے گیان یوگ سریشٹھ بتاتے ہو تو اس بھیبانک کرم جویدھ ہے اس میں مجھ کو کیوں جوڑتے ہو اور جو تم نے کبھی کچھ اور کبھی کچھ ملی ہوئی کئی قسم کی باتیں کہی ہیں۔ اس میں میری بدھی اور بھی چکر میں پڑ گئی ہے۔ آپ کی ان باتوں سے میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا، کہ میں کیا کروں۔ اس لئے اب ایک بات نشچے کر کے کہو، جس سے میرا کلیان ہو۔ یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن ہیں نے جو پہلے اس سنار میں تو گیان نشٹھا اور کرم یوگ نشٹھا کہا ہے۔ ان میں سناکھیہ والوں کو تو گیان نشٹھا، اور یوگیوں کو کرم یوگ نشٹھا ہے، کرم کے بنا مینشہ نشکرم جو تو گیان ہے اس کو نہیں پاتا ہے۔ کیونکہ صرف

سنیاس لے بنے سے ہی کرم کرتے کرتے چت شدہ کئے بنا سدھی پر اپت نہیں ہو جاتی۔ کسی حالت میں کوئی پرانی شریر، من، وچن، کرم کئے بنا ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ قدرت کے جوراگ و دوش گن ہیں۔ ان کے قبضہ میں ہو کر سب پرانیوں کو (آدمیوں کو) کرم کرنا پڑتا ہے۔ جو ہاتھ پاؤں وغیرہ کرم کرنے والی اندریوں کو قابو میں کر کے بھگوان کے سمن کے بہانے سے من میں اندریوں کا دھیان کرتا رہتا ہے۔ وہ کم عقل جھوٹا کہلاتا ہے۔ ہے ارجن! جو کوئی نیز وغیرہ اندریوں کو من سے روک کر یعنی اپنے سب کرموں میں اپنے کو بھگوان کے آدھین جان کر کرم اندریوں سے کرم یوگ کا آرمبھ دشرھ کرتا ہے۔ اور پھل کی اچھا (خواہش) نہیں کرتا وہی شریٹھ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو بھروسہ رکھ کر کرم نہ کرنے سے کرم کرنا سرلیٹھ ہے اور کرم کرنا چھوڑ دیسے سے تیرے شریر کا گزارہ ہونا بھی مشکل ہو جائے گا۔ دشنو بھگوان کی آرادھنا کے لئے جو کرم ہیں، ان کو چھوڑ کر باقی جتنے کرم ہیں سب بندھن روپ ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! دشنو بھگوان کی آرادھنا کے لئے تو شکام ہو کر کرم کرنے میں لگ جا۔ پر مانتا نے شرٹی رچنے کے وقت یکے کے ساتھ پڑ جا کر چک کہا کہ اس سے تمھاری، دھی ہوگی (اضافہ ہوگا) اور یہی تمھارے سب منور تھوں کو پورا کرے گا۔ تم یکے وغیرہ کرموں سے دیوتاؤں اور مہاپریش بھگوان کا پوجن کرو۔ تب وہ دیوتا بھی بارش وغیرہ سے اناج وغیرہ کی دردھی، کرتھاری دردھی کریں گے۔ اس طرح آپس میں ایک دوسرے کی دردھی کرنے میں تم سب کا بہت بھلا ہوگا۔ یگیوں سے پوجے گئے دیوتا تمھاری بنی مراد پورا کریں گے۔ اور جو کوئی ان کے دیئے بھوکوں کو ان کے لئے دیئے بغیر بھوکیں گے وہ چور ہیں۔ ہے ارجن! جو بنی ویشو دیو وغیرہ

پانچ یگیہ کر کے بھونج کرتے ہیں۔ وہ مہانتا گڑھستھوں کے پانچ پالوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اپنے لئے بھونج بناتے ہیں، اور بنا دیوتاؤں کے ارپن لئے خود ہی بھونج کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ سب پالوں کو بھونگتے ہیں، ہے ارجن! سب شریر دھاری لوگ اناج سے ہوتے ہیں۔ اول اناج پیٹ میں جاتا ہے۔ تب وہ رس بنتا ہے۔ پھر دیر (دمنی) اور خون بن کر پرانیوں (لوگوں) کی درہ دھمی کرتا ہے یہ اناج بادلوں سے ہوتا ہے۔ بادل یگیہ سے ہوتا ہے اور یگیہ کرم سے ہوتا ہے۔ کرم کی پیدائش وید سے ہوتی ہے۔ وید پاربرہم سے پیدا ہوتے ہیں۔ برہم ہر جگہ موجود اور یگیہ میں سدا رہتا ہے۔ اس لئے یگیہ وغیرہ کرم ضرور ہی کرنا چاہیئے۔ ان کرموں کو کرنے سے سنا کا کلیان ہوتا ہے۔ ایشو بھگتی روپی یگیہ وغیرہ کرم میں جو نہیں لگتے ہیں اور صرف دشنے بھوگوں میں لگے رہتے ہیں، ان کا جیون بیکار ہے جس کی آتما سے پریت ہے جس کو آتما میں صبر ہے، اور جو آتما پر ہی بھر دسر رکھتا ہے، جو اندریوں میں مشغول نہیں ہے۔ ایسے تو گیانی پُرش کو کرم نہیں کرنا چاہیئے۔ اُن کا کسی اچھے کرم کے پھل نہیں، اور نہ کرنے سے کچھ پاپ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ گیانی کو ابھیمان نہیں ہوتا، اس لئے اُسے کچھ لالچ نہیں ہے۔ اور گیانی کو پرانی ماتر کا آسرا لینے کی بھی ضرورت نہیں، ہے ارجن! پھل کی ابھیلانا کو چھوڑ دو۔ جو روزانہ کے کرم کر نیوالے ہیں انھیں کرو۔ جو پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتے ہیں انھیں ضرور موکش ملتی ہے۔ سندھیا پوجا پاٹھ وغیرہ روزانہ کے کرنے والے کرم ہیں۔ اور اولاد وغیرہ پیدا کرنے کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ اُن کو نئیہ کرم کہتے ہیں۔ راجہ و دیہہ جیسے جو گیانی ہو گئے ہیں۔ اُن کو بھی کرم کرنے سے سدھی ملی تھی۔ چاہے تو اپنے آپ کو بڑا گیانی سمجھتا ہے تو بھی دنیاوی دکھاوے کے لئے کرم کرنا

ٹھیک ہے۔ ہے ارجن! بڑے آدمی جو کرم کرتے ہیں۔ اُنہی کرموں کو عام آدمی کیا کرتے ہیں۔ اور جن باتوں کو بڑے آدمی پر مان مانتے ہیں، عام آدمی اُنہی کے پیروکار ہو جاتے ہیں۔ ہے پارتھ! تو مجھ کو دیکھ۔ مجھ کو تینوں لوگ میں کچھ کرنا نہیں ہے۔ اور نہ کسی چیز کو حاصل کرنے کی تمنا ہے۔ پھر بھی کرم کرتا ہوں۔ جو میں ہی سستی کو چھوڑ۔ توجہ سے کرم کرنے میں نہ لگوں تو یہ سب لوگ اچھے کرموں کو کرنا چھوڑ دیں گے۔ ہے ارجن! جو میں کرنا چھوڑ دوں تو کرم لوپ (غرق) ہو جانے سے دھرم نشٹ ہو جائے گا، اور یہ سب لوگ نشٹ ہو جائیں گے، اور سرسٹھی ورن شنکر (حرائی) ہونے لگے گی۔ تو اس کا الزام مجھ پر آئے گا۔ اور اس پر جادربلک، کو تباہ کرنے والا بھی میں ہی ہوں گا۔ ہے پارتھ! جیسے اگیا نی لوگ کرم کرنے میں مشغول ہو کر کرم کرتے ہیں۔ ویسے ہی گیا نی لوگ دنیا داری کے لئے کرم کرتے ہیں جو اگیا نی ہیں، اور کرم کرتے ہیں، اُن کو کرم نہ کرنے کا پُندیش دے کر اُن کی بُدھی میں بھی پیدا نہ کرے۔ وودان لوگوں کو چاہیے کہ خود بھی سادو دھان ہو کر اُن سے کرم کروائے۔ ہے ارجن! برقی طور پر خود بخود یہ سب کام ہو رہے ہیں۔ لیکن جو ابھیما نی ہیں وہ اپنے کو ان سب باتوں کا کرنے والا مان لیتے ہیں۔ ہے مہا بابو! جو کُن اور کرم کے دبھاگوں کے تو کو جانتے ہیں کہ سا تو ک گُن اپنے اپنے کاریہ میں موجود ہیں۔ اس لئے اُن میں گُن نہیں ہوتے۔ مایہ کے ستورج۔ تم گُنوں میں جو نشیہ موہت ہو رہے ہیں۔ وہ ہی گُن اس کے کرم میں ہوتے ہیں۔ اُن نا سمجھ لوگوں کو گیا نی لوگ کرم مارگ سے نہ ہٹا دیں شور ویر اپنی دیر تا کی عادت سے آتما میں من لگا کر سب کاموں کو چھوڑ کر مجھے سونپ کر پھل کی آشا اور ممتا کو چھوڑ کر سب دکھوں سے دور ہو بیٹھ کریں۔ ہے ارجن! جو آدمی شر دھاتو!

اور میرے دچن کی برائی نہ کر کے اس میرے مت مذہب - دھرم کو روزانہ عمل میں لاتے ہیں، وہ بھی ان کرم بندھنوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ارجن! جو لوگ میرے راستے کو مانتے نہیں اور بُرائی کرتے ہیں سو نہایت بیوقوف اور جاہل ہیں۔ اُن کو نا سمجھ اور نشٹ سمجھو۔ پھر جو اگیاہی عادت کے مطابق کام کرتے ہیں، اور کوشش کریں تو کہنا ہی کیا ہے؛ سب لوگ اپنی پر کرتی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ کیونکہ پر کرتی بلوان ہے، اس میں اندریاں کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہے ارجن! ہر ایک انہی کا اپنے اپنے وشنے سے راگ و دیش ہے۔ یعنی اپنے مطابق ہونے والی چیزیں دلچسپی، اور برخلاف چیزیں حسد ہے۔ ان راگ و دیش کے قبضہ میں ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دونوں موکش میں رُود کا ڈٹ ڈالنے والے ہیں۔ اچھی طرح کئے ہوئے بھی پرائے دھرم سے اپنا دھرم گن سے رہت ہونے پر بھی اچھا ہے۔ اپنے دھرم پر مرنا اچھا ہے۔ اور دوسرے کا دھرم خطرناک ہے، یعنی تیرا جو شتری دھرم یاد رکھ کرنا ہے۔ اس پر مرنے پر بھی سو رگ ملے گا۔ اور اس کو بچھڑنے میں نہ رک ملے گا۔ ارجن نے کہا ہے کرشن! پاپ کرنے کی اچھیا کسی کی نہیں ہوتی پھر بھی زبردستی اُس سے پاپ کرم ہو جاتا ہے۔ سو ایسا کرانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہے۔ سو ہے کرشن! وہ کون ہے شری بھگوان جی بولے ہے ارجن! یہ کام یعنی کا منا ہی ہے جو کسی سبب پھل کی اچھیا کرنے سے غصہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس غصہ کا پیدا ہونا راجو گن سے ہے۔ یہ کام بڑا کھانے والا ہے۔ یعنی کئی قسم کے بھوگوں کو بھوگتا ہو ابھی صبر نہیں کرتا۔ اور یہ غصہ بڑا پاپی ہے۔ اسے آدمیوں کا سب سے بُرا دشمن سمجھو۔ جیسے دھواں آگ پر چھا جاتا ہے۔ شیشہ میل سے ڈھک جاتا ہے، اور پیٹ

کی گندگی سے پیٹ میں بچہ ڈھکا رہتا ہے، ویسے ہی یکہ روپی گیان بھی کامنانے ڈھک لیا ہے۔ یہ کامنا آدمی کی بہت بڑی دشمن ہے۔ یہ بھوگوں کے ملنے پر بس نہیں کرتی۔ جیسے آگ لکڑی ملنے پر بڑھتی ہے ویسے ہی جوں جوں اسے بھوگنے کی چیزیں ملتی ہیں ویسے ہی بڑھتی ہے اور بھوگنے والی چیزیں نہ ملنے پر آگ کی طرح جلتی ہے۔ ایسے ہی اس کام نے گیانیوں کے گیان کو بھی ڈھک رکھا ہے۔ ہے ارجن! ساری اندریاں اور من بدھی۔ یہ کام کی پیدائش کے گھراور رہنے کی جگہ ہیں۔ ان میں رہ کر آدمیوں کو موہت کرتے ہیں۔ اس لئے ہے بھرت کل بھوشن! اوپر کہی گئی وجوہات سے تو پہلے اندریوں میں اور بدھی کو قابو میں کر۔ کیونکہ یہ بڑے پاپ روپ ہیں۔ آتم گیان اور شاشتر گیان دونوں کو ہی ناش کرنے والے ہیں۔ باہری چیزوں سے سریشٹھ اندریوں سے دور والی چیزیں ہیں۔ اور من سے بدھی سے دور جو چیزیں ہیں وہ ان سے سریشٹھ ہیں اور جو ان سب سے پرے آتا ہے وہ سب سے ہی سریشٹھ ہے۔ اسی آتما کو یہ پاپی کام موہت کرتا ہے۔ ہے مہا باہو! اس طرح بدھی سے پرے آتما کو جان کر اور من کو قابو میں کر کے اس قابو میں نہ آنے والے کام کو دھروپی دشمنوں کو مار کر چپ دھیان میں لگ جاؤ۔





تیسرے ادھیائے کا مہاتم



شری کرشن چندر جی نے کہا۔ ہے لکشی! تم نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم سنا۔ اب میں تیسرے ادھیائے کا مہاتم سناتا ہوں۔ ایک براہمن روزانہ بُرے کرم (چوری وغیرہ) کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد اس کی موت ہو گئی۔ کھوٹے کرموں کی وجہ سے وہ پریت یونی میں گیا۔ اس کی عورت حاملہ تھی۔ اس کی کوکھ سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب بچہ بڑا ہوا۔ تب اپنی ماں سے پتا کے مرنے کا حال پوچھا۔ براہمنی نے سب کچھ کہہ سنایا۔ لڑکے نے کہا۔ میرے پتا کی بیچ یونی ہوئی ہوگی۔ اب ان کے ادھار کے لئے گایاجی جاؤں۔ پنڈ دان کروں۔ پھر پتا جی یقیناً اچھی یونی میں چلے جائیں گے۔ ایسے دچار کر لڑکا گایاجی کو چل دیا۔ بالک روزانہ گیتا جی کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ راستے میں ایک دن پیل کے نیچے بیٹھ کر تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ اتفاق سے اُس کا پتا بھی پریت بنا ہوا اسی پیل پر رہتا تھا۔ اپنے بیٹے سے تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کو سن کر وہ دیو گتی کو پراپت ہوا۔ اور اس سے پہلے بھی جو سات بڑھی تک کے بزرگ نرک میں پڑے دکھ بھوگ رہے تھے۔ سو رگ کو گئے۔ بالک اپنے بزرگوں کو سو رگ میں جاتا دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس طرح جیسے غفل سے آدمی ناؤ بنا کر سمندر پار کر لیتا ہے۔ ویسے ہی کرم کر کے موت روپی اس

بھیانک سنسار ساگر کو پار کر کے آدمی گیان کے ذریعے موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ ہے لکشی اس طرح گیان اور کرم کے بھید کو جان کر کرم کرنے والوں کو نجات دیتی ہے۔ اس لئے جو شخص اس ادھیائے کے گہرے راز کو جان کر اس پر عمل اور پاسٹھ کرے گا وہ یقیناً مکتی پائے گا۔



بیالیس شلوک (4) چوتھا ادھیائے کرم سنیا س یوگ!

شری کرشن بھگوان ارجن کو کہتے ہیں ہے ارجن! یہ کرم یوگ پہلے میں نے سورج کو بتایا تھا۔ سورج نے منو سے کہا۔ پھر منو نے اپنے بیٹے ایشوا کو سے کہا تھا۔ یہ گیان یوگ اسی طرح چلا آیا ہے۔ اسے رشی لوگ جانتے تھے۔ ہے پرنتپ! یہی یوگ پھر بہت توت گزرنے کے بعد غائب ہو گیا۔ یہی پراچین یوگ میں نے تیرے کو سنایا ہے۔ تجھے سنانے کی وجہ یہی ہے کہ تو میرا پر م بھگت ہے۔ اور دوست بھی ہے۔ اس لئے اوتم اور پوشیدہ (گپت) بھید تجھے بتایا ہے۔ یہ سن ارجن نے پوچھا! ہے کرشن! تمہارا جنم تو اب ہوا ہے اور سورج تو پُرانے زمانے سے ہے۔ پھر ہم یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ آپ نے یہ کرم یوگ سورج کو سنایا تھا۔ ارجن کی بات

سُن کر شری کرشن جی نے کہا۔ ہے ارجن! میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ ان سب جنموں کا حال میں جانتا ہوں۔ تم نہیں جانتے۔ اگرچہ میری آتما کبھی ناش نہیں ہوتی۔ میں سب کا ایشور (مالک) بھی ہوں، پھر بھی اپنی ساتوک پر کرنی کو چھوڑ کر اپنی مایا سے اوتار لیتا ہوں۔ جو سا دھو مہا تپا اپنے دھرم پر لگے ہوئے ہیں اُن کی حفاظت کے لئے اور پاپیوں کو تباہ کرنے کے لئے اور دھرم کو مضبوط بنانے اور دھرم بڑھانے کے لئے میں یگ یگ میں اوتار لیتا ہوں۔ ہے ارجن! جو میرے ان جنم کرموں کو الوگ جان کر ان کے راز کو جان لیتے ہیں۔ وہ اس شریر کو چھوڑ کر کچھ جنم نہیں لیتے۔ اور مجھ پر اہل جاتے ہیں۔ یعنی آداگمن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ میرے اوتاروں کا الوگ بھید جان لینے سے بہت سے لوگوں کے امراض، خوف اور غصہ وغیرہ دُور ہو جاتے ہیں اور وہ ہر چیز میں مجھے ہی دیکھتے ہیں، اور میری ہی امید پر رہتے ہیں۔ ایسے لوگ گیان اور تپ سے پاک ہو کر میرے خیال میں مل گئے ہیں۔ جو مجھے سکام اور نشکام جس طرح سے سمجھتا ہے۔ میں اُسے ویسا ہی پھل دیتا ہوں۔ جو سکام پوچھن کرتے ہیں، اُن کو کرموں کے مطابق پھل دیتا ہوں اور جو نشکام سمجھتے ہیں وہ میرے میں مل جاتے ہیں تو تو کہے کہ سبھی لوگ تمہارا بھجن کیوں نہیں کرتے۔ تو اُن کی بات سُن۔ اس سنسا میں جو لوگ کرم سدھی کو چاہتے ہیں۔ وہ اندر وغیرہ دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ کیونکہ اس جہان میں کرم کی سدھی جلد ہو جاتی ہے۔ اور میرا سائنات سیوا سے گیان کا پھل روپ جو ممکن ہے سو مشکل سے ملتا ہے۔ براہمن کیشتری۔ دیش اور شودریہ

چاروں درن میں نے اپنے اپنے گن کرم سے بنائے ہیں۔ اگرچان کا کرتا و ناس کرنے والا میں ہی ہوں۔ پھر بھی مجھے کسی کرم کرنے کا پاپ دھرم نہیں لگتا۔ کیونکہ میں ادنیٰ باتی ہوں، اور ان میں میرا لگاؤ نہیں ہے۔ ہے ارجن! کرم مجھے نہیں لگتے، اور نہ ہی کرموں کے پھل کی مجھے اچھیا ہے۔ کیونکہ میں پورن کام ہوں۔ جو مجھ کو ایسا جانتے ہیں۔ وہ کرم سے نہیں بندھتے۔ پہلے جنک وغیرہ لوگوں نے بھی اوپر کبھی ہوئی سب باتیں جان کر کرم کئے تھے۔ اس لئے تم بھی اب وہی کرو جو پہلے لوگوں نے کئے ہیں۔ ہے ارجن! کون سا کرم کرنا چاہیے اور کون سا کرم نہیں کرنا چاہیے۔ اس بات کے دوچار میں بڑے بڑے پنڈتوں کی بدھی چکڑیں پڑ جاتی ہے۔ اسی کرم کو میں تم سے کہتا ہوں جسے جان کر سنسار کے بندھنوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ ایک تو وہ کرم میں جو شاستروں کے کہنے کے مطابق کرنے چاہئیں۔ ایک وہ کرم ہیں جو نشیدھ ہیں، اور ایک فوکرم ہیں۔ جن کا تو گیان ہونے پر تیاگ کہہا ہے۔ ان تین طرح کے کرموں کا دوچار کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ کرموں کی گتی بڑی کٹھن ہے۔ جو کرم کو اکرم اور اکرم کو کرم سمجھتا ہے یعنی کرم کرنا جس کے گیان میں روکاؤٹ نہیں کرتا ہے۔ اور شاستروں کے مطابق کرم کے نہ کرنے ہی میں فرض سمجھتے ہیں۔ وہی گیانی سب کاموں کا کرنے والا ہے۔ ہے ارجن! گیان روپی آگ سے جس کے سب کرم جل گئے ہیں۔ ایسا جو ہوا سے گیانی پرش کہتے ہیں۔ جو کرم پھل کی اچھیا نہیں کرتا، اور نہ ان میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور سب کا آسرا چھوڑ کر ہمیشہ مطمئن رہتا ہے۔ چاہے ایسا آدمی کرم کرتا بھی ہو تو بھی وہ کچھ نہیں کرتا۔ جو سب خواہشات کو چھوڑ کر من اور آتما پر فلوپا کر سب سنسارک جھگڑوں سے منہ موڑ کر صرف شریر سے ہی کرم

کرتے ہیں۔ وہ بھی کرم بندھن سے دکھ نہیں پاتے۔ ہے ارجن! جو پُرش اپنے آپ ملی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں۔ دکھ سکھ۔ نفع نقصان سے جن کے من کو خوشی، غمی نہیں ہوتی۔ جو ہر حالت میں ایک سمان ہیں۔ وہ کرم کر کے بھی کرم بندھن میں نہیں بندھتے۔ جو بھائی۔ بندھو۔ استری۔ پُتر وغیرہ کی ممتا سے چھوٹ گیا ہے اور سنسارک وشے واسنا سے من رُودکا ہوا ہے، اور جس کا من گیان میں لگا ہوا ہے۔ وہ یگیہ کے لئے جو کرم کرتا ہے، اُس کے وہ سب کرم واسنا (خواہشات) کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ برہم کے ارتھ اور برہم رُوپ اگنی پر یہ برہم ہی نے دیا ہے۔ اس طرح جو جانتا ہے یعنی ہوم۔ اگنی۔ کرتا۔ گئی۔ لکڑی۔ سامگری وغیرہ سب کچھ برہم سُروپ ہے۔ جس کی برہم کرم میں دلچسپی ہے وہ ضرور برہم کو پر اپتا ہوتا ہے۔ ہے ارجن! کتنے ہی کرم لوگ شر دھا۔۔۔ پوروک اندر وغیرہ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اور کتنے ہی گیان یوگی برہم رُوپ اگنی میں برہم رُوپ سے ہون کرتے ہیں۔ ہے ارجن! کتنے ہی ایسے یوگی ہیں، جو اپنے ناک، کان وغیرہ اندریوں کو بند کر کے سنیم رُوپ اگنی ہوم دیتے ہیں۔ کتنے ہی ان اندریوں کے رُوپ شبد وغیرہ وشیوں کو اندر یہ رُوپ اگنی میں ہوم دیتے ہیں۔ کتنے ہی ایسے یوگی ہیں جو کرم اندری اور گمیا سندر یہ کے کرموں کو اور پران۔ اپان (پرہیز) وغیرہ دیش پرانوں کے کرموں کو گیان سے جلتی ہوئی من کے نگرہ رُوپ اگنی میں ہوم دیتے ہیں۔ یعنی سب خواہشات سے دور ہو کر صرف برہم میں سما جاتے ہیں جو اپنے وعدہ (نیم) میں بڑے مصروف ہیں۔ ان میں سے کتنے ہی دھن دولت کا دان کرتے ہیں اور کتنے ہی وید کا پڑھنا پڑھانا روپی گئیہ کرتے ہیں۔ کتنے ہی وزر شش میں لگ کر بران اور اپان کی گئی

در رفتار کو روک کر اپان میں پران ہون کرتے اور پران میں اپان کا ہون کرتے ہیں۔ کتنے ہی بالترتیب ایک ایک لقمہ گھٹاتے ہیں اور یہ جتنی قسم کے گیہیہ کہے ہیں۔ سو سبھی پاپوں کو ناش کرتے ہیں۔ جو گیہیہ باقی ہیں وہ امرت روپی اناج کھاتے ہیں۔ وہ سنانن برہم کو ملتے ہیں ہے ارجن! جو گیہیہ نہیں کرتے ہیں، اُن کو نہ یہ لوک ہے نہ پرلوک ہے۔ ایسے بہت قسم کے گیہیہ دید میں کہے ہیں۔ ان سب کی پیدائش کرم سے ہے۔ ان کو جاننے سے تیری مکتی ہو جائے گی۔ ہے ارجن! دھن دولت کے گیہیہ سے گیان گیہیہ سریشٹھ داچھا ہے کیونکہ جتنے کرم ہیں وہ سب گیان میں ختم ہو جاتے ہیں۔ تو درشی لوگ جو گیانی ہیں اس تو گیان کا تجھے اُپدیش کریں گے۔ جب تو اُن کی سیوا کرے گا۔ ہاتھ جوڑے گا۔ پر نام کرے گا، اور کئی مرتبہ پوچھے گا کہ اس سنسار میں میری مکتی کیسے ہوگی ہے ارجن! اس گیان کے پر تپ سے تجھ کو اب موہ بھر کبھی نہ ہوگا۔ اور اس گیان سے سب آدمیوں کو اپنی آتما میں اور مجھ میں بھی دیکھے گا۔ اب اس گیان کا پھل سُن جتنے پاپ جان بوجھ کر یا نا سمجھی سے ہو گئے ہیں، اُن پاپوں کا پھل جو دکھ ہے اُن دکھوں سے گیان ناؤ میں چڑھ کے دکھ ساگر سے پار ہو جائے گا۔ ہے ارجن! جیسے جلتی ہوئی اگنی لکڑی کو جلا کر بھسم دراکھ، کر دیتی ہے۔ ویسے ہی گیان روپی اگنی سب موہ کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ صرف یہ بات نہیں ہے کہ گیان سے پاپوں سے ہی پار ہو جاتے ہیں۔ اسی سنسار میں گیان کے علاوہ اور کوئی فیض من کو پوتر کرنے والی نہیں ہے۔ یہ گیان کچھ وقت کے بعد مشق کرنے سے کرم یوگ کے ذریعہ تھوڑے ہی عرصہ میں موش کو پاتے ہیں۔ اور جو گیانی ہیں جن میں شر دھانہیں، یا جن کے من میں فریب رکپٹ، بنا رہتا ہے۔ وہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ سند یہہ رکھنے والے کو نہ اس دنیا

کا سکھ ملتا ہے اور نہ پر لوک کا۔ اُس کو سکھ برائے نام بھی نہیں ملتا۔ ایشور بھگتی روپی یوگ سے جس کے سب شک و شبہ دور ہو گئے ہیں۔ ایسے آتما میں لگے ہوئے لوگوں کو کرم کا بندھن نہیں ہوتا ہے۔ کرم تو صرف دنیا داری کو قائم رکھنے کے لئے ہیں۔ ہے ارجن! ان کو کبھی گئی اچھی باتوں سے تیرے دل میں جو اگیان سے شک پیدا ہوا ہے۔ اس کو اس گیان روپ تلوار سے کاٹ ڈال، اور دیکھ روپ جو کرم یوگ تیرے سامنے حاضر ہوا ہے اُس کو کرنے میں لگ جا۔



چوتھے ادھیائے کا مہاتم!



بھگوان بولے۔ ہے لکشمی! جو لوگ شری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اُن کو چھوٹے سے ہی اس نئی دیہہ سے چھٹکارا پا کر موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ لکشمی جی نے پوچھا ہے مہاراج! شری گیتا جی کے پاٹھ کرنے والے کو چھو کر کوئی چیونکت بھی ہوا ہے۔ تب شری بھگوان جی نے کہا، ہے لکشمی! تم کو نمکت ہوئے پرش کی بُرائی کتھا سُناتا ہوں۔ بھاگیرتھی گنگا کے کنارے شری کاشی نگر ہے۔ وہاں ایک دیشنو رہتا تھا۔ وہ شری گنگا جی میں اِشنان کر کے شری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس دیشنو کے پاس یہی تپ دھن تھا ایک دن وہ سادھو دیشنو جنگل میں گیا۔ وہاں بیری کے دو درخت تھے۔ وہ سادھو اُن کی چھایہ میں بیٹھ گیا، اور بیٹھتے ہی

اس کو نیند آگئی۔ ایک بیری سے اس کے پاؤں لگے۔ اور دوسری کے ساتھ سر لگ گیا تو دونوں آپس میں کانپ کر زمین پر گر پڑیں۔ اُن کے پتے سوکھ گئے۔ پریشور کی کرپا سے وہ دونوں بیریاں براہمن کے گھر میں لڑکیاں بن گئیں۔ یہ لکشمی ابڑے اچھے دھرم کرموں سے منشیہ شریر ملتا ہے۔ دونوں لڑکیوں نے اگر تپ کرنا شروع کیا۔ جب دونوں بڑی ہوئیں۔ تب اُن کے ماما پتانے کہا۔ اے بیٹیو! ہم تمہاری شادی کرتے ہیں۔ تب ان دونوں نے جواب دیا۔ ہم شادی نہیں کرائیں۔ اُن کو اپنے پچھلے جنم کی سب باتیں یاد تھیں۔ وہ پوتر ذات میں جنمی تھیں، انھوں نے کہا۔ ہمارے مَن میں ایک خواہش ہے۔ اگر ایشور اُسے پورا کرے تو بہت اچھی بات ہے۔ اُن کے مَن میں یہی تھا کہ وہ سادھو جس کے چھوٹے سی ہماری وہ دیہہ چھوٹ کر یہ شریر ملا ہے وہ ہمیں ملے۔ اتنا سوچ کر ان دونوں لڑکیوں نے اپنے ماما پتانے سے تیرتھ یا ترائے کرنے کی اجازت مانگی تو ماما پتانے اجازت دے دی۔ دونوں لڑکیوں نے اپنے ماما پتانے کے چرن چھو کر ودانا مانی تیرتھ یا ترائے کرتی کرتی کاشی میں پہنچیں وہاں جا کر دیکھا کہ وہ تپسوی بیٹھا ہے جس کی کرپا سے بیری کی دیہہ سے چھوٹی ہیں۔ تب دونوں لڑکیوں نے چرن چھو کر ڈنڈوت کی، ادھر کہا، ہے سنت جی! آپ کی جے ہو۔ آپ نے ہمیں مکتی دی ہے۔ تب اُس تپسوی نے کہا۔ میں تو تم کو جانتا نہیں۔ لڑکیوں نے کہا۔ ہم آپ کو پہچانتی ہیں۔ ہم پچھلے جنم میں بیروں کی یونی میں تھیں۔ آپ ایک جنگل میں آئے، آپ زبادہ دھوپ کی وجہ سے چھایا میں آ بیٹھے۔ لمبا فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک بیری کو پاؤں اور دوسری کو سر لگا۔ اُسی وقت ہم بیروں کی یونی سے چھوٹ گئیں۔ اب براہمن کے گھر میں جنمی ہیں۔ بہت سخی ہیں۔

آپ کی کرپا سے ہم نے یہ جنم پایا۔ تب تپسوی نے کہا۔ مجھے اس بات کی خبر نہیں تھی۔ تمہاری کیا سیوا کروں۔ تم برہم روپ۔ اتم جنم شری نارائن جی کا نگہ ہو۔ تب اُن لڑکیوں نے کہا۔ ہم کو شری گیتاجی کے چوتھے ادھیائے کا پھل دان کرو جس کو پاکر ہم دیو دیہی پاکر سکھی ہو دیں۔ تب اُس تپسوی نے چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیا اور کہا، کہ تمہاری مسکتی ہو۔ اتنا کہتے ہی آکاش سے بلوان آئے، وہ دیو دیہی پاکر بیکٹھ گئیں۔ پھر تپسوی کو گیان ہوا، کہ شری گیتاجی کے چوتھے ادھیائے کا ایسا مہا تم ہے۔ تب شری نارائن جی نے کہا، ہے لکشی! یہ چوتھے ادھیائے کا مہا تم ہے جو میں نے تم کو سنایا ہے۔



انتیس شلوک (5) پانچواں ادھیائے کرم سنیاں یوگ!

ارجن نے کہا، ہے شری کرشن جی! تم کرموں کو تیاگ کا بھی اپدیش دیتے ہو، اور پھر کرم کرنے کے لئے بھی کہتے ہو۔ اب ان دونوں میں جو سریشٹھ ہو اُس بات پر یقین رکھ کر مجھ سے کہو۔ یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! کرموں کا تیاگ

اور کرموں کا پالنہ یہ دونوں ہی کلیان کرنے والے ہیں۔ ان دونوں میں کرم سنیا س سے کرم سریشٹھ ہے۔ یعنی کرم کرتے کرتے دل شدہ ہونے سے سنیا س ہوتا ہے۔ ہے مہا باہو! جو انسان گیان کی ایسی بات کو سمجھنے والا ہے سنیا سی ہے جو نہ تو کسی سے حسد رکھتا ہے۔ اور کسی بات کی خواہش کرتا ہے۔ ایسے انسان ہی بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ہے ارجن! گیانی ہی ساکھیا اور یوگ کو الگ الگ کہتے ہیں۔ گیانی کبھی ایسا نہیں کہتے جو ان دونوں میں سے ایک میں بھی اچھی طرح جٹ جاتا ہے، وہ دونوں کا پھل پاتا ہے۔ ہے ارجن! گیان سے جو بدوی (رتبہ) ملتا ہے وہی کرم یوگ سے بھی ملتا ہے۔ اس لئے جو گیان اور کرم کو ایک ہی دشمنی (نظر) سے دیکھتے ہیں وہی ودوان ہیں۔ ہے مہا باہو! ارجن! بنا کرم یوگ سنیا س کو پانا مشکل ہے اور کرم کے کرنے والے مٹی یوگ کرم کرنے سے من کی پوترتا کے ذریعہ جلد ہی برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو کرم یوگ میں لگے ہوئے ہیں، یعنی کامنا کا تیاگ کر کے کرم کرتے ہیں جن کا چت شدہ ہے جنھوں نے اپنی آتما، اور اندریاں جیت لی ہیں، اور جو اپنی آتما کو سب لوگوں کی آتما سے الگ نہیں مانتے۔ پھر بھی ان میں مومن نہیں ہوتے۔ ہے ارجن! کرم سے مُکت تو گیانی لوگ دیکھتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ چھوٹے ہیں۔ سونگھتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ سوتے ہیں، اور سانس لیتے ہیں۔ پھر بھی یہی جانتے ہیں کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا ہوں۔ وہ بولتے ہیں۔ چھوڑتے ہیں۔ لیتے ہیں۔ آنکھ کھولتے ہیں۔ بند کرتے ہیں۔ لیکن یہی سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں کرتا۔ اندریاں ہی اپنے اپنے کام کر رہی ہیں۔ جو آدمی کرم کرتے ہیں۔ اور ان کرموں کو برہم کو سونپ کر پھل کی تمنا کو چھوڑ دیتے ہیں، ان لوگوں کو پاپ اس طرح نہیں چھوٹا جیسے کل کے پھول

پر پانی نہیں لگتا۔ ہے ارجن! شریرمین بُدھی اور صرف اندریوں سے یوگی جن پھل کی کامناؤں کو چھوڑ کر کرم کرتے ہیں۔ وہ کرم کرنا چت شدھی کے لئے ہے۔ جو پھل کی کامناؤں کو چھوڑ کر کرم کرنے میں لگا رہتا ہے وہ ایشور میں بیٹھی شانتی کو پاتا ہے۔ اور جو ایشور سے دکھ (الگ) ہے۔ اور پھل کی کامنا میں من لگا کر کام کرتا ہے۔ وہی کرم سے بندھا ہوا ہے۔ جو جیندریہ پُرش اس تو اندریوں سے بنی ہوئی وہیہ (جسم) ہیں۔ من سے سب کرموں کو چھوڑ کر سکھ سے رہتے ہیں۔ وہ ابھیمان کے نہ ہونے سے خود کوئی کام نہیں کرتے ہیں اور ممتانہ ہونے کی وجہ سے اور کسی سے بھی کچھ نہیں کراتے۔ پر ماما اس جیو کے نہ کرتا ہیں۔ نہ کرم پھل اور نہ کرم پھل کے سنیوگ کو بناتا ہے۔ ان سب کرموں کو کرانے والی قدرت ہے یعنی جو اپنے پھلے کرموں کے مطابق کرم کرنے لگتا ہے۔ ہے ارجن! ایشور کسی کے پنیہ اور پاپ کو نہیں لیتا ہے۔ اس جیو کا گیان اگیان ڈھونگ رکھا ہے۔ اسی لئے اگیانی جیو مودہ میں پھنس کر ایشور پر بھر دس نہیں رکھتے۔ ہے ارجن! جن کا یہ اگیان آتم گیان سے نشٹ ہو گیا ہے۔ وہ اُن کا سورج کی طرح پرکاش (اُجالا) کرتا ہے۔ اور اندھیرے رُوپی سب دکھ کو مٹا دیتا ہے۔ اُس پر ماما ہی میں جتنی بُدھی ہے اور اُسی میں جتنی شر دھا ہے۔ اور اُسی میں جو لگے ہوئے ہیں۔ اسی پر ماما کی کرپا سے گیان سے جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ وہ اس سنار میں پھر جنم نہیں لیتے ہیں۔ جو ودوان ہیں وہ ودیا اور دتمنا، عاجزی والے براہمن ہیں۔ گائے۔ باغھی وغیرہ میں کتے اور چنڈال میں۔ آتما کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ انھوں نے سنار کو جیت لیا ہے۔ کیونکہ برہمن میں کوئی نقص نہیں۔ اور وہ ایک جیسا ہے

اس لئے ایسے آدمی برہم میں سما جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو اچھی چیز پا کر خوش نہیں ہوتے، اور بُری چیز کو پا کر رنج نہیں کرتے ایسی بُدیہی والے برہم کو جاننے والے برہم میں ہی مگن رہتے ہیں، اور جو باہری اندریوں کے رُوپِ رس وغیرہ میں نہیں لگے ہوئے وہ آتما رُوپِ پر مِشانتی رُوپِی سکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اس شانتی سے وہ برہم یوگ میں اپنی آتما لگا کر سادھی کے ذریعے ہمیشہ رہنے والے سکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ ہے ارجن! جو رُوپِ رس وغیرہ اندریوں کے بھوگ ہیں۔ وہ دُکھ کی جڑ ہیں۔ یہ بھوگ پیدا ہوتے ہیں، اور مٹ جاتے ہیں۔ اس لئے عقلمند آدمی دُشیوں میں نہیں لگتے جو منشیہ جیتے جی یا جب تک جسم میں طاقت رہے۔ تب تک کام کرودھ کے جوش کو جیت لیتا ہے۔ وہی اس سنسار میں یوگی ہے۔ سُبھی ہے۔ کیونکہ پرشار تھ گھٹ جانے پر تو سبھی کے کام کرودھ گھٹ جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو اپنی آتما ہی میں سکھ محسوس کرتا ہے، اور جو اپنے دل کی آتما سے متعلقہ گیان کی روشنی سے پرکاشت ہے۔ وہی یوگی برہم رُوپ ہو کر نردان پد کو پر اپت ہو جاتا ہے۔ جن کو وہ بھاد نہیں ہیں، اور اپنی آتما کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ جو سب کی بھلائی چاہتے ہیں، اور جس کے سب پاپ مٹ گئے ہیں۔ وہی نردان سکھ میں مگن ہوتے ہیں۔ جو کام کرودھ سے مُکت ہو گئے ہیں۔ نیم پوروک رہتے ہیں۔ جنہوں نے اپنا من قابو میں کر رکھا ہے اور جو آتم تَو کو جانتے ہیں۔ اُن کو سب سکھ موجود رہتے ہیں۔ رُوپِ رس وغیرہ اندریوں کے باہری دُشیوں کو باہر کر کے اور نیتروں سے بھر کٹی کا دھیان کر کے پران اور اپان والیو کو سمان مکھ کنبھ پرانا یا م کرے۔ بھرو مدھیبہ (درمیان) میں درشٹی رکھتا، اس لئے

کہا ہے کہ تیر بند کرنے سے تو نیند کا ڈر ہے۔ اور کھلے رہنے سے باہری چیزوں پر من دوڑتا ہے۔ اور وہ دونوں دایہ و بائیں ہو کر ناک میں سے آتی جاتی ہیں۔ وہ شخص جس نے اپنی اندریاں من اور بُدھی کو جیت لیا ہے۔ وہ موکش کا ہی سہا را لئے رہتا ہے۔ اور جس کے خواہش۔ ڈر اور غصہ بھی نہیں، وہ جو ہمیشہ محنت ہے۔ سب بھیجے اور تمیادوں کا جو پالن کرنے والا سب لوگوں کو۔ ایشور کو اور سب جیوؤں کو اپنا دوست ماننا ہے وہ پر م سکھ پاتا ہے۔



پانچویں ادھیائے کا مہاتم



شوجی سے پاروتی جی نے پوچھا، کہ ہے مہاراج! گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم بڑا شریف و سنا ہے۔ سو آپ کہہ کر کے مجھے سنائیے۔ تب شوجی نے پاروتی سے کہا، کہ جس طرح میں یہ گیتا جی کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم کہوں گا۔ اسی طرح لکشی جی نے وشنوجی سے پوچھا، اور وشنوجی نے جیسا سنایا ہے وہ میں تم سے کہتا ہوں۔ منداکنی ندی کے کنارے کروسی پہاڑ کی ٹھگی ہے۔ وہاں پر پنگل نام کا ایک برہمن ویدر شاستروں کو جاننے والا اور سادھو مہاتماؤں کی سیوا کرنے والا تھا۔ اُس نے ایک دفعہ منداکنی کے کنارے بڑا بھاری یگیہ شروع کیا۔ یگیہ میں بلید ان کے لئے ایک بکر لایا گیا۔ اُسے نہلا دھلا کر

یو جن کیا۔ تو وہ بکرا ہنس کر بولا ہے پنڈت جی! ان گیکوں سے جو پھل ملتا ہے وہ چنبل اور ناش وان ہے بیگیہ کرنے والے کی
 منگتی نہیں ہوتی۔ بکرے کا یہ شبد سن کر بیگیہ میں بیٹھے ہوئے سبھی براہمن آٹھریہ میں پڑ گئے۔ تب ننگل براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ آپ
 اپنے پہلے جنم کا حال کہیے۔ اور کس کرم سے آپ کو بکرے کی یونی ملی ہے۔ تب وہ بکرا بولا کہ میں نے براہمن کے خاندان میں جنم
 لے کر بہت بیگیہ کئے۔ ایک دفعہ میں عورت کے مرض کو دور کرنے کے لئے دیوی جی کی بھینٹ بکرا منگا کر بلیدان دنیا چاہتا تھا۔
 وہیں پر اس بکرے کی مانتا تھی۔ اُس نے دیکھا کہ میرے بیٹے کو یہ بلیدان دینا چاہتے ہیں۔ تو اُس نے مجھے بددعا دی کہ لے پانی
 براہمن! جو تو میرے بیٹے کو مارنا چاہتا ہے تو تو بھی بکرے کی یونی کو پاوے گا۔ بکرے کی ماں کی بددعا پر میں نے دھیان نہیں دیا۔ اور
 اُس بکرے کو بلیدان کر دیا۔ کچھ دن بعد میری مرتی ہوئی۔ لیکن مجھے پچھلے جنم کی بات یاد ہے، کہ بکرے کی یونی چھوڑ کر میں بندر ہو کر ناچتا
 رہا۔ پھر کتے کی یونی ملی۔ ایک دن بھوک سے بے چین ہو کر ایک بچے کو کاٹ لیا۔ اُس بچے کے باپ نے اُس قصور میں ایسا مارا کہ میں
 مر گیا۔ پھر مجھے ایک دفعہ گھوڑا بننا پڑا۔ ایک دفعہ میرا مالک تیرتھ یا تراکے لئے جانے لگا۔ تو مجھے دوسرے کے ہاتھ بیچ گیا۔ وہ مجھے
 پیٹ بھر کھانے تک کو نہیں دیتا تھا۔ ایک دن پانی پلانے کے لئے وہ تالاب میں لے گیا۔ تب وہاں کیچڑ میں پھنس گیا۔ میرے
 مالک نے نکالنے کے لئے بہت اُپائے کیا۔ لیکن میں نہیں نکل سکا، وہیں میری موت ہو گئی۔ کئی قسم کی یونیوں میں دکھ بھوگ کر میں
 نے پھر بکرے کا جنم پایا ہے۔ مجھے اس بیگیہ میں تم بلیدان کرو۔ تو میرے پچھلے جنم کے سب پاپ دور ہو جاویں۔ میں نے ایک راجہ

کا کال پرش دان کرتے وقت گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سُنا ہے۔ اس کے اثر سے ہی مکتی ہو جائے گی۔ تب براہمن نے اُس بکرے سے پوچھا کہ تم نے ایسی مشکل یونیاں پا کر کس طرح اُن کو برداشت کیا۔ بکرے نے کہا۔ ہے براہمن! جس وقت میں نے گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سُنا تبھی سے میرا دکھ دُور ہو گیا ہے۔ اب میرے مُکت ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ حال جان کر گوبند براہمن نے بکرے سے گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سُنا۔ بکرانے پر سو رگ کو گایا۔ براہمن بھی یکجہ کو پورا کر کے گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کرنے لگا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر براہمن کی مکتی ہو گئی۔ یہ لکشمی! وہ پانچویں ادھیائے کا مہاتم میں نے تمہیں کہہ سُنا یا ہے۔ جس کو سُن کر اور جان کر سبھی پرانی مکت ہو سکتے ہیں۔

ہر شے میں نمایاں ہے ہستی تیری
کیا خوب جوانی میں ہے ہستی تیری
ہر سمیت اُجالا ہے تیری رحمت کا
واقعی میسرے دل میں ہے ہستی تیری



سبتالیس شلوک (6)، چھٹا ادھیائے ابھیاس یوگ!



شری کرشن جی نے کہا۔ ہے ارجن! اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھل کی خواہش کو چھوڑ جو اپنا روزانہ کا کام کرتے رہتے ہیں، وہ ہی سنیا سی اور وہ ہی یوگی ہیں، اور جو اگنی ہو تر آدی شُبھہ کرموں کو تیاگ دیتے ہیں۔ باؤلی وغیرہ کا بنانا ان سب کرموں کو چھوڑ کر نہ کرتے ہیں، وہ نہ سنیا سی ہیں اور نہ یوگی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سنیا سی لینے پر کبھی کرنا چاہیے۔ لیکن کرم کرتے ہوئے پھل کی خواہش نہ کرنا سنیا سی ہے۔ اسی کا نام یوگ ہے۔ بنا پھل کی کامنا کو چھوڑے کوئی بھی یوگی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کرم پھل کا تیاگ سنیا سی اور یوگ دونوں ہی میں ہے۔ جو گیان یوگ کی پراپتی کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کی گیان پراپتی کا کارن کرم کہا ہے۔ کیونکہ نشکام کرنے سے چت شدہ ہوتا ہے۔ چت شدہ ہی سے گیان کی پراپتی ہوتی ہے اور اُس گیان پراپتی سے منشیہ کو شانتی ملتی ہے ہے ارجن! جب منشیہ کی اندریاں کسی چیز کے لئے نہ اٹھیں اور من میں سمرن بنا کوئی پنتا بھی

نہ ہو جب ایسا ہو تب یوگا روڑھ کہلاتا ہے۔ اس لئے گیانی پرش اپنی آتما کا سنسار میں آپ ہی آدھار کریں۔ اُس کی ادھونگی
 نہ کریں۔ کیونکہ کا مناسے رہت جو آتما ہے وہ دوست کی طرح اپکار ہی ہے جس نے مجھے بھلا کر اپنی آتما کو دشیوں میں لگایا ہے۔
 اُس کا آتما دشمن ہے۔ ہے ارجن! جس نے اپنی آتما سے آتما کو جیت لیا ہے تو وہی آتما اُس کا بندھو ہے، اور جو آتما اُس کا بندھو
 ہے، اور جو آتما کو نہیں جیتتا ہے۔ اُس کی آتما ہی اُس کا دشمن ہے جس نے اپنا من اپنے قبضہ میں کر لیا ہے، اور سردی، گرمی
 سُکھ اور دُکھ اور عزت بے عزتی میں جو سدا شانت رہتا ہے اُس کے دل میں پر ماتا رہتا ہے۔ شاستر یعنی گورو کے اُپدیش سے
 جو گیان پیدا ہو، اور تجربہ ملے و دو ان سے سنبتشکٹ ہے۔ جن کی آتما اور جن کا من کبھی چلا سنا نہیں ہوتا ہے اور انہی وجوہات سے
 جن کی اندریاں قابو میں ہو گئی ہیں، وہ سونے۔ چاندی اور مٹی پتھر کو ایک سمان سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی یوگی یوگا روڑھ ہوتے ہیں۔
 ہے ارجن! جو دوست دشمن۔ سادھو اور پاپیوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ یوگیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ ہے ارجن! یوگی کو چٹا
 کہ ایکانت میں رہے۔ کسی کو اپنے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ اپنے من اور آتما کو قابو میں رکھے۔ کسی بات کی آشا نہ رکھے۔ اور نہ کسی چیز کو
 اکٹھا کرے۔ اس طرح لگاتار ہر وقت اپنی آتما کو پر ماتا میں لگاتا رہے۔ ہے ارجن! یوگ سادھن کے لئے سُندر۔ پوتر زمین میں جو
 جو نہ بہت ادبھی ہو نہ بچی۔ اُس پرکٹا کا آسن۔ اس پر مرگ چھالا کے اور پرکٹا بچھا کر نشے من ہو کر بیٹھے۔ من کو ٹھہرا کر چت کو روک کر یا
 سے رہت ہو، اپنی آتما شدھی کے لئے یوگ سادھن کرے۔ سب دیہہ۔ سر۔ گردن کو سیدھا رکھے۔ اور اپنی ناک کے اگلے حصے

کو دیکھے اور کسی طرف نہ دیکھے۔ من کو شانت کر۔ بے خوف ہو۔ برہم چریہ ورت میں لگا رہے۔ مجھ میں چیت لگا من کو روک کر یوگ کا
سادھن کرے۔ من کو قابو میں رکھنے والا جو یوگی اس طرح سدا اپنی آتما کو یوگ میں لگائے گا، وہ پرہم شانتی یعنی مکھی کو پائے گا۔
ہے ارجن! زیادہ خوراک کھانے والے کا، اور بالکل نہ کھانے والے کا، زیادہ سونے و جاگنے والے کو یوگ پراپت نہیں ہوتا۔ جو
لوگ ٹھیک بھوجن۔ چال چلن اور کرم بھی ٹھیک کرتا ہے اور قاعدہ سے سوتا جاگتا ہے۔ اُس کا یوگ دکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ یوگی کو چاہیئے کہ آہار و ہار وغیرہ مناسب اور قاعدہ سے کے مطابق کرے جو منشیہ اپنی آتما ہی میں چیت کی خواہشات کو
روک لیتا ہے اور سب کا مناؤں کو چھوڑ کر بالکل شانت ہو جاتا ہے۔ تبھی وہ پُرش سدھ یوگی کہلاتا ہے۔ جیسے جس جگہ ہو نہیں
چلتی اُس جگہ دیک کی روشنی ہمتی نہیں۔ ایسے ہی جو اپنا من لگا کر کے ایکانت میں بیٹھ کر یوگ ابھیاس میں من لگاتا ہے۔ اُس
کا من دیک کی طرح چلا نمان نہیں ہوتا۔ جن دستھا میں یوگ ابھیاس سے اپنی چیت کی کا مناؤں کے رکنے پر جہاں آرام لیتا
ہے۔ بُدھی سے آتما کے سرورپ کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی آتما میں سنشٹ ہوتا ہے۔ ہے ارجن! جس کسی خاص حالت میں یوگی
لوگ ایسے مہمان سکھ کو محسوس کرتے ہیں، کہ جو اندریوں کے دشنے سے دُور ہے اور صرف بُدھی کے ذریعے ہی جانا جاتا ہے۔ اس
لئے اُس سکھ میں یوگی آتم سرورپ سے چلا نمان نہیں ہوتا ہے۔ ہے ارجن! جو آتم سرورپی۔ اس سکھ کو پا کر اس سے زیادہ کسی
لاہجہ کو نہیں مانتے ہیں۔ وہ اس سکھ میں لگ کر بڑے بڑے جو سردی گرنی وغیرہ کے سکھ دکھ ہیں۔ اُن میں بھی نہیں ڈگ گاتے ہیں

جس حالت میں دُکھ ذرا بھی نہیں رہتا۔ اسی حالت کو یوگ اوستھا جانے۔ اس لئے من کو روک کر کوشش سے یوگ ابھیاس کرنا بھیک ہے۔ سنکَلپ سے پیدا ہونے والی اور یوگ میں روکاؤٹ ڈالنے والی سب قسم کی خواہشات کو چھوڑ کر اور اندریوں کو من کے سبھی قسم کے جوش سے روک کر یوگ ابھیاس کرے۔ قابو میں ہونی بُکدھی سے آہستہ آہستہ من کو آتما میں بٹکائے اور کسی بات کا دھیان نہ کرے۔ من بڑا پھل ہے۔ کسی جگہ جلدی نہیں ملتا۔ اس لئے جہاں جہاں من جاوے۔ وہاں سے اسے روک کر آتما میں لگائے۔ ہے ارجن! اوپر لکھے طریقے کے مطابق شانت چت ہونے سے تین گُن خود بخود سہاگ جاتے ہیں۔ آتما نشاپ ہو، برہم میں لیٹ ہو جاتی ہے۔ ایسے یوگی کو سادھی کا اُوتتم سکھ اپنے آپ مل جاتا ہے۔ اس طرح ہمیشہ آتما کو لگائے رکھنے والا نشاپ یوگی سکھ سے بنا محنت جہان برہم سکھ کو بھوگتا ہے۔

سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے یوگ ابھیاسی اپنی آتما کو سب آدمیوں میں دیکھتے ہیں اور سب آدمیوں کو اپنی آتما میں دیکھتے ہیں۔ ہے ارجن جو مجھ کو سب آدمیوں میں دیکھتا ہے، اور سب آدمیوں کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ اس یوگی سے میں دُور نہیں رہتا ہوں۔ اُس یوگی کو میں صاف طور سے درشن دیتا ہوں سبھی لوگوں میں مجھ کو سمایا ہوا جان کر جو میرا بھجن کرتے ہیں، اُن کو پھر جنم نہیں لینا پڑتا، اور جو سب لوگوں کے دُکھ سکھ کو اپنے دُکھ سکھ کی طرح مانتا ہے اور سب کو یکساں دیکھتا ہے۔ وہی یوگی سریشٹھ ہے۔ شری کرشن جی کی بات سُن کر ارجن نے کہا۔ ہے مدھو سُو دن! آپ نے جس یوگ کا مجھے اُپدیش کیا ہے سو یکساں طور سے دیکھیں۔

میں اپنی بدھی کی چھٹلا سے یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح یوگی کا یوگ بہت عرصے تک نہیں رہ سکتا۔ کرشن ! یہ من بڑا اچھل ہے جسم اور اندریوں کو بھگاتا ہے۔ بڑا بلوان اور مضبوط ہے۔ اس من کو روکا میری سمجھ میں اتنا مشکل ہے، جیسے پرچند ہوا کا روکنا۔ ارجن کی بات سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے مہا باہو ! بے شک من بڑا اچھل ہے۔ یہ رک نہیں سکتا۔ لیکن ہے ارجن ! ابھی اس (مشق) اور ویراگی سے رک سکتا ہے۔ ارجن ! جس کا من قابو میں نہیں ہے، وہ یوگ سادھن نہیں کر سکتا جو جتنی دیر یہ ہیں وہ ہی کوشش سے سادھن کر سکتے ہیں۔ یہ سن کر ارجن نے کہا، ہے کرشن جی ! جو شروع میں تو شر دھا پور وک یوگ سادھن میں لگ جائے اور بعد میں ٹھیک اپائے نہ کر سکے، یعنی ابھی اس پورا نہ کر سکے اور اس طرح اس کا من یوگ سے گر گیا، تو ایسے لوگ یوگ کی سِدھی روپ پھل کو نہ پا کر کستی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جس پرانی سے نشکام کرم کے ایشور کو نہ سونپا اور کرم نہ کر کے سُورگ وغیرہ سے بھی محروم رہا اور یوگ سِدھی نہ ہونے سے موکش نہ ملا۔ وہ شخص دونوں طرف سے نشٹ اور بے عزت ہو کر کیا اس بادل کی طرح برباد نہیں ہوتا جو ایک بادل سے نکل کر دوسرے میں نہ ملنے سے پیچ ہی میں نشٹ ہو جاتا ہے۔ ہے کرشن جی ! میرے اس سننے دشک لکھو دور کرنے کے قابل آپ ہی ہیں۔ ارجن کی بات سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن ! اس آدمی کا اس لوک میں اور تہر لوک میں کہیں نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی بھی اچھے کرم کرنے والا بُری حالت کو نہیں پاتا۔ جو لوگ یوگ بھر نشٹ ہو کر اسی حالت میں مرجاتے ہیں، وہ پنیہ آتما لوگوں کے لوگوں میں جا کر بہت دن تک نواس کرتے ہیں۔ پھر پونر مہیمان پریشوں کے گھر جنم لے کر

بہت مسکھ بھوگتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ سے گرے ہوئے پھر بُدھیان یوگیوں کے گھر جنم لیتے ہیں۔ جو ایسا جنم ہے وہ اس لوک میں دُلہیہ ہے۔ ہے ارجن! اس سنار میں جنم لے کر پھر وہ پہلے جنم کے بُدھی سنیوگ کو پر اپت ہوتا ہے۔ اس بُدھی سنیوگ سے یوگ سِدھی کے لئے پھر کوشش کرتا ہے۔ اور دنیاوی وشے واسنا میں لگنے پر بھی وہ اُس پہلے جنم کے کارن یوگ سِدھی میں لگ جاتا ہے۔ یوگ سروپ کی خواہش کرنے والا بھی صرف یوگ کو ہی نہیں پاتا ہے۔ بلکہ وہ کرم پھل سے زیادہ پھل یا کرمکت ہو جاتا ہے۔ جو یوگی اس طرح کوشش کرتا رہتا ہے۔ اُس کے سب پاپ دُور ہو جاتے ہیں، اور یوگ کی سِدھی پا کر پر مگن ہو جاتا ہے۔ ہے ارجن! تپسیوی سے کرم نشِٹھوں سے اور گیانیوں سے یوگی سرِشِٹھ ہوتا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو یوگی بن۔ جو شر دھا پورک مجھ میں من لگائے میرا ہی بھجن سمن کرتا ہے۔ وہ سب یوگیوں میں سرِشِٹھ ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی پیارا نہیں ہے۔



چھٹے ادھیائے کا مہاتم



شری بھگوان نے کہا۔ ہے لکشمی اگیتا کے چھٹے ادھیائے کا مہاتم سُن۔ گوداوری ندی کے کنارے پر سَنورگ کی طرح دشَنوڑ

نامی ایک نگر ہے۔ وہاں کا راجہ گیان شرمتی نام کا تھا۔ اس کی رعایا بھی دھرم کرنے والی تھی۔ لوگ راجہ کی بڑائی کرتے تھے۔ ایک دن راجہ گیان شرمتی اپنے محل کے اوپر بیٹھا تھا۔ اسی وقت آکاش میں اڑتا ہوا ہنسوں کا جھنڈ آگیا، اور محل کے اوپر بیٹھ کر آرام کرنے لگا۔ بیٹھتے ہی اُن میں سے ایک ہنس وہاں سے تیزی سے اڑا۔ اُس کا اڑنا دیکھ کر ساتھ کے ہنسوں نے کہا، کہ اتنے جلد باز ہو کر کیوں اڑتے ہو۔ وہ ہنس واپس آکر باقی ہنسوں سے بولا کہ ادھر دیکھو یہ کیسا پر تاپ وان راجہ بیٹھا ہے۔ اس راجہ کا اور رنیک مٹی کا تیج پھیل رہا ہے۔ اس بات کو سُن کر راجہ نے سار تھی کو بلایا اور رتھ میں بیٹھ کر رنیک مٹی کو ڈھونڈنے چل دیا۔ ساتھ میں ہزار گائیں اور بہت سادھن دولت لے لیا، اور سار تھی راجہ کے حکم سے رتھ کو چلا کر بہت سے تیرتھوں میں رنیک مٹی کو ڈھونڈتا ہوا چلا، لیکن راجہ کے پر تاپ سے رتھ کہیں نہیں رکا۔ تب بدری کا آشم آتے ہی رتھ رُک گیا۔ راجہ سمجھ گیا، کہ انہی پہاڑوں میں کہیں مٹی ضرور رہتے ہوں گے۔ یہ سوچ کر سار تھی نے رتھ کو روک دیا، اور راجہ رتھ سے اُتر کر مٹی کو تلاش کرنے لگا۔ آگے جا کر اُس نے دیکھا، کہ ایک جگہ ایک تپسوی بیٹھا ہے۔ اُس کے پر کاش سے چاروں طرف سورج جیسی کرنیں نکل رہی ہیں۔ راجہ نے سمجھ لیا کہ یہی رنیک مٹی ہے۔ پھر ہزار گایوں کے ساتھ رنیک مٹی کے پاس پہنچا اور سب سامگری سامنے رکھ کر دندوت پر نام کیا۔ مٹی جی راجہ کے اوپر غصہ ہو کر بولے۔ یہ سب مایا کا پھیلاؤ ہمارے سامنے سے اٹھالے جاؤ۔ راجہ بہت ڈر کر عاجزی سے بولا۔ ہے مٹی در! آپ کو یہ عجیب تیج کہاں سے ملا ہے۔ سو مہربانی

کر کے بتائیے۔ رینک منی نے کہا، ہے راجہ ایگیتا جی کی مہا ہے۔ میں گیتا کے چھٹے ادھیائے کا روزانہ پاٹھ کرتا ہوں۔ اسی سے میں نے یہ نتیجہ پایا ہے اور تو گیتا کے ابھیاس سے رہت ہے۔ راجہ نے بھی منی سے چھٹے ادھیائے کے مہاتم کو جاننا، اور اُس کا ابھیاس کر کے مُکت ہو گیا۔

نارائن جی کہنے لگے لکشمی جی! جو نُشیہ اس چھٹے ادھیائے کا روزانہ پاٹھ کرتے ہیں۔ وہ بلا شک و شبہ لوگ کو پراپت ہوتے ہیں ۛ



تیسرے شلوک (7) ساتواں ادھیائے گیان و گیان یوگ



ہے ارجن! اپنا دھیان مجھ میں لگا کر اور میرا ہی سہارا لے کر جس طرح شک کو دُور کر کے مجھ کو پوری طرح جانو گے سو میں کہتا ہوں، ہے پارٹھ! اب تم کو مکمل گیان و گیان سناتا ہوں۔ اسے جان کر پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ ہزاروں لوگوں میں کوئی

ایک ایسا ہوتا ہے جو آتم گیان جاننے کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اور ان کوشش کرنے والوں میں بھی کوئی ہزاروں میں سے ایک مجھ کو اچھی طرح جانتا ہے۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ دایو (ہوا) آکاش۔ من۔ بدھی اور ابھیمان یہ آٹھ طرح کی الگ الگ پر کرتی ہیں۔ انھیں اپرا دھپ کرتی کہتے ہیں۔ اس لئے اور چیزوں کو جو بھوت پر کرتی یا پراپر کرتی تھیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھو۔ ہے مہا بابو! اس پراپر کرتی سے یہ جگت دھارن کیا گیا ہے۔ ہے کنتی پتر! سارے پرانی ماتر میری ان دونوں پر کرتیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح جان کر میں ہی اس سارے جگت کو پیدا کرنے والا، پرورش کرنے والا اور ناش کرنے والا ہوں۔ ہے ارجن! جیسے دھاگے میں منی پروئی جاتی ہے، اسی طرح یہ سنسار مجھ میں پرو دیا ہوا ہے۔ اس لئے مجھ سے پرے کچھ بھی نہیں ہے۔ جلول میں رس۔ سورہ۔ چندرما میں جیوتی۔ سب ویدوں میں اونکار۔ آکاش میں شبد اور منشیہ میں پُرشارتھ میں ہوں۔ پرتھوی میں پوترخوشبو۔ اگنی میں تیج۔ تپیسوں میں تپ۔ سب پرانیوں میں جیون میں ہوں۔ سب پرانیوں کا سرشٹی کرتا میں ہوں۔ بدھیمان میں بدھی۔ بلوان پرشوں میں بل (طاقت) میں ہوں۔ کام سے دُور جو سچا بل ہے وہ میں ہوں، اور دھرم کے مطابق جو خواہش ہے، وہ میں ہوں۔ ستوگن۔ رجوگن۔ اور توگن یہ تینوں مجھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں ان کے قبضہ میں نہیں ہوں۔ انہی تینوں گنوں نے سنسار کو موہت کیا ہوا ہے۔ اس لئے مجھ کو کوئی نہیں جانتا ہے۔ میں ان خیالوں سے پرے ہوں۔ ان کو چلانے والا میں ہوں۔ یہ میری مایا بڑی کٹھن ہے۔ جو میری سترن آتے ہیں وہ ہی میری مایا کے پار پہنچتے ہیں۔ ہے ارجن! میری مایا نے جن

کا گیان ہر لیا ہے۔ اُس گیان کے دُور ہو جانے سے وہ بُرے خیالات کے ہو گئے ہیں۔ ایسے بیوقوف پاپی اور دُشٹ مجھ کو نہیں پاتے۔ ہے دھنجنے! بیمار۔ دُکھی۔ اتم گیان کو جاننے کی خواہش کرنے والا۔ اس سنسار یا پرلوک کے بھوگ بھوگنے والا اور گیانی یہ چار قسم کے لوگ پہلے جنم کے پُنیہ اودے ہونے پر مجھے سمجھتے ہیں۔ ان چار قسم کے پُرشوں میں گیانی سریشٹھ ہیں۔ کیونکہ وہ سدا ہم میں لگا رہتا ہے۔ اس لئے گیانی ہم کو پیارا ہے۔ اور میں گیانی کو بہت پیارا ہوں! رجن! بہت جنم تک گیان اکٹھا کرتا ہوا جو اس سارے جگت کو داسد لیو جان کر میرا سمن کرتا رہتا ہے۔ وہ ہما تا دُر لہ ہے۔ اپنی اپنی عادات کے مطابق منشیہ مَن جن۔ عورت۔ بیٹے پوتوں کے لالچ میں پھنس کر اُن خواہشات سے اگیان میں ڈوب کر اُن پھلوں کی اچھیا سے دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اُن لوگوں کی شردھا کو میں مضبوطی دیتا ہوں۔ جس سے وہ مجھے بھول جاتے ہیں۔ وہ منشیہ انہی دیوتاؤں میں شردھا رکھ کر اُن کی آرا دھنا کرتا ہے، اور انہی دیوتاؤں سے اپنے من و انجھت پھلوں کو پاتا ہے۔ میں بھی اُن کے ویسے ہی خیالات بنا دیتا ہوں لیکن جو ہمیں چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کی بھگتی سے پھل پاتے ہیں۔ اُن کے پھل جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں، اور جو میرا بھجن پُوجن کرتے ہیں، وہ ہم سے ملتے ہیں۔ میں تہاش نہیں ہوتا۔ سب سے پاک اور پرم سرور ہوں۔ اس لئے جو مُورکھ مجھ کو کسی سے پیدا ہوا جانتے ہیں، اور دوسرے دیوتاؤں کی بھگتی کرتے ہیں۔ اُن کو ناشواں پھل ملتا ہے۔ میں یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہوں۔ اس لئے سب کو دکھائی نہیں دیتا۔ صرف اپنے بھگتوں کو ہی دکھائی دیتا ہوں، اور میری مایا سے موہت لوگ

مجھ کو اجنا۔ ادنیاشی نہیں جانتے ہیں۔ میں بھوت (گذرے ہوئے) درتمان (موجود) اور بھوشیہ (آگے آنے والا) ان تینوں زہلے میں پیدا ہوئے۔ سبھی لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور ہم کو تو ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے ارجن! اس سنار میں اگر لوگ موہت ہو جاتے ہیں اور بھوگوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اچھیا دُولیش سے پیدا ہوئے جو مکھ دکھ سے چھوٹ، جو اپنے من کو مضبوط کر کے میرا بھجن کرتے ہیں۔ جو میرا سہارا لے کر جنم مرن سے چھوٹنے کا اپائے کرتے ہیں، وہ اُس برہم سب ادھیاتم اور سب کرموں کو جانتے ہیں۔ جو مجھے عجیب مانتے ہیں۔ میرے کو ہی ادھیاتم دیو مانتے ہیں وہ عقلمند لوگ مرنے کے وقت بھی مجھ کو ایسا ہی جانتے ہیں۔ ہمیں نہیں بھولتے ہیں۔ اس لئے پرمانند ادنیاشی پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔



ساتویں ادھیائے کا مہاتم



چھٹے ادھیائے کے مہاتم کو سن کر شری لکشمی جی نے کہا، ہے پر بھو! اب ساتویں ادھیائے کے مہاتم کو تفصیل کے ساتھ ہمارے کلیان کے لئے کہو۔ شری لکشمی جی کی ضد دیکھ کر دشمنوں نے کہا۔ ہے لکشمی جی! ساتویں ادھیائے کا مہاتم کہتا ہوں،

منو!۔ پٹن نامی نگر میں شنکو کر نام کا ویش رہتا تھا۔ اُس کے چار بیٹے تھے۔ وہ تجارت کرنے کے لئے باہر ملکوں میں جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ راستے میں جاتے ہوئے اُس ویش کو کالے سانپ نے کاٹ لیا۔ وہ سانپ کے زہر سے مر گیا، اُس کے ساتھی اُس کی حالت دیکھ کر دکھی ہوئے اور اُس کا واہ سنسکار کر کے اُس کے سارے دھن کو لے کر گھر لوٹ آئے شنکو کر نام کے بیٹے کو اُس کا سارا دھن دے کر اس کے مرنے کا حال کہہ اس کی گتی کرنے کو کہا۔ ویش کے چاروں بیٹے پتا کی دُر گتی کو سُن کر بہت دکھی ہوئے اور براہمنوں کو بلا کر پوچھا، کہ جس کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہو جائے۔ اُس کی اچھی گتی کس طرح ہو سکتی ہے۔ براہمنوں نے کہا کہ جس کا مرن پر دیں میں ہو یا سانپ وغیرہ کے کارن ہو۔ اس کو گتی نارائنی بلی سے ملتی ہے۔ ویش کے پتر نے شاستر کی ودھی سے نارائنی بلی کو کیا، اور بہت سادان دے کر براہمن، سادھو اور ذات بھائیوں کو بھوجن دیا۔ باقی دھن جو بچا چاروں بھائیوں نے بانٹ لیا، لیکن پتا کے مرنے کے فکر سے اور دکھ سے وہ دن رات بے چین رہنے لگے ایک دن شنکو کر نام کے ساتھی بیوپاریوں سے ایک بیٹے نے پوچھا کہ جس جگہ ہمارے پتا کو سانپ نے کاٹا ہے وہ جگہ مجھے بتاؤ۔ میں اُس سانپ کو مار کر اپنے پتا کا بدلہ لوں گا۔ بیوپاریوں نے اُس ویش پتر کو اپنے ساتھ لے جا کر وہ جگہ دکھا دی جہاں اُس کے پتا کو سانپ نے کاٹا تھا۔ شنکو کر نام کا بیٹا وہاں سانپ کے رہنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا۔ نزدیک ہی ایک بابئی کو دیکھ کدالی سے کھودنے لگا۔ تب اُس میں سے ایک بہت بڑا زہریلا سانپ نکلا، اور کہا تو کون ہے، اور میری جگہ کیوں

کھودتا ہے۔ تب اُس سانپ نے کہا۔ میں شنکو کرن ہوں۔ مجھے مت مار۔ اب تو گھر جا کر میری اس ادھم گتی کو چھڑا
 کا اُپائے کر۔ میرے پہلے جنم کے سنسکار سے یہ حالت ہوئی ہے۔ دیش کے بیٹے نے اپنے باپ کی باتیں سن کر کہا، اے پتا!
 جو اُپائے کہو سو تمہاری گتی کے لئے کروں۔ سانپ نے کہا، اے بیٹا! کسی گیتا پاٹھ کرنے والے براہمن کو گھر میں بلا کر بھوجن۔
 کپڑے وغیرہ سے خوش کر کے اُس سے گیتا کے ساتویں ادھیائے کے مہاتم کا پھل میرے واسطے دلاؤ تو میرا دھار ہو۔ دیش
 پُتر پتا سے ودا ہو کر اپنے گھر لوٹ آیا، اور سب سماچار اپنی عورت کو سنائے۔ دیش پُتر کی استری نے کہا۔ جس طرح گتی ہو وہ اُپائے
 کر دو۔ دیش پُتر نے اپنے مگر کے گیتا پاٹھ کر۔ نے والے براہمنوں کو بلا کر گیتا کے ساتویں ادھیائے کا پاٹھ کر کے براہمنوں کو بھوجن
 وستر وغیرہ دیکشنادے کر آشیر وادیا، اور ساتویں ادھیائے کے مہاتم کے پھل کو لے کر پتا کو دیا۔ اُس سے شنکو کرن کی سانپ کی
 یونی چھوٹ گئی۔ دیہ شریڑا، اور وہ دِمان پر چڑھ کر دیوتاؤں کی طرح اپنے بیٹے کو آشیر وادیتا ہوا سیکنٹھ دھام کو گیا۔
 دشمن نے کہا، ہے لکشمی! اس ساتویں ادھیائے کے مہاتم کو جو پڑھے گا، اور سُنے گا وہ اچھی گتی کو پراپت ہو گا۔



اہل عالم کو رستہ دکھانے والی ہے تو ہر گل کے سینے میں رہنے والی ہے تو
 کرتے ہیں عقیدت جو تیری دل و جان سے: اُن کو آپ حیات دینے والی ہے تو





اٹھائیس شلوک (8) آکٹھواں ادھیائے اکشر برہم یوگ



شری کرشن جی کے دچن کو سُن کر ارجن نے پوچھا۔ ہے پر شتو تم! برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کیلے۔ کرم کیا ہے؟ ادھی بھوت کیا ہے۔ اور ادھی دیو کیا ہے۔ اس دیہ سے ادھی یگیہ کیسے ہوا، اور اس شریر میں کون ہے۔ اس لوک میں اور مرتے وقت یوگی پرش آپ کو کیسے جان سکتے ہیں۔ اور اُس کی حالت کیا ہے۔ ارجن کے سوال کو سُن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! جو جگت کا مول کارن ہے وہی برہم ہے اور سو بھاؤ (جیو) جو ہے دہنی ادھیاتم ہے۔ سب لوگوں کی پیدائش، اور برسات وغیرہ کرنے والا دریبہ تیاگ رُپنی یگیہ ہے سو کرم ہے جو ناشوان ہے وہ ادھی بھوت ہے۔ اندریوں کے ادھشٹا تا دیوتاؤں کا ادھی پتی جو ویراگ پُرش ہے وہ ادھی دیوتا ہے۔ ہے ارجن! اس شریر میں دیو پوجیہ میں ہوں۔ جو آخری دقت مجھے یاد کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہ میرے پرمانند۔ اونیا شی پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ ہے ارجن! جن جن خیالات کو یاد کرتا ہوا منشیہ شریر چھوڑتا ہے وہ منشیہ اُسی خیال کے کارن اُسی یونی میں جاتا ہے۔ اس لیے تو سب حالتوں میں میری یاد کرتا ہوا ایدھ روپی اپنے دھرم یا لکھ

اس طرح مجھ میں من بُدھی لگانے سے تو ضرور مجھے پائے گا۔ ابھی اس یوگ میں لگ کر جو صرف پریم پرش میں ہی من لگا کر اس کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اُسے ہی پاتے ہیں۔ جو سارے جگت کو پیدا کرنے والے چھوٹے سے چھوٹے اور سب کے پالن کرنے والے سورج کی طرح یرکاش وان اور پر کرتی سے پرے جو اس دیوے روپ پریم پرش کا بھگتی سے یوگ بل کے ذریعہ مرتے وقت پرانوں کو بھر کٹی کے بیچ اچھی طرح ٹھہرا کر دھیان کرتا ہے۔ وہ مجھ سے مل جاتا ہے۔ ہے ارجن!۔۔۔ جسے ناش رہت کہتے ہیں، اور راگ و دیش یوگی جن جن کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جس کو جاننے کی اچھیا سے برہمچریہ ورت کا پالن کرتے ہیں۔ اس پد کا مختصر بیان تم سے کروں گا۔ سب اندریوں کو مار کر من کو دل میں رکھ اور اپنے پرانوں کو بھر کٹیوں کے بیچ میں لے جا کر یوگ دھارن کرو۔ ہے ارجن! جو نشیہ شریر کو چھوڑتے وقت (اوم) اس ایک اکثر برہم کا دھیان کرتے ہوئے میری یاد کرتے ہیں۔ وہ اوشیہ ہی موکش روپ پریم پد کو پاتے ہیں۔ پار تھ! جو مجھ میں ہی چت لگا کر روزانہ لگاتار میری یاد کرتے ہیں وہ ایک اگر چت والے یوگی جن مجھے بہت آسان طریقے سے پالیتے ہیں۔ ہے ارجن! مجھ سے ملنے پر پریم سدھ مہا پرش دکھ کے بھنڈار بار بار جنم کو نہیں جاتے۔ برہم لوک سے جتنے لوک ہیں، وہ سب بار بار جنم لیتے ہیں۔ لیکن اے کونتیہ مجھ سے ملنے کے بعد دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ برہما کا ایک دن ہزار چوڑی یوگوں کا ہوتا ہے اور ان کی رات بھی اتنی بڑی ہوتی ہے۔ اب ان یوگوں کی مریدا اُس۔ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ست یوگ۔ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار کا تریتا یوگ۔

آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار کا دوا پرنگ اور چار لاکھ تیس برس کا کلیئگ ہے۔ یہ چاروں ترنا لیس لاکھ بیس ہزار برس کے ہیں یہی ایک چوڑی ہوئی۔ ہے ارجن! کارن روپ جو ہر جگہ سایا ہوا ایشور ہے اسی سے چراچر پرانی برہما کے دن میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور رات کو اسی میں سما جاتے ہیں۔ ہے پارتھ! پرانیوں کا سارا مجموعہ دن میں برابر پیدا ہو کر رات کے ہونے میں سما جاتا ہے اور دن کے آنے میں پھر پیدا ہوتا ہے۔ چراچر پرانیوں کا جو آدا گن ہے۔ اُس کا بھی ایشور ہی مالک ہے۔ وہ ایشور ارجن! کے دوشے سے آگو چر اور انا دی۔ سمپورن پرانیوں کے نشٹ ہونے پر بھی نشٹ نہیں ہوتا۔ جو آگو چر اور اور اونیاشی کہا گیا ہے۔ اسی کو پر م گتی کہتے ہیں۔ جس کو پاکر پھر سنار میں نہیں آتے وہی میرا پر م دھام ہے ہے پارتھ! جس کے اندر چراچر پرانی ہیں۔ اور جس سے یہ سارا سنار چل رہا ہے۔ وہ پر م پرش کٹھن بھگتی سے ملتا ہے۔ بے بھرت سر۔ بھٹ! جس کال میں یوگی جن شہر چھوڑ کر پھر نہیں آتے اور جس کال میں آتے ہیں، اس کو کہتا ہوں۔ ہے ارجن! اگنی۔ جیوتی۔ دن بیکل کیش اور اترا این کے چھ مہینوں میں جو برہم دیتا جن پر یان کرتے ہیں، وہ پھر نہیں آتے ہیں۔ دُھواں۔ رت کرشن کیش۔ وتری نائن کے چھ مہینے اور چندر جیوتی اس میں جو یوگی پر یان کرتے ہیں۔ وہ سنار میں آتے ہیں۔ کرشن کیش یہ دونوں لوگوں کے آنے جانے کے سنان مارگ ہیں۔ جو شکل مارگ سے جلتے ہیں وہ مکت ہو جاتے ہیں، اور جو کرشن مارگ سے جلتے ہیں، ان کا آدا گن سنار میں لگا رہتا ہے۔ ہے ارجن! جو یوگی موکش کے مارگ۔ اور سنار کے داتا ان دونوں

کو جانتا ہے۔ وہ موکش نہیں پاتا۔ اس لئے ہے ارجن! سدالوگ مُکت ہو۔ وید بیگی تپ۔ دان وغیرہ میں جو پہل کہے گئے ہیں۔ ان سے زیادہ جو لوگ سروپ ایشوریہ ہے۔ اُسے پاتے ہیں، اور اُس کو پا کر پریم پد جو سب سے اچھا ستھان ہے۔ اُس پر پہنچ جاتے ہیں۔



آٹھویں ادھیائے کا مہاتم



ایک دفعہ دشنوجی کے قریب بیٹھی ہوئی لکشی جی نے پوچھا۔ ہے مہا پر بھو! آپ نے گیتا کے ساتویں ادھیائے کا مہاتم تو سُنایا۔ اب آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سُنائیے۔ لکشی جی کے وچن کو سُن کر دشنوجی بولے۔ اے پریرہ! آج میں تمہیں گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سُناتا ہوں۔ دھیان دے کر سُنو!

ایک دفعہ متھلا پوری میں راجہ متھیش کے یہاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بڑا بھاری اکال (قحط) پڑا۔ جس میں اُس اکال سے راجہ کی ساری پر جا دکھی ہو کر ہا ہا کار کرنے لگی، راجہ نے پر جا کے دکھوں کو مٹانے کے لئے بہت سے

دان یگیہ کئے۔ لیکن پرجا کا دکھ دور نہیں ہوا۔ اسی دکھ سے بے چین ہو کر راجہ نے سادھو براہمنوں کی سبھا کر کے اس کا چار شروع کیا، کہ میرے کون سے پاپ سے یہ اکال پڑا ہے۔ اندر روغیرہ دیوتاؤں کی خوشی کے لئے میں نے بہت سے یگیہ کئے۔ لیکن پھر بھی دیوتاؤں نے بارش نہیں کی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس وقت ایک براہمن راجہ سبھا میں آیا۔ راجہ نے براہمن کو بہت نیجسوی جان کر سبھا سے اٹھ کر عزت کے ساتھ بٹھایا۔ اور اس سے بھی وہی سوال کیا، براہمن نے کہا، تیرے راجہ میں ایک براہمن کے اولاد نہیں تھی۔ وہ براہمن اولاد کے لئے اجا میگھ یگیہ کرنے کے لئے سب سامگری اکٹھی کرنے لگا، تو اس کو کوئی بکرا نہیں ملا۔ تھک کر وہ براہمن دھمی بکری کا بچہ بکری سمیت مول لے کر اس کے بچے کو ہون میں دینے لگا تب بکری بولی۔ ہے براہمن! تو مہا پانی ہے جو اپنے پتر کے لئے میرے پتر کا ہون کرتا ہے۔ جس راجہ کے راجہ میں ایسا پانی براہمن ہے وہ راجہ ساری پرجا کے ساتھ دکھی ہووے۔ ایسی بار دعارے کر وہ بکری بیٹے کے دکھ میں مر گئی۔ کچھ دنوں کے بعد وہ براہمن بھی مرا۔ جب دھرم راج کے پاس گیا، تب انھوں نے کہا یہ براہمن بڑا پانی ہے۔ اسے نرک میں بھیج دو۔ اس براہمن کا نرک سے نکل کر بندر کا وغیرہ یونیوں میں جنم ہوا ہے۔ وہ براہمن بہت سی یونیاں بھونگنے سے بڑا دکھی ہے۔ جب اس کا ادرجری کا اڈھار ہو تب تیری پرجا سمجھی ہو سکتی ہے۔ راجہ نے کہا کہ ان کے اڈھار کا اُپائے کیا ہے۔ سو مہربانی کر کے کہئے۔ براہمن نے کہا۔ کورو کشتیر میں دھرم روپی نام کے سنیا سی رہتے ہیں۔ وہ بڑے

گیتا پا بھی ہیں۔ وہ تمہارے نگر میں آکر آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کا پھل تمہیں دیوں تو اُس براہمن اور بکری کا اڈھار ہو، اور سب پر جا سکھی ہووے۔ راجہ نے فوراً رتھ کو سجا کر سارنھی کے ساتھ کورکشتیر میں دھرم رُوپی کو لانے کے لئے بھیجا سارنھی نے وہاں پہنچ کر راجہ کا سندرش سنیا سی سے کہہ سُنایا۔ گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کے ابھیاس سے وہ سنیا سی بہت تیجوان اور پر بھاؤ شالی تھا۔ راجہ کی من کی سب باتیں جان کر پیسے تو وہ بہت اُداس ہوا، پھر یہ جان کر مہاتما دوسرے کی بھلائی کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ رتھ پر بیٹھ متھلا میں آیا۔ آتے ہی گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کے پھل سے براہمن اور بکری کا اڈھار ہوا۔ وہ دونوں ادھم دیہے سے چھوٹ کر پریم پد کو پہنچے اور نگر میں خوب بارش ہوئی۔

ہو جاتے ہیں ٹکریں کھا کے جو زندگی سے نزار
 اُن کی بھی بگڑی بنانے والی ہے تو
 بڑھ جاتے ہیں جب اہل زمان میں پاپ
 اُن کی ہستی بد کو مٹانے والی ہے تو





چونتیس شلوک (9) نواں ادھیائے راج و دیاراج گوہیہ یوگ

بھگوان شری کرشن جی بولے ہے ارجن! تو میری بُرائی کرنے والا نہیں ہے۔ اس لئے جو گیت گیت دتہا پوشیدہ گیان ہے وہ تجھے سُنانا ہوں۔ اسے جان کر تو سنسار میں سکھی رہے گا۔ جو گیان میں تجھے سُنانا ہوں۔ وہ سب وِدیادوں کا راجہ ہے۔ اور سب سے زیادہ گیت رکھنے کے قابل نہایت پاکیزہ ہے۔ جس کا جان لینا آسان ہے۔ وہ ویدوں کا پھل ہے سکھ پوروک سادھن کے قابل ہے، اور نام سے الگ ہے۔ ہے پرتپ بچولے گیان کو نہیں جانتے وہ لوگ مجھ کو نہیں ملتے اور اسی دنیا میں جنت مرنے رہتے ہیں۔ یہ سارا سنسار مجھ میں سمایا ہوا ہے۔ سب بُرائی مجھ میں نواس کرتے ہیں اور میں ان میں نہیں رہتا۔ یہ سب پرانی مجھ میں نہیں ہیں، شاید تو ایسا کہے کہ تم پہلے کہے ہو کہ سب پرانی مجھ میں رہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہے ہوئے کے خلاف کہہ رہا ہوں سو ایسی بات نہیں ہے۔ تو میرے ایشوریہ سمبندھی یوگ کی طاقت کو دیکھ۔ پرانیوں کی پرورش کرنیوالی میری

آتما پرائیوں کی پرورش کرتی ہے۔ لیکن اُن میں لگی نہیں رہتی۔ یہ میرا لوگ بل ہے ہمیشہ آکاش میں رہنے
 والی ہوا بڑی ہے اور سب جگہ چلتی رہتی ہے۔ لیکن آکاش میں پست نہیں ہوتی۔ ایسے ہی سب پرانی مجھ میں ہیں
 لیکن میں کسی میں پست نہیں ہوتا۔ ہے ارجن! قیامت کے وقت سب پرانی میری قدرت میں سما جاتے ہیں،
 اور ان کو میں کلپ کے شروع میں پھر چھوڑ دیتا ہوں۔ میں اپنی قدرت کا سہارا لیکر اپنے پر ادھین اس سارے
 پرانی سموہ (گروہ) کو بار بار بناتا ہوں۔ ہے دھنچے! میں اس سرشٹی کی بناوٹ کے کام میں لگا ہوا ہوں۔ ہے
 کونتیہ! میں ہی کرنیوالا ہوں۔ میرے حکم سے ہی قدرت چراچر پرانی ماتر کو بناتی ہے۔ اس لئے اس سنار میں
 الٹ پلٹ (تبدیلی) ہوتی رہتی ہے۔ ہے ارجن! مورکھ لوگ میرے اس شکتی شالی پر بھاؤ کو نہیں جانتے۔ اس
 لئے میں نے جو یہ نقشہ روپ بنا رکھا ہے۔ اس کے حکم کو نہیں مانتے۔ یہ بیوقوف لوگ اس لئے میری بے عزتی
 کرتے ہیں کہ اُن کی امید بربت نہیں آتی۔ وہ جو اچھے کرم دان پُندے وغیرہ کرتے ہیں، سب بیکار ہیں۔ دنیاوی بُرے
 کاموں میں اُن کا من پھنسا رہتا ہے، اور وہ پاپیوں کا آسرا رکھتے ہیں جو کہ موہ کو بڑھانے والا ہے، ہے ارجن!
 دیوتاؤں جیسی پر کرتی کا آسرا رکھنے والے مہاتما جن تو مجھے سب جیودں کا پیدا کرنے والا لافانی جان کر سب
 طرف سے من ہٹا کر مضبوط دل سے میرا ہی بھجن کرتے ہیں بھگتی بھاؤ سے مجھے مسکار کرتے ہیں، اور دن رات

مجھ میں دھیان لگا کر میری بھگتی کرتے ہیں کتنے ہی منشیہ ایسے ہیں جو ایک بھاؤ سے میری بھگتی کرتے ہیں۔ بے ارجن! پر کرتی (قدرت) بھی میں ہی ہوں۔ گیہ بھی میں ہی ہوں۔ پتروں کا امت میں ہوں۔ سدا رہنے والی دوا بھی میں ہوں۔ منتر میں ہوں۔ ہوم کی ساگر میں ہوں۔ ہون اگنی میں ہوں۔ آہوتی میں ہوں۔ اس سار جگت کا ماتا پتا میں ہوں۔ دھارن کرنے والا میں ہوں۔ پتا میں ہوں۔ جاننے کے قابل میں ہوں۔ پوتر (پاک) میں ہوں۔ اوزکار میں ہوں۔ چار وید میں ہوں اور مالک میں ہوں۔ اس سب سنسار کی چال میں ہوں۔ سب کی پرورش کرنے والا میں ہوں۔ سب کا مالک میں ہوں۔ سب کرموں کا گواہ میں ہوں۔ سب کا ٹھکانا میں ہوں۔ سب کا سہارا میں ہوں۔ سب کا بھلا چاہنے والا میں ہوں۔ سب کا بیج رُوپ میں ہوں۔ لافانی میں ہوں۔ سورج بن کر سب کو پتانے والا میں ہوں۔ پانی برساؤ والا میں ہوں۔ پرانیوں کا جیون اور موت میں ہوں۔ سچائی اور جھوٹ میں ہوں۔ رگ۔ یج۔ سام تینوں ویدوں کو جاننے والے ویدوں کے کہنے کے مطابق گیہ کرم کر کے سوم رس کو پی کر اپنے پاؤں سے چھوٹ کر پوتر سورگ لوک میں جانے کی کمانا کرتے ہیں۔ وہ پیہ رُوپ اندر لوک میں پنج سورگ میں رہ کر دیہ بھوگوں کو بھو گئے ہیں۔ پیہ اپنے پیہ ختم ہونے پر منشیہ لوک میں جنم لیتے ہیں۔ وید میں کہے ہوئے گیہ وغیرہ کرموں کے کرنیوالے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے کارن کبھی سورگ میں جاتے ہیں کبھی سنسار میں آتے ہیں۔ اس طرح آواگمن میں پھنسے رہتے ہیں۔

جو سچا بھگت میرا دھیان کرتے ہوئے میری بھگتی میری یاد کرتے ہیں، ان سدا یوگیوں کو میں اس سنا میں دھن
 جن پتر وغیرہ دے کر اُن کی حفاظت کرتا ہوں، اور پھر آواگن سے اُن کو چھڑا دیتا ہوں ہے نتیجہ۔ دیگر دیوتاؤں کے
 بھگت لوگ جو اُن میں شردھا کر کے اُن کی بھگتی کرتے ہیں۔ وہ میری ودھی ہن پو جا ہے۔ اس سے وہ بھگت مکتی نہیں
 پاتے۔ میں سب یگیوں کا بھوگ کرنے والا، اور سب کا مالک ہوں جو مجھ کو ایسا مالک ایشور نہیں جانتے وہ آواگن
 سے نہیں چھوٹتے ہیں۔ بھوتوں کو پوجنے والے بھوت لوگ میں جاتے ہیں۔ اور مجھ کو پوجنے والے پتر لوک کو جاتے
 ہیں، بھوتوں کو پوجنے والے بھوت لوگ کو جاتے ہیں، اور مجھ کو پوجنے والے میرے پرمانند سروپ اچل پد کو پاتے
 ہیں۔ جو کوئی بھگتی بھاؤ سے پھول پھل وغیرہ شردھا سے مجھے دیتا ہے، اُن کی دی ہوئی چیزوں کو میں خوشی سے لیتا
 ہوں۔ ہے کو نتیجہ! جو کچھ تم کرتے ہو۔ دیتے ہو۔ پس کیا کرتے ہو وہ مجھے سونپ دو۔ ایسا کرنے سے کرم بندھن روپ اچھے
 بُرے پھلوں سے بچ جاؤ گے، اور سنیاں لوگ میں لگ کر مکتی کے ساتھ مجھے ضرور پاؤ گے۔ ہے ارجن! میں سب
 پرانیوں میں یکساں روپ ہوں۔ نہ کوئی میرا دشمن ہے نہ کوئی دوست ہے۔ جو مجھ کو بھگتی پوروک بھجتا ہے وہی مجھ میں
 ہے اور میں اس میں ہوں۔ اگر کوئی بہت دُرا چاری منشیہ اور دیوتاؤں کی پوجا نہ کر کے میری پوجا کرتا ہے، تو وہ سچا بھگت
 جلد ہی بُرے کاموں کو چھوڑ کر دھرم اتما ہو جاتا ہے، اور ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔ ہے پرنتت! کوئی کیسا بھی پاپی کیوں نہ ہو۔

چاہے کشتی ہو، دیش ہو یا شودر، اگر میرا سہارا لے لے تو اچھی حالت پا جاتا ہے۔ پھر اچھے کرموں کو کرنے والا براہمن بھگت اور راج رشی ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! ”اوم نمو بھگوتے واسدیو ائے“ ایسا میرا بھجن سمن کرے، میرے ساتھ وہ ایسے ملے گا، جیسے پانی کے ساتھ پانی مل جاتا ہے اسی طرح میرے ساتھ بھید مت رکھو۔ ”اوم نمونا رائن“! یہ کہو۔



نویں ادھیائے کا مہاتم



ایک دفعہ لکشی نے پوچھا۔ ہے ناراین جی! گیتا کے نویں ادھیائے کے مہاتم کو کہو! ہماری سننے کی بہت خواہش ہے۔ بھگو ان نے کہا۔ ہے لکشی سُنو! دشن دیش میں سو شراما نام کا ایک شودر رہتا تھا وہ شراب مانس کھانے والا۔ دوسرے کی عورت سے محبت کرنے والا تھا۔ وہ ایک دن شراب پی کر سوپا تھا کہ رات کو وہ مر گیا۔ مرنے کے بعد اسے پریت کی یونی ملی۔ اور ایک درخت پر رہنے لگا۔ اسی ٹکڑ میں ایک بھکاری براہمن بھی رہتا تھا۔ وہ دن کو بھیک مانگ کر لاتا تھا۔ اُس کی عورت بہت لالچی تھی۔ کبھی کسی کو کچھ نہ

دیتی تھی۔ وقت آنے پر براہمن اور براہمنی دونوں مر گئے، اور اسی درخت پر یہ دونوں بھی پریت۔ پریتنی بن کر رہنے لگے۔ بہت دنوں بعد پشاجنی نے کہا۔ ہے پشاج! تجھے کچھ پچھلے جنم کی بھی خبر ہے۔ تب پشاج نے کہا، میں پچھلے جنم میں براہمن تھا۔ پشاجنی نے کہا کہ تم نے ایسا کون سا کرم کیا تھا جس سے پچھلے جنم کی بات یاد ہے۔ پشاج نے کہا، میں نے ایک براہمن سے ادھیاتم گیان کو سنا ہے۔ جس سے اپنے پچھلے جنم کو جانتا ہوں۔ پشاجنی نے کہا۔ وہ براہمن کون تھا ادھیاتم کون کرم ہے؟ پشاج نے کہا، میں نے کوئی اور اچھا کرم نہیں کیا ہے۔ صرف گیتا کے ایک شلوک کو سنا ہے جو شری کرشن جی نے ارجن کو سنایا تھا۔ اتنا کہہ کر وہ شلوک معنی سمیت پشاجنی کو سنانے لگا۔ اُس وقت شلوک کو سنتے ہی ایک اور پریت اس درخت سے اتر پڑا اور کہا کہ جو باتیں تم آپس میں کہتے ہو وہ مجھ سے بھی کہو۔ براہمن پشاج نے وہ شلوک اُسے بھی سنایا، اس سے تینوں پریتوں کی یونی چھوٹ گئی، اور رومان پر بیٹھ کر دشلوک کو گئے۔

یہ گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو لوگ اس مہاتم کو بھگتی پور روک سنتے ہیں، وہ سدا بیکنٹھ میں نوا س کرتے ہیں۔



بیاں کیا کروں تیری عظمت میں اے گیتا
سچ ہے روتوں کو ہنسانے والی ہے تو





بیالیس شلوک (10) دسواں ادھیائے و بھوتی یوگ !



ہے مہا بابو! میری اور اچھی اچھی باتیں سن۔ میں تم سے بہت خوش ہوں۔ اس لئے تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ میرے جنم کو دیوتا، رشی کوئی بھی نہیں جانتے۔ کیونکہ میں مکمل دیوتا اور رشیوں کا پیدا کر نیوالا ہوں۔ وہ سب مجھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جو مجھے آج۔ انادی اور سب لوگوں کو ایشور جانتے ہیں وہ لوگ عقلمند ہیں اور سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں ہے ارجن! بدھی۔ گیان۔ معاف کر دینا۔ سچائی۔ جھٹائی سکھ۔ دکھ۔ پیدائش جذب ہونا۔ خوف۔ بے خوف۔ اہنسا۔ ممتا۔ صبر۔ بے غرتی۔ عزت یہ سب پرانیوں کے بھاؤ علیحدہ علیحدہ مجھ سے ہی ہوتے ہیں۔ وشسٹ وغیرہ سپت رشی۔ سنک آدی چاروں منی، اور چودہ منویہ یہ سب میرے من میں گہر ہوئے ہیں۔ انہی سے سب پر جا پیدا ہوئی ہے۔ جو لوگ میری اس و بھوتی تو کو جانتے ہیں وہ یقیناً نکت ہوتے ہیں۔ میں ہی سب کی پیدائش کا موجب ہوں، اور مجھ سے ہی سب کا لگاؤ ہوتا ہے۔ یہ جان کر گیانی لوگ میرا

بھجن کرتے ہیں۔ وہ بنا کچھ کھائے پئے مجھ میں ہی دھیان لگائے رہتے ہیں، اور اپنے پرانوں کو مجھے سونپ دیتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے میرا ہی اُپریش کرتے ہیں۔ اس طرح ہمیشہ سنشت رہتے ہیں اور آند میں گن رہتے ہیں۔ جو اس طرح لگاتار لگے رہتے ہیں شردھا اور پریم سے بھجن کرتے ہیں، اُن کو میں ایسی عقل دیتا ہوں، جس سے وہ مجھ کو پراپت ہو دیں۔ ایسے پرشوں پر انوگرہ (مہربانی) کرنے کے لئے آتم بھاؤ میں رہنے والا جو میں ہوں سو اُن کے اگیان روپی اندھیرے کو گیان روپی دیپک کے پرکاش سے نشٹ کر دیتا ہوں۔

یہ سنکرار بن نے کہا! ہے شری کرشن! آپ پاربرہم ہو۔ پریم پوتر ہو۔ ہمیشہ رہنے والے ہو۔ شروع سے آخر تک آپ ہو۔ آج ہو۔ دھبہ ہو۔ سب رشی دیورشی نارو۔ است دیول۔ وید دیاس وغیرہ آپ کو پریم پرش آج اور دے رکھتے ہیں، اور آپ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ ہے کیشو! جو کچھ آپ کہتے ہیں، اور جو کچھ یہ رشی کہتے ہیں، ان سب کو میں سچ ہی مانتا ہوں ہے بھگوان! دیوتا اور راکشش آپ کی پیدائش کے سبب کو نہیں جانتے۔ ہے پرشوتم! ہے سب کے ایشور۔ ہے پرانیوں کے محافظ۔ ہے دیوؤں کے دیو۔ ہے جگت پتی۔ آپ ہی اپنے کو جانتے ہیں۔ آپ کو دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ ہے شری کرشن! آپ کی جو دیہہ دھوتیاں ہیں اُن کو مجھ سے کہئے۔ جن کے ذریعے آپ ان لوگوں میں رہتے ہوئے بھی ٹھہرے ہوئے ہو۔ ہے شری کرشن! آپ کا لگاتار دھیان

کرتا ہوا میں آپ کو کیسے جانوں ہے بھگوان! آپ کا دھیان کن کن حالتوں میں کرنا ٹھیک ہے۔ ہے جنار دھن! آپ
 کو پانے کا اپائے (طریقہ) یوگیشور اور دبھوتی دستار (پھیلاؤ) پوروک کہیے۔ اس امرت روپی باتوں کو سنتے سنتے میرا من
 نہیں بھرتا۔ یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! میری جو دیہ دبھوتیاں ہیں۔ اُن میں سے بڑی بڑی تمہیں سنانا
 ہوں۔ کیونکہ میری سب دبھوتیوں کا خاتمہ نہیں ہے۔ ہے ارجن! سب پرانیوں کے دل میں ہیں ہی ہوں، اُن کو پیدا
 کرنے والا، پرورش کرنے والا، اور مٹانے والا میں ہی ہوں۔ پرکاش دان (چمکیلی) چیزوں میں سور یہ میں ہوں۔
 انچاس ہواؤں میں مریچی نام کی ہوا میں ہوں۔ تار اگنوں میں چندرہا۔ ویدوں میں سام وید۔ دیوتاؤں میں اندر۔
 اندریوں میں من۔ پرانیوں میں چیتنا شکتی میں ہوں۔ رُودروں میں شنکر کیش راکششوں میں کُبر۔ آٹھ دسواؤں
 اگنی۔ اور پرتوں (دبھاڑوں) میں سُمیر میں ہوں۔ پر دمہوں میں برہمپتی۔ سینا پتوں میں شوچی کاپتر سوامی کار تک میں
 اور سروروں میں ساگر ہوں۔ مہرشیوں میں بھرگو۔ دانی میں ایک اکشر داوم۔ گیگوں میں جب گیگیہ۔ اور پہاڑوں
 میں ہمالیہ میں ہوں۔ ورکشوں میں پیل۔ دیورشیوں میں نارد۔ گندھروں میں چتر رتھ اور سدھوں میں کپل منی میں ہوں۔
 گھوڑوں میں اُچیشروا۔ ہاتھیوں میں ایراوت۔ اور منشیوں میں راجہ میں ہوں۔ ہتھیاروں میں وجر۔ گتوں میں
 کام دھنیر۔ پیدا کرنے والوں میں کام دیو۔ سانپوں میں داسوکی میں ہوں۔ ناگوں میں شیش ناگ۔ جل میں رہنے والوں

میں دُرن۔ پتروں میں آتما شاشن (حکومت) کرنے والوں میں یکم میں ہوں۔ دھکیوں میں پرہلاد۔ نکلنے والوں میں کال۔ مرگوں میں شیر۔ پکشیوں (پرندوں) میں گرڑ میں ہوں۔ صاف کرنے والوں میں ہوا۔ شتر دھاریوں میں پرشورام میں ہوں۔ مچھلیوں میں مگر مچھ اور ندیوں میں گنگا میں ہوں۔ بشری (دنیا) کا شروع، پنج اور آخر میں ہوں۔ ودیا میں آدھیاتم ودیا میں ہوں، اور دادیوں میں سدھانت میں ہوں۔ اکشروں میں اکار۔ سواسوں میں دوند۔ چاروں طرف منہ والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کی پرورش کرنے والا اور سب کو ختم کرنے والا میں ہوں۔ غورتوں کی رتی۔ شری دانی۔ سمرتی۔ میدھا۔ دھرتی اور شانتی اور کشاپ میں ہوں۔ سام وید کے منتروں میں برہتہام۔ چھندوں میں گائتری، چھند ماسوں میں مارگ شیرش۔ اور موسموں میں بسنت میں ہوں۔ کپٹ (دھوکہ) میں جوا۔ تیجیوں میں تیج۔ جیتنے والوں میں جیت۔ محنتوں میں محنت اور سچ بولنے والوں میں سچ میں ہوں۔ یادوں میں واسدلو۔ پانڈوؤں میں دھنچے۔ مہینوں میں دیاس۔ شاعروں میں شکدیو میں ہوں۔ دُند (سنرا) جیتنے کی خواہش کرنے والوں میں انصاف پوشیدہ رکھنے والے طریقوں میں چُپ۔ تنوگیا نیوب میں گیان میں ہی ہوں۔ بے ارجن اسب پرانیوں کے پیدا کرے کا بیج، ہوں۔ چراچر پرانیوں میں ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ جس میں نہیں ہوں۔ ہے پرنتپ! میری دبیہ و جھوتوں کا خاتمہ نہیں ہے۔ اور نہ کوئی اُن کو بیان کر سکتا ہے۔ میں

سب جگہ موجود ہوں۔ یہ مختصر ایں نے بتایا ہے۔ یہ مختصر ایک برہانڈ کہا ہے۔ ویسے یہ بے شمار ہیں۔ یہ ساری دُنیا میرے پرکاش سے پیدا ہوئی جان۔ ان سب کو الگ الگ جاننے سے تیرا کیا مقصد پورا ہوگا، تو اتنا ہی جان لے کہ میں نے اس سارے جگت کو اپنے ایک ذرے بنایا ہوا ہے۔



دسویں ادھیائے کا مہاتم



شری بھگوان جی بولے۔ لکشمی جی! اب دسویں ادھیائے کا مہاتم کہتا ہوں۔ سُن! کاشی نگر میں ایک دھیرجی نامی دھرماتما ایشور بھگت براہمن تھا۔ ایک دن وہ وشویشور مہادیو جی کے درشن کو گیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ وہ دھوپ سے بے چین ہو کر چکر کھا کر مندر کے پاس گر پڑا۔ اتنے میں بھرگی نامی گن آیا، اُس نے دیکھا کہ براہمن بے ہوش پڑا ہے۔ اُس نے جا کر شو جی سے کہا۔ مہادیو جی سُن کر چپ ہو رہے۔ اُس گن نے پھر جا کر کہا۔ اے مالک! یہ بات میں نے دیکھی ہے۔ اُس نے کونسا دھرم کیا جس سے اتنی اچھی جگہ موت پائی۔

اس کی چاروں باتیں اچھی ہوتی ہیں۔ ایک تو کاشی نگر گنگا جی کا اشنان۔ سنتوں کا یعنی و شولیشور جی کا درشن! اناج کا چھوڑنا۔ ایک کاشی کا دن۔ مہربانی کر کے یہ بتاؤ کہ اُس نے کون سا پنیہ کیا تھا۔ تب مہادیو جی نے کہا، ہے بھرگو اس کے جنم کا حال کہتا ہوں۔ سو سنو! ایک دن کیلاش پہاڑ پر پاروتی اور ہم بیٹھے تھے۔ ایک ہنس میرے درشن کو آیا، وہ ہنس برہما کا داہن تھا۔ برہم لوک سے مان سرور کو جاتا تھا۔ اس سرور میں سُندر بھول کل تھے۔ وہ ایک کل کو پار کرنے لگا، اس کی پرچھائیں پڑی۔ وہ ہنس ایک دم کالا ہو گیا، اور بے ہوش ہو آکاش سے پرستھوی پر گر پڑا۔ اُسی راستے میں ایک گن آیا۔ ہنس کو گرا دیکھ کر گن نے کہا۔ اے مالک! یہ آپ کے درشن کو آیا تھا۔ کالا ہو کر گر پڑا گن میری اجازت سے ہنس کو لے آئے۔ میں نے پوچھا۔ اے ہنس تو کالا کیوں ہو گیا۔ ہنس نے کہا۔ اے پرکھو جی! میں یہ نہیں جانتا کہ میں کیوں کالا ہو گیا ہوں۔ یہ سن کر شو جی کو آکاش وانی ہوئی کہ ہے شو جی! کلنی سے پوچھو وہ بتائے گی کلنی نے کہا کہ میں پچھلے جنم میں پدمواتی نامی اپسرا تھی۔ شری گنگا جی کے کنارے ایک براہمن اشنان کر کے گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اندر کا سنگھاسن ہلا۔ اندر نے مجھے حکم دیا کہ توجا کر اُس براہمن کی تیسرا بھنگ کر۔ میں براہمن۔ کہ پاس گئی۔ براہمن نے مجھے شراب (بد دُعا) دی کہ ہے یا پنی! تو کلنی ہو جا۔

برائے کی بددعا سے میں کلمی ہو گئی۔ اب میں گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرتی ہوں۔ اسی سے میرا تپ ہے مجھ کو لا نگھنے والا کالا ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ منہ نے کہا۔ میں کالے پن سے کیسے سفید ہوؤں اور تو کلمی کی دہیہ سے چھوٹ دیو دیہی پائے۔ تب کلمی نے کہا، کوئی گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سناؤ۔ تب ہمارا تمہارا دونوں کا اُدھار ہو گا۔ پھر گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ اس منہ اور کلمی نے سنا۔ اسی وقت اُن کا اُدھار ہوا۔ منہ سفید ہوا اور کلمی دیو کنیا ہوئی۔

سے کرم کرنے کا تجھے ادھیہ کار ہے ! جیون میں کیول ایک ہی تو سا رہے
 پر نہ ہوا چھیا پھل کرم کرنے میں ذرا وہ ہی یوگی برہم کا اوتار ہے
 مرتے ہیں جو عمل سے میدان جنائیں رکھتے ہوں دھرم لیکن وہ اپنے سنگین

ہر گردشِ آیام میں جن کا بول بالا ہو
 ہوتا قیام بہشت ان کا اپنے رنگ میں





پچپن شلوک (11) گیارہواں ادھیائے وِشوروپِ درشن یوگ!



بھگوان کی دِہوتیوں کے حال کو سُن کر ارجن نے کہا، ہے کرشن جی! آپ نے مجھ پر کرپا کر کے جو مہا گُڑھ
تتو گیان دآدھیاتم گیان) سنایا ہے۔ اس سے موہ دُور ہو گیا ہے۔ میں نے پرانیوں کی پیدائش، اور خاتمے
کا حال آپ کے منہ سے تفصیل کے ساتھ سُنا، اور آپ کا امر مہاتم بھی سُنا۔ ہے پرشوتم! میں گیان
شکتی۔ طاقت۔ ایشوریہ۔ ویر یہ اور تیج ان چھ اوصاف والے آپ کے روپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں۔
اگر آپ یہ سمجھتے ہوں کہ میں آپ کا وہ رُوپ دیکھ سکتا ہوں۔ تو ہے یوگیشور! آپ مجھے اپنے اُس اونیاتی
دلافانی) روپ کا درشن دیجئے۔ ارجن کی بات سن کر شری بھگوان جی بولے۔ ہے ارجن! تو میرے سینکڑوں
ہزاروں رُوپوں (شکلوں) کو دیکھ۔ یہ میرے بیشمار دِیہ رُوپ ہیں، اور بیشمار چہرے اور بناوٹ ہیں۔

ہے ارجن! میرے جسم میں سورج - ستارے - رو در - اشونی کمار اور مرد گنوں کو دیکھ - اور ان تعجب خیز باتوں کو دیکھ جو تو نے پہلے کبھی نہیں دیکھی - اس میرے شریر میں چرچر سارے جگت کو ایک ہی جگہ پر اکٹھا دیکھ لے ، اور بھی جن جن باتوں کو تو دیکھنا چاہتا ہے - وہ سب ہی دیکھ - تو اپنے ان نیتروں سے میرے روپ کو نہ دیکھ سکے گا - اس لئے میں تجھے دیہ نیتر دیتا ہوں - اس سے تو میرے چھ گنوں والے روپ کو دیکھ - دھرت راشٹر سے سنجے نے کہا ، ہے ارجن! ایسا کہہ کر مہا یوگیشور شری کرشن نے ارجن کو اپنا پر م ایشور یہ مکت وراث روپ دکھایا - اُس روپ میں بیشمار منہ - اور آنکھیں ہیں عجیب درشن ہیں اور بیشمار طرح کے زیورات ہیں کئی طرح کے دیہ متھیا رہیں - ہن دھرت راشٹر! وہ روپ دیہ مالا اور دیہ وستر دھاری ہے انیک پرکار کے چندن وغیرہ خوشبو دار چیزیں لگی ہوئی ہیں - وہ سب طرح سے حیرانی پیدا کرنے والا درشن ہے اور اس کا کچھ آخر نہیں - اُس روپ میں چاروں طرف منہ ہیں - آکاش میں ہزاروں سوریوں (سورج) کا پرکاش ایک ساتھ ہو جائے تو بھی اُس وشنو روپ بھگوان کی روشنی کی برابری نہیں کر سکتا - ارجن نے اُس دیو شریر میں ایک ہی جگہ پر کئی طرح آباد سارے جگت کو دیکھا - وشنو روپ کا درشن کر کے ارجن کو بڑی حیرانی ہوئی - اُس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے - اور وہ سر جھکا کر ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہنے لگے - ہے پر بھوجی! میں

آپ کے جسم میں سب دیوتاؤں کو سب پرانیوں کو کل پر آسن مارے ہوئے برہما کو سب رشیوں کو اور سب
 دبیر سانپوں کو دیکھتا ہوں۔ ہے وثنیشور! آپ کے جسم میں سب جگہ مجھے بشمار ہاتھ پیٹ منہ۔ بشمار آنکھیں
 اور انت روپ دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا شروع پنج یا آخر کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 آپ کریٹ۔ گدا اور چکر دھارن کر رہے ہیں۔ آپ پنج سے بھرے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف سے روشن ہیں
 آپ کا اگنی اور سورج کے سمان ایسا پنج ہے، کہ دیکھنے میں آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ آپ کے روپ کی کوئی
 حد نہیں ملتی۔ ہے کرشن! آپ ہی ایک اکثر برہم ہو، اس سنار کی بنیاد اور ساتن دھرم کے رکشک (محافظ)
 آپ ہی ہو۔ آپ کا ناش نہیں، اور آپ ہی ساتن پرش ہو۔ آپ کا شروع۔ پنج۔ آخر کچھ نہیں ہے۔
 آپ کا پر اکرم (طاقت) بشمار ہے۔ آپ کی سمجھائیں بہت ہیں۔ سورج۔ چندرما آپ کے نیتربہیں جلتی ہوئی
 آگ کی طرح آپ کا منہ ہے۔ آپ کے اس بھیانک روپ کو دیکھ کر تینوں لوک ڈرتے ہیں ہے مہاتمن!
 آکاش اور پرتھوی کے درمیان جو یہ بڑا بھاری کھمبا ہے اس سب میں آپ اکیلے سمارہے ہیں۔ ہے کرشن!
 دیوتاؤں کے جھنڈ خوف کے مارے آپ کے شرن آئے ہیں۔ کتنے ہی ڈر کر دور سے ہی ہاتھ جوڑ کر آپ کی
 پرار تھنا کرتے ہیں۔ یہ مہرشی اور سنتوں کے جھنڈ انیک پرکار سے ستوتی کر رہے ہیں۔ ہے کرشن! الیکا دشی رو

دو ادش آد تہ اشٹ دسو۔ سادھیہ نامی دیوتا۔ وشوے دیوا۔ اشونی گمار۔ انچاس مروت۔ اوشمپا نامی پتا اور
گندھرو گیگی دیوتا۔ سدھوں کے گروہ، یہ سب حیران ہو کر تمہیں دیکھتے ہیں۔ ہے مہا بابو! آپ کے بشمار
منہ اور نیتر ہیں۔ آپ کی بشمار اور بھجائیں۔ گنگا اور چرن ہیں۔ آپ کے بشمار پیٹ ہیں۔ بشمار داڑھوں سے آپ
کا روپ وکرائ دھائی دیتا ہے۔ اس روپ کو دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے ہیں۔ اور میں ڈر کے مارے بے چین
ہو رہا ہوں۔ یہ آپ کا جسم اتنا بڑا ہے، کہ آکاش کو چھو رہا ہے۔ بڑا روشن ہے۔ بشمار چیزوں سے بھر پور
ہے۔ اس میں بڑا بھاری منہ ہے۔ بڑے بڑے نیتر ہیں۔ اس روپ کو دیکھ کر میں بہت بے چین ہو رہا ہوں۔
اور کسی طرح سے بھی حوصلہ و ہمت نہیں بندھتی۔ دانتوں سے بھیا نک قیامت کی آگ کی طرح آپ کا منہ
دیکھ کر اتنا ڈر گیا ہوں کہ مجھے دشاؤں کا بھی گیان نہیں رہا ہے۔ نہ مجھے شانتی ملتی ہے۔ اس لئے ہے بھگوان!
آپ مجھ پر خوش ہوئے۔ ہے کرشن! دھرت راشٹر کے سب بیٹے سب راجاؤں کے ساتھ آپ کے منہ میں
داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں اور بھیشم۔ درونا چاریہ۔ شکھنڈی۔ دھرشٹ۔ من وغیرہ بھی آپ کے منہ میں
داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب آپ کے داڑھ والے منہ میں جلدی جلدی جا رہے ہیں۔ ان میں
سے کتنوں کے سر پس گئے ہیں۔ اور یہ آپ کے دانتوں میں الجھ رہے ہیں۔ جیسے ندیوں کی بہت سی شاخیں

سمندر کی ہی طرف دوڑتی ہیں، ویسے ہی یہ بہادر لوگ آپ کے آگ والے منہ کی طرف داخل ہو رہے ہیں۔
 ہے کرشن! جیسے نہایت تیز تپنگا اپنی بربادی کے لئے بڑی تیزی سے جلتی ہوئی آگ میں گھس جاتا ہے، ایسے
 ہی یہ سب لوگ اپنے ناش کے لئے آپ کے منہ میں گھسے چلے جا رہے ہیں۔ ہے کرشن! آپ اپنے جلتے
 ہوئے منہ میں سب دنیا کو چاروں طرف سے چاٹتے ہوئے کھا لیتے ہو۔ اور آپ کی تیز روشنی سارے جگت
 کو صبر دے رہی ہے۔ ہے کرشن! تم ایسے عجیب روپ والے کون ہو سو کہو! میں آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔
 میں آپ کی عادت نہیں جانتا ہوں۔ اس لئے آپ کو جاننا چاہتا ہوں۔ ہے دیوتاؤں میں سریشٹھ! کربا
 کر کے مجھے بتلائیے شری کرشن جی بولے ہے ارجن! اس وقت ان لوگوں کا کال میں ہوں۔ میں اس دنیا
 کو ختم کرنے کے لئے تیار ہوا ہوں۔ یہ بڑے بڑے یودھا جو سینا میں کھڑے ہیں۔ ان کو تو نہیں مارے گا۔
 تو بھی یہ تو مرے گی ہی۔ اس لئے ہے ارجن! تو کمر باندھ کر کھڑا ہو جا۔ اور دشمنوں کو جیت کر شہرت حاصل
 کر۔ اس ویشال راجہ کو بھوگ۔ یہ سب تو پہلے ہی میں نے مار رکھے ہیں۔ تو تو صرف درجہ بنے گا۔
 درون بھیشم۔ جے دھرتھ۔ کرن وغیرہ بڑے بڑے یودھا تجھ سے مارے ہوئے ہیں۔ تو ان کو مار۔
 اس میں دکھی ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ تو لڑائی میں دشمنوں کو ضرور جیتے گا۔ سنجے نے دھرت اشر

سے کہا۔ راجن! کیشو کی ایسی باتیں سن کر راجن کا نینے لگا، اور ہاتھ جوڑ کر بار بار نمسکار کرنے لگا۔ اور ڈر سے بے چین ہو کر رُکے ہوئے گلے سے شری کرشن جی سے کہنے لگا ہے رشی کیش! آپ کا پر بھاؤ بہت عجیب اور آپ کی بڑائی لاثانی ہے۔ اس سے یہ ساری دنیا خوش ہوتی ہے۔ اور آپ میں پیار کرتی ہے۔ راکشش خوف کے مارے دشاؤں میں بھاگے پھرتے ہیں۔ سب بددھوں کے گروہ آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے مہاتمن۔ ہے انت! ہے دیویش۔ جگت نو اس! تم کو سب لوگ نمسکار کیوں نہ کریں۔ کیونکہ آپ تو برہما سے بھی بڑے اور سب کو پالن کرنے والے ہو۔ ستیہ (دستجائی) اور استیہ (جھوٹ) کی بنیاد لاثانی ہیں۔ اس لئے سب کا آپ کو نمسکار کرنا ہی ٹھیک ہے۔ آپ سروریشٹھ اور پراتن پُرشس ہو۔ یہ سارا سنسار آپ میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ سارے سنسار کے جاننے والے ہو۔ جو کچھ جاننے کے قابل چیز ہے وہ آپ ہی ہو۔ مینیوں کے پر م دھام آپ ہی ہو۔ یہ سارا جگت آپ کے رُوپ سے روشن ہے۔ ہے کرشن! والو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ چندرما۔ برہما اور برہما کے پتامہ بھی آپ ہی ہیں۔ اس لئے آپ کو ہزاروں بار نمسکار ہے۔ ہے سریشور! آپ کو سامنے سے نمسکار ہے۔ پیچھے سے نمسکار ہے اور چاروں طرف سے نمسکار ہے۔ آپ بہت دیر اور طاقت والے ہو۔ سب

میں سمائے ہوئے ہو۔ اسی لیے آپ سب کچھ ہو۔ میں آپ کو اپنا دوست سمجھ کر جو آپ سے ہے یاد دو !
 ہے کرشن ! ہے سکھا ! یہ غلطی سے کہا کرتا تھا۔ سو میں آپ کی جہا کو نہیں جانتا تھا۔ یہ میری بھول تھی۔
 محبت کی وجہ سے میں آپ کو ایسا کہا کرتا تھا۔ ہے پر بھو ! کھیلنے۔ سونے۔ بیٹھنے اور کھانے کے وقت۔
 اکیلے یا بہت لوگوں کے سامنے جو میں نے آپ کی ہنسی کی ہے، اور اس طرح کی ہنسی سے آپ کی بے غرق
 کی ہے۔ سو میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ کا اثر بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ اس دنیا کو پانے والے
 پتا۔ آپ ہی پوجیہ ہو، اور جہاں گورو۔ تینوں لوک میں آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ سے بڑھ کر
 اور کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ اے کرشن ! آپ الیشور ہو۔ تعریف کے قابل ہو۔ آپ کو شیشٹانگ دندو
 کرتا ہوں۔ آپ مجھ پر خوش ہوئے۔ ہے دیو ! آپ میرے قصور برداشت کر کے اسے معاف
 کر سکتے ہیں، جیسے پتا پتر کے۔ دوست، دوست کے، اور پتی پتی کے اپرا دھوں کو برداشت کرتا ہے
 ہے کرشن ! آپ کا عجیب رُوپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس عجیب رُوپ کو دیکھ کر میرا من بہت خوش
 ہوا ہے۔ اور ڈر کے مارے من بے چین ہو رہا ہے۔ آپ مجھ کو دہی پہلا رُوپ دکھائیے۔ ہے دیویش
 ہے مالک۔ آپ مجھ پر خوش ہیں۔ ہے دشو مورتی ! میں آپ کا وہی وراٹ مکٹ والا گدا دھاری

روپ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے وہی پہلے کی طرح چتر بھٹی روپ دھارن کر لیجئے۔ یہ سن کر شری بھگوان جی
 بولے۔ ہے ارجن! میرا یہ تیج والا روپ انت اور آدی روپ ہے میرا یہ سروپ تیرے سوا کسے اب
 تک کسی نے بھی نہیں دیکھا ہے۔ تجھ پر بہت خوش ہو کر میں نے آتم یوگ سے تجھے دکھایا ہے۔ اگر
 گورو سریشٹھ! جو کوئی چاروں وید پڑھے۔ یگیہ۔ سادھن۔ دان۔ اگنی ہو تر وغیرہ کرم اور کٹھن تپ کر کے
 دیکھنا چاہے، تو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہے ارجن! میرے اس گھور روپ کو دیکھ کر تو کیوں دکھی ہوتا ہے۔
 بے چین مت ہو۔ اپنی بے عقلی کو چھوڑ دے۔ اور بے خوف ہو کر خوش دلی سے میرے اس پہلے روپ
 کو پھر دیکھ۔ سنجے نے کہا۔ ہے دھرت راسٹر! شری کرشن نے ارجن سے یہ کہہ کر اپنا چتر بھٹی روپ
 پھر دکھایا، اور ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔ تب ارجن نے کہا ہے جبار دھن! آپ کا یہ شانت
 منشیہ روپ دیکھ کر اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں، اور اب میرا دل شانت ہو گیا ہے۔ سب ڈر دور ہو گیا
 ہے۔ سمست بھدو دور ہو گیا ہے۔ شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! تیرے جو یہاں روپ دیکھا ہے۔
 اس روپ کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ہمیشہ ترستے ہیں میرا جو ایسا روپ ہے۔ اس کو منشیہ بہت
 بھگتی سے جان سکتے ہیں۔ دیکھ سکتے ہیں، اور تنو گیان سے اس میں سما سکتے ہیں۔ اے ارجن!

جو کوئی منشیہ میری پراپتی کے لئے دنیاوی ویدک کرم کرتے ہیں۔ مجھ کو اپنا پُرشا رتھ مانتے ہیں مجھ میں بھگتی رکھتے ہیں۔ سب دنیاوی دھندوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔ اور سب آدمیوں سے دشمنی و حسد چھوڑ کر محبت کرتے ہیں۔ وہ ہی مجھ کو پراپت ہو سکتے ہیں۔



گیارہویں ادھیہ کا مہاتم



شری بھگوان جی بولے ہے لکشمی! اب گیارہویں ادھیہائے کا مہاتم سُنو۔ ایک تَنگ بھدر نام کا نگر تھا۔ جس کے راجہ کا نام سُکھانند تھا۔ وہاں ایک براہمن بڑا دھنوان و دوان اور گیانی رہتا تھا، اور روزانہ شری لکشمی نارائن جی کے مندر میں گیتا کے گیارہویں ادھیہائے کا پاٹھ کرتا تھا اور راجہ بھی وہاں روزانہ لکشمی نارائن جی کی سیوا کرتا تھا، اور پاٹھ بھی روزانہ سنتا تھا۔ ایک دن کچھ سنت تیرتھ یا تِرا کرتے کرتے اُس نگر میں پہنچے۔ راجہ نے باعزت طریقے سے سنتوں کو ٹھہرایا، اور

بھوجن کرایا۔ بھوجن کر سنت بڑے خوش ہوئے۔ اگلے روز صبح راجہ اپنے بیٹے اور دوستوں کے ساتھ
 ان کے درشن کو گیا۔ اور سنتوں کے مہنت جی سے دھرم کی بات چیت کرنے لگا، اور راجہ کا پتر
 وہیں کھیلنے لگا۔ وہاں پریت رہتا تھا، اس پریت نے راجہ کے لڑکے کو مار ڈالا۔ نوکروں نے اس
 بات کی راجہ کو خبر دی۔ راجہ بولا۔ ہے سنت جی! آپ کے درشن کا مجھے اچھا پھل ملا۔ میرا ایک بیٹا
 تھا وہ بھی پریت نے مار ڈالا۔ راجہ براہمن۔ مہنت سبھی پریت کے پاس گئے اور براہمن نے پریت سے
 کہا۔ ارے پریت! تو اس لڑکے پر مہربانی کر جس سے یہ جی اُسٹھے۔ اور تو اپنے پچھلے جنم کی بات کہہ۔ تب
 پریت بولا۔ میں جنم میں براہمن تھا۔ اس گاؤں کے باہر مل جوتا تھا۔ وہاں ایک گھائل براہمن جس کے
 جسم سے خون نکل رہا تھا۔ کھیت میں اگر گر پڑا۔ ایک چیل اس کا مانس نوچ کر کھانے لگی۔ میں بیٹھا دیکھتا رہا۔
 اتنے میں ایک اور براہمن آیا، اور اس نے یہ حال دیکھ کر مجھ سے کہا۔ اے ہل جوتنے والے براہمن!
 تیرے کرم۔۔ چنڈال جیسے ہیں۔ ارے ظالم۔ تیرے کھیت میں براہمن کا مانس چیل نوچ کر کھا رہی ہیں، کیا
 تو انکھوں سے اندھا ہے۔ جو چھڑاتا نہیں ہے۔ جا تو میری بددعا سے پریت یونی پائے گا، تب میں نے
 اُس کے چرن پکڑ کر کہا کہ ہے دیو میرا ادھار کیسے ہوگا۔ اُس براہمن نے کہا! تجھ کو جب کوئی گیتا کے گیارہویں

ادھیائے کا پاٹھ سنا دے گا، تب تیرا ادھار ہوگا۔ براہمن نے گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ پریت کو
 سنایا، اور اُس پر جل چھڑکا۔ تب فوراً پریت کی دیہہ چھوٹ کر اُس نے دیو دیہی پائی، اور راجہ کا مرا ہوا بیٹا
 بھی بھگوان کا نام لیتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ سورگ سے ومان آیا، اور پریت اس میں بیٹھ کر سورگ چلا گیا۔ راجہ
 کا پتر بھی پاٹھ سننے سے بھگت ہو کر اسی ومان میں بیٹھ کر سورگ کو گیا۔ راجہ نے بھی گیارہویں ادھیائے کا
 پاٹھ سنا۔ اس طرح وہ بھی پریم گتی کو پراپت ہوا:

میرا نام نامی وہ سوغات ہوگی
 گزر جس پہ بھگتوں کی دن رات ہوگی
 مرنی بے مثل ذات وہ ذات ہوگی
 کرشمہ سراسر ہر ایک بات ہوگی





بیس شلوک (12) بارہواں ادھیائے بھگتی یوگ

ارجن نے پوچھا، جو بھگت سدا یوگی ہو، آپ کی بھگتی ٹھیک طریقے سے کرتے ہیں۔ اور وہ پُرش جو ابرہم کو بھجتے ہیں۔ ان دونوں میں کون سریشٹھ ہے۔ شری بھگوان بولے۔ جو مجھ میں من لگا کر شردھا پُروک مجھے بھجتے ہیں۔ وہ اوتم یوگی ہیں، اور جو اندریوں کو قابو میں کر کے سب میں یکساں درشتی رکھ کر سب لوگوں کی بھلائی میں لگے ہوئے اس ناقابل بیان۔ اور جھل۔ ہر جگہ موجود رہنے والے دھرواکشتر کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ بھی مجھے پراپت ہوتے ہیں۔ سنسار میں جن کا من لگا ہوا ہے وہ زیادہ دکھ پاتے ہیں۔ کیونکہ سنساری بھوگوں کو پرانی تکلیف سے پاتے ہیں۔ ہے پار تھ! جو پرانی اپنے سب کاموں کو میرے سپرد کر کے میری شرن میں آتے ہیں۔ میں اُن بھگتوں کا تھوڑے ہی عرصے میں سنسار ساگر سے اُدھار کر دیتا ہوں۔ مجھ میں ہی من اور بُدھی رکھو۔ تب تم مجھ میں ہی بسے رہو گے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ ہے دھنجنے! اگر اس

طرح مجھ میں اپنے من کو لگانے کی طاقت نہیں رکھتے تو ابھی اس یوگ کے ذریعے مجھے پانے کے لئے بار بار
 کوشش کرو۔ اگر ابھی اس (دشمن) نے بھی کر سکو تو میرے لئے برت کرو۔ میرے لئے تم کرم کرو گے، تب ہی تمہیں
 ہمتی ملے گی۔ اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو من کو روک کر سچے دل سے میری شرن آؤ، اور پھل کی آشا چھوڑ کر کرم کرو۔
 کیونکہ ابھی اس سے گیان۔ گیان سے دھیان اور دھیان سے بھی کرموں کا پھل چھوڑنا سریشٹھ ہے تیاگ کے
 فوراً شانتی ملتی ہے۔ جو کسی سے حسد نہیں کرتا۔ سب کا دوست ہے دیاوان ہے۔ ممتا اور ابھیماں جس میں نہیں ہے
 جو کشماوان اور صبر والا ہے ہمت چت ہے۔ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ پورا بھروسہ والا ہے۔ مجھ میں اپنا
 من اور بدھی لگائے ہوئے ہے۔ جس سے نہ لوگوں کو ڈر ہے نہ لوگوں سے جو ڈرتا ہے خوشی۔ غمی۔ حسد اور
 دشمنوں سے خوف اور جلن وغیرہ سے جو دور ہے۔ جو کچھ ملے اسی میں صبر کرنے والا۔ پوتر۔ مطمئن۔ نپیکش۔ دکھ
 سے دور۔ پھل کی آشا چھوڑ کر کرم کرنے والا میرا بھگت ہے۔ وہ پیارا ہے۔ جو منافع سے خوش نہ ہو۔ کسی
 سے بیز نہ کرے۔ بھلی بُری چیز ملنے سے خوشی غمی نہیں کرتے۔ شبھ اور اشبھ ان دونوں کا تیاگ ہو جسے دوست
 دشمن۔ عزت بے عزتی۔ سردی۔ گرمی۔ سکھ۔ دکھ برابر ہیں۔ خواہشات نہیں۔ جو تعریف و بُرائی کو برابر سمجھتا ہے
 خاموش رہنے والا ہے جو یہ نہیں سمجھتا کہ یہ میرا گھر ہے وہ میرا پیارا ہے جو مجھ میں شر دھار رکھ کر مجھے مان کر اس

امرت کے برابر کلیان کرنے والے دھرم پر عمل پیرا ہو، میرے اُپدیش کے مطابق کرتے ہیں۔ سو بھگت مجھے
بہت ہی پیارے ہیں :-



بارہویں ادھیائے کا مہاتم !



شری بھگوان جی بولے۔ ہے لکشمی جی ! اب بارہویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ ! دشمن دیش میں
ایک سکھانند نام کا راجہ رہتا تھا، اسی نگر میں ایک دمت نام کا لپٹ رہتا تھا۔ ایک ویشیا سے اُس کی محبت
تھی۔ وہ دونوں ایک دیوی کے مندر میں جا کر شراب پیا کرتے اور مانس کھایا کرتے تھے۔ جو کوئی اُن سے پوچھتا
کہ تم یہاں کیا کرتے ہو، تو وہ کہتے ہم یہاں دیوی کی سیوا کرتے ہیں۔ اسی مندر میں ایک براہمن بھی دیوی سیوا
کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے دیوی کی ستوتی کی۔ دیوی خوش ہوئی، اور کہا در مانگو۔ جو مانگو گے سو دوں گی اُس
نے دھن۔ سنتان۔ سکھ مانگا۔ دیوی نے کہا ہے براہمن ! تم نے جو کچھ مانگا ہے۔ سو سب تمہیں دوں گی۔

لیکن پہلے ان دونوں کا اڈھار کر لے تب براہمن نے نارائن جی کا تپ کیا۔ بھگوان جی خوش ہوئے اور گر رڑ پر چڑھ کر آئے اور کہا، تیری کیا خواہش ہے؟ براہمن نے کہا، اس لمپٹ اور ویشیا کا اڈھار کیسے ہو۔ نارائن جی نے کہا ہے اگیا کاری براہمن اگیتا کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ سناؤ تو ان دونوں کا اڈھار ہو گا۔ تب براہمن نے لمپٹ اور ویشیا کو بٹھا کر گیتا کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا۔ سنتے ہی ان دونوں کی دیمہ چھوٹی۔ اور وہ دونوں بیکینٹھ کو گئے۔ دیوی خوش ہوئی اور کہا، اے براہمن! آج سے میرا نام ویشنوی دیوی ہوا۔ اس پاٹھ کو سن کر ایسے بظن لوگ تر گئے ہیں۔ اس لئے خوش ہو کر اس نگری کاراجیہ میں نے تجھ کو دیا۔ وہ پنڈت گھر گیا۔ اس راجہ کے سنتان نہ تھی۔ راجہ نے اس پنڈت کو بلا کر راجیہ دے کر تپ کرنے میں کو گیا۔ پنڈت راجیہ کرنے لگا۔ شری نارائن جی نے کہا۔ ہے لکشی ایہ سب بارہویں ادھیائے کا مہا ستم ہے:

دِریا کی موجوں میں روانی تیری
بادِ صبا میں بھی جوانی تیری
زبانِ خلسی پر بھی کہانی تیری
نہ کہتا ہوا کہہ جاتا ہوں دوست





چونتیس شلوک (13) تیرہواں ادھیائے کشتیر کشتیر گیہ دبھاگ یوگ



ارجن شری کرشن جی بھگوان سے سوال کرتا ہے۔ ہے پر بھو! پر کرتی (قدرت) کسے کہتے ہیں۔ اور پرس
کس کو کشتیر اور کشتیر گیہ کہتے ہیں۔ گیان اور کشتیر کسے کہتے ہیں۔ ان کو کہئے۔ شری کرشن جی بولے۔ ہے کونتیہ! یہ
شریر کشتیر کہلاتا ہے۔ اس کو جاننے والے کو کشتیر گیہ کہتے ہیں۔ سارے کشتیر میں کشتیر گیہ مجھ کو جان کشتیر اور
کشتیر گیہ کا جو گیان ہے۔ میرے خیال سے وہی گیان ہے۔ یہ کشتیر کیسے روپ کا ہے۔ اس میں کون و چار ہوتے
ہیں۔ ان کی پیدائش کس طرح سے ہوئی۔ اور کشتیر گیہ کا کیا اثر ہے۔ یہ سب باتیں مختصراً میں کہتا ہوں سُنو!
انیک رشیوں نے انیک قسم کے چھندوں میں اس کو بتایا ہے۔ ویدوں نے الگ الگ ورنن کہا ہے اور ہیت
والے برہم سوتر پدوں کو کر کے بھی یہ گیان نشے کیا گیا ہے۔ بیج مہا بھوت (پر تھوی جیل۔ اگنی۔ وایو آکاش)
امہنکار۔ بدھی۔ ادیکت۔ کرتی۔ دسوں۔ اندریاں۔ من اور پانچوں اندریوں کے دُشے یا اچھا دُش مکھ دُکھ

سنگھات چیتنا دھرتی ان کے سموہ سنکشیپ میں کشتیر اور کشتیرگی کے ہی وکار ہیں۔ عزت اور پاکھٹ سے رہت۔
 اہنسا۔ سہن شیلتا۔ سرتا۔ گورو کی سیوا۔ پوترتا۔ اپنے من کا سنیم۔ اندریوں کے وشے سے ورتی۔ اہنکار۔
 اور جیون مرن۔ بڑھایا روگ۔ دکھ وغیرہ دوشوں کو دیکھنا پتر استری۔ گھر وغیرہ میں من نہ لگانا، اور ان میں اپنے
 کو سُکھی دکھی ماننا، اور اشٹ انشٹ وغیرہ کو پرتی میں ہر ش وکھا د (خوشی، غمی) نہ منانا۔ میری لگاتار پریم سے بھجی۔
 ایکانت میں رہنا۔ جن سموہ (لوگوں) میں رہنے سے وراگ۔ سدا دھیان سے لگائے رکھنا، اور یاد رکھنا کہ میں
 پرما تما کا ہی انش ہوں۔ گیان پراپتی کے لئے موکش کو سب سے سریشٹھ جاننا۔ اسے ہی گیان کہتے ہیں۔ اس
 سے جو خلاف ہے وہ اگیان ہے۔ اب گئے کا سروپ بتلاتے ہیں۔ جس کو جان کر منشیبہ موکش کو پراپت ہوتا
 ہے۔ وہ آدی رہت بڑوں سے بڑا جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا ہونے کے کارن ستیہ ہی
 کہا جاتا ہے۔ اور نہ استیہ ہی کہا جاتا ہے۔ سب طرف اس کے ہاتھ اور چرن ہیں۔ سب طرف آنکھیں۔
 منہ اور سر ہیں۔ سب طرف کان ہیں۔ وہی جگت میں سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ سب اندریوں
 کے گنوں کا پرکاش ہے۔ سب خواہشات سے دور ہے جس کو کسی سے چاہ نہیں۔ پر جو سب کا آدھار
 ہے جو آپ نرگن ہے پر سب گنوں کو بھوگتا ہے جو بھوتوں کے باہر اندر ہے۔ تو چر اور اچر ہے جو چھوٹے

سے چھوٹا ہے۔ جانا نہیں جاتا۔ جو دُور بھی ہے اور نزدیک ہے جس کے حصّے نہیں ہوتے۔ لیکن جو الگ الگ
 بھوتوں میں منقسم برابر رہتا ہے۔ سب بھوتوں کا پالنہ۔ ناش اور پیدا کرنے والا ہے۔ وہی گئے ہے۔ وہ
 اندھیرے سے پرے چمکدار چیزوں کو چمک دیتا ہے۔ وہی گیان جاننے کے قابل گیان کے ذریعہ جاننے کے
 قابل سب کے دل میں بستا ہے۔ اسی طرح کشتیر۔ گیان اور اگئے ان کو مخمّر کہا ہے۔ اس کو جان کر میرا بھگت
 میرے پد کے قابل ہوتا ہے۔ پر کرتی اور پرش دونوں ہی انا دی ہیں۔ ان کا شروع و آخر نہیں۔ برائیوں
 و خوبیوں کی پیدائش پر کرتی سے ہوتی ہے۔ کاریہ (کام) اور کارن (وجہ) کو پر کرتی جنم دیتی ہے۔ اور پرش
 مسکھ دکھ کو بھوگتا ہے۔ پر کرتی میں پرش رہتا ہے۔ پر کرتی کے گنوں کا استعمال کرتا ہے۔ اُسی کے مطابق
 اچھی یا بُری یو نی میں جنم لیتا ہے۔ اس دیہہ میں اُسے اپد ر شٹھا۔ انمنتا۔ بھوگتا۔ ہیشوری۔ پر پاتا
 اور پر م پرش کہتے ہیں۔ اس طرح گنوں کے ساتھ پر کرتی اور پرش کو جو جانتا ہے۔ اس کا رہن سہن چاہے
 کیسا ہی ہو پھر نہیں جمنتا۔ کوئی دھیان سے کوئی سانکھیہ یوگیہ سے اور کوئی کرم یوگ کے ذریعہ اپنے میں آتما
 کو دیکھتے ہیں۔ لیکن کوئی اس طرح نہ جانتے ہوئے بھی دوسروں سے سُن کر دھیان کرتے ہیں۔ اور شردھّا
 سُن کر وہ بھی موت سے نجات پا جاتے ہیں۔ ہے ارجن استھا اور ریا جنگم سب پیدا ہوئے پرانی دیہہ (شریر)

اور جیو کے سنیوگ سے ہی پرگٹ ہیں۔ پر میثور سب میں یکساں سمایا ہوا ہے۔ بھوتوں کے ناش ہونے پر بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ اس طرح جو دیکھتا ہے وہی گیانی ہے۔ دکھ کسی کو نہیں دیتا۔ سومیری پر مگتی کو پراپت ہوتا ہے۔ پر کرتی مایا کی ہے۔ جو کوئی آتما کو دیکھے تو اکرتا دیکھے۔ جب وہ الگ الگ بھوتوں کا پر میثور کے بیچ ایک رُوپ دیکھتا ہے، اور اسی سے ان کا پھیلاؤ دیکھتا ہے۔ تب برہما کو پراپت ہوتا ہے۔ ہے کنتی نندنا انا دی اور نرگن ہونے سے پر میثور نظر نہیں آتا۔ اس شری میں آتما رہتی ہے۔ کچھ کرم نہیں کرتا۔ نرلیپ سب شریروں میں ہے جیسے آکاش سب جگہ ہوتے ہوئے بھی کسی سے ملتا نہیں۔ اسی طرح جسم میں ہر جگہ موجود آتما بھی اس سے میل نہیں کرتا۔ ہے بھارت! جیسے ایک ہی سورج ساری دنیا کو چمکا دیتا ہے۔ ویسے ہی کشتیر سارے کشتیر کو روشن کر دیتا ہے۔ جو لوگ گیان کی نظر سے کشتیر اور کشتیر گیہ کا بھید، اور بھوتوں کی پر کرتی دیکھ کر مکش کا پائے جان لیتے ہیں وہ پر م پد کو پاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔





تیرہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی بولے۔ ہے لکشمی جی! اب تیرہویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ دشن دیش میں ہری نام نگر تھا۔ وہاں ایک ویشیا رہتی تھی۔ وہ مانس و شراب وغیرہ کھاتی پیتی، اور بُرے کام کرتی تھی۔ ایک دن ایک پُرش کو اُس نے چن دیا کہ فلاں جگہ تیرے پاس آؤں گی تم وہاں چلو۔ وہ پُرش کسی اور جنگل میں چلا گیا، اور وہ عورت اسے ڈھونڈتی ڈھونڈتی حیران ہو گئی۔ سارا دن گزر گیا۔ لیکن اُس شخص کا پتہ نہ لگا۔ شام ہو گئی۔ وہ ویشیا پر تِم کا نام لے کر پکارنے لگی۔ اتنے میں وہ شخص بھی آ گیا۔ دونوں بڑے پریم سے ملے۔ اتنے میں ایک شیر آیا۔ ویشیا ڈری۔ شیر بولا! اری ویشیا! میں تجھ کو کھاؤں گا۔ ویشیا بولی۔ تو اپنے پچھلے جنم کی بات کہہ۔ تو کون ہے؟ تب شیر بولا۔ میں پچھلے جنم میں براہمن تھا۔ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ بڑا لالچی تھا۔ جو اکھیلتا تھا۔ اور دوسروں کا دھن چرا لیتا تھا۔ ایک دن علی الصباح گھر سے اٹھ چلا۔ راستہ ہی میں شیر جھپوٹ گیا۔ میوں نے پکڑ لیا۔ دھرم راج کے پاس اس براہمن کو لے جا کر کم راج کے دربار میں پیش کر دیا۔ اس کو دیکھ کر کم راج نے حکم دیا کہ جو لوگ پانی اور بُرے کام کرنے والے ہوں، ان کو کھاؤں گا۔

جو سادھو ویشنو۔ ہری بھگت ہوں اُن کے پاس نہ جانا، تو دھبیجاری ویشیا پاپن ہے۔ اسی لئے تجھ کو کھاؤں گا۔ اتنا کہہ کر ویشیا کو کھالیا۔ دُوت دھرم راج کے پاس ویشیا کو لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اس کو چڑیل کا جنم دو۔ شری نارائن جی کہتے ہیں ہے۔ نے ویشیا کا شیر پر چھوڑ چنڈانی کا جنم پایا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک دِن وہ نربندانہی کے کنارے پر چل رہی تھی۔ وہاں ایک سادھو گیتا جی کے تیر ہوئے ادھیائے کا پاٹھ کرتا تھا۔ اُس نے پاٹھ سنا۔ جب ادھیائے کا پاٹھ سُن کر اُس نے پرشاد پایا، تب چنڈانی کے پران چھوٹ گئے چنڈانی نے دیو دیہی پائی۔ آکاش سے ومان آئے اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ چلی۔ سادھو نے پوچھا۔ اری تو نے کون پُنیا کیا۔ جس کی وجہ سے بیکنٹھ کو چلی ہے۔ چنڈانی نے کہا۔ ہے سنت جی! اس تیرے پاٹھ کو سُن کر میں دیو لوک چلی ہوں۔ تب ویشیا نے پرشادوں سے کہا کوئی ایسا جنم کرو۔ جس شیر نے مجھے پہلے جنم میں کھالیا تھا اُسے بھی ساتھ لے چلو۔ اس سادھو سے پرار تھنا کی کہ ہے سنت جی! گیتا کے تیر ہوئے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل اس شیر کے لئے دیجئے جو اس کا اڈھار ہووے۔ اس سنت نے پاٹھ کا پھل دیا۔ شیر کی بھی دیہہ چھوٹی او اُس نے دیو دیہی پائی۔ دونوں ومانوں پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پرِم دھام کو پراپت ہوئے۔

سے ظہور میں ہر جہا آبادانی تیری
ہر شے عالم میں جہا ودانی تیری

آہا! کیا خوب تیرا جلوہ قدرت
کہ تاریکی میں بھی چاندنی تیری



ستا ئیس شلوک (14) چودہواں ادھیائے نرگن و بھاگ یوگ!

شری بھگوان نے کہا۔ اب میں تم کو گیانوں میں سریشٹھ گیان بتاتا ہوں جس کے جاننے سے سارے
مُنی جن مُوکش رُوپ پر م سدھی کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس گیان کی سہایتا سے میرے سروپ کو پراپت
لوگ سرشٹی کے وقت جنمتے نہیں، اور قیامت کے وقت کشٹ نہیں پاتے۔ ہے بھارت! پر م برہم میری یونی
ہے۔ میں اُس میں گر بھ (حمل) کو رکھتا ہوں۔ اور اُس میں بھوتوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہے کونتیہ! سب
گر بھوں میں جو مُورتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کی جائے پیدائش پر کرتی ہے۔ اور بیج دینے والا پتا ہوں ہے مہا بابا
پر کرتی سے پیدا ہوئے ستورج۔ اور تم تینوں گُن دیہہ میں رہنے والے نر و کا آتما کو باندھ لیتے ہیں ہے اُنکھا

ان میں تتو نرمل ہونے کے کارن پرکاش اور نرو پدروہی شریٹھ پُرش جو پرانی کوٹھک اور گیان کے ساتھ باندھتا ہے۔ ہے۔ کو نتیہ! روگاٹمک رجوگن سے ترشنا اور آشکتی پیدا ہوتی ہے جو منشیہ کو کرم کے ساتھ باندھتی ہے۔
 تنوگن کی پیدائش اگیان سے ہے۔ یہ بھرم۔ آلسیہ (دستی)، اور نیند سے پرانی کو باندھتا ہے۔ موہ میں پھنسا تا ہے۔ ستیہ سکھ پیدا کرتا ہے۔ رج کرم پیدا کرتا ہے۔ تم سب گیانوں کو ڈھک کر پرما د پیدا کرتا ہے۔
 ستوگن۔ رج۔ تم کو دبا کر بڑھتا ہے۔ اس طرح رج۔ ستو اور تم کو اور تم ستو اور رج کو دبا کر بڑھنا چاہتا ہے۔ شریر میں اندریوں کے ذریعہ جب گیان کا پرکاش پیدا ہو، تب سمجھو کہ ستوگن خاص بڑھا ہے۔ ہے۔
 بھارت! رجوگن کے بڑھنے سے کوبھ کرموں میں پروریتی کرموں کا شروع بے چینی اور خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ ہے مہساراج! تنوگن کی پرلیتا میں ادیویک۔ اودیم۔ پرما دا اور موہ یہ سب ہوتے ہیں جب جسم کو ستوگن کے اودے میں مرتیو پر اپت ہوتی ہے۔ تو وہ گیانیوں کے پرکاش مئے لوک کو پاتا ہے۔
 رجوگن کے اودے میں مرکز کرموں میں آسکت منشینوں میں جنم پاتا ہے۔ تنوگن کے اودے میں مراہو امور کہ یونی میں جنم پاتا ہے۔ سیتوک پنیہ کرم کا پھل بھی کلنک رہت ہوتا ہے۔ راکشش کرم کا پھل دکھ اور تپاس کرم کا پھل اگیان ہے۔ ستیہ سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رج سے کوبھ اور تم سے پرما د موہ اور اگیان کی پیدائش

ہوتی ہے۔ سائوک پُرش کو اچھے راجس کو مدھم اور ادھم تامسی لوگوں کو نیچ گنی ملتی ہے۔ درشتاگوں سے الگ
 یعنی نرگن ساکشی ماتر آتما کو جان لیتا ہے۔ وہ میرے روپ کو پراپت ہوتا ہے جو جسم میں پیدا ہونے والے
 ستو۔ رنج۔ تم ان تینوں گنوں کو جیت لیتا ہے۔ وہ جنم بزمیو۔ بڑھا پاو روگ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔
 ارجن نے پوچھا ہے پر بھو! کیسے معلوم ہو کہ ایک (فلاں) منشیہ نے تینوں گنوں کو پار کیا۔ کن اپالوں سے وہ
 ان تینوں گنوں کو چھوڑتا ہے۔ پانڈو۔ پرکاش۔ پرورتی اور موہ ہونے سے جو دکھی نہ ہو اور دور ہونے پر
 ان کی خواہش نہ کرے۔ اواسین منشیہ کے برابر جسے سکھ دکھ برابر ہے۔ اور گنوں کے کرم ہوتے ہی رہتے ہیں۔
 یہ جان کر جو بے فکر رہتا ہے کبھی وچلت نہیں ہوتا۔ جس کو سکھ دکھ اور مٹی پتھر۔ سورن۔ پریرہ اور اپریرہ۔
 بُرائی اور بھلائی برابر ہے۔ جو دھیر ہے۔ جس نے سب بکھڑے چھوڑ دیئے۔ میں اُسے گناہیت کہتے ہیں جو
 گوڑھ بھگتی سے مجھے پوجتا ہے۔ وہ ان تینوں گنوں کو اچھی طرح جیت کر برہم بھاؤ کو پاتا ہے۔ کیونکہ برہم کا
 اور وکار بہت مکش کا اور سنا تن دھرم کا اور اکھنڈ سکھ کا بھنڈا ریس ہی ہوں اور گن گرا ہی سکھ کا سمندر
 پر مانند بھگوان سب کا پیارا ہے ॥



چودھویں ادھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی بولے۔ اے لکشمی! شمال میں کشمیر کے سرسوتی میدان میں ایک عقلمند رہتا تھا۔ وہاں کے راجہ سوربہ درما کی سنگل دوپ کے راجہ کے ساتھ دوستی تھی۔ ایک دفعہ سنگل دوپ کے راجہ نے جواہر موقی گھوڑے وغیرہ بہت قیمتی بھیجے۔ تب کشمیر کے راجہ نے اپنے وزیر سے پوچھا۔ ہم کیا بھیجیں۔ منتری نے کہا۔ جو چیز وہاں نہ ہووے۔ وہ بھیجو۔ راجہ نے کہا، اور تو سب چیزیں وہاں ہیں۔ ایک شکاری کتے وہاں نہیں ہیں وہ بھیجو۔ شکاری کتے سونے کی زنجیروں میں بندھے محلی گھلیوں کی ڈولیوں میں بٹھاکے سنگل دوپ پہنچائے گئے۔ کتوں کو دیکھ کر راجہ بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ یہ شکاری کتے یہاں نہیں تھے۔ یہ میرے دوست نے بہت اچھا کیا۔ ہم شکار کھیلا کریں گے۔ ایک دن راجہ شکار کھیلنے گیا۔ ایک اور راجہ کے ساتھ شرط باندھی۔ سب راجاؤں نے اپنے کتے چھوڑے۔ ایک خرگوش نکلا۔ اس کے پیچھے کتے دوڑے۔ سب کتے پیچھے رہ گئے۔ سنگل دوپ کے راجہ کے کتے نے خرگوش کو کپڑا۔ لوگوں نے شور مچا۔ کتا پیچھے رہ گیا۔ خرگوش پھر بھاگا، کتے کے دانت اس کے لگے تھے۔ خون ٹپکتا جاتا تھا۔ بھاگتے بھاگتے جنگل میں ایک کچا

تالاب پانی سے بھرا ملا۔ اُس کے کنارے پرکٹیا میں ایک تپسوی رہتا تھا۔ اس تالاب میں خرگوش جاگرا کتا بھی اس کے پیچھے جاگرا۔ راجہ بھی گھوڑا دوڑا کر اس کے پیچھے ہی جا پہنچا۔ دیکھا تو دونوں مرے پڑے ہیں، اور دیو دیہی پائے بکینٹھ کو جا رہے ہیں۔ راجہ کو دیکھ کر دونوں نے کہا، ہے راجن! تو دھنیہ ہے۔ تیری کرپا سے ہم نے دیو دیہی پائی ہے۔ راجہ نے پوچھا یہ کیسے؟ اُن دونوں نے کہا، ہم نہیں جانتے۔ اس پانی کے چھونے سے ہمیں دیو دیہی ملی ہے۔ راجہ نے تپسوی کو نمسکار کر کے پوچھا۔ ہے سنت جی! خرگوش و کتا ان دونوں کا اس پانی کے چھونے سے اُدھار ہو گیا۔ یہ کیسا پانی ہے؟

اس سنت نے کہا۔ ہے راجن! میرا گورو یہاں رہتا تھا۔ روزانہ اشنان کر کے گیتا کا پاٹھ کرتا تھا۔ راجہ نے کہا۔ دھنیہ ہو سنت جی! آپ کے ہی پر تپ سے ایسی یونیوں کا اُدھار ہوا ہے۔ میرے بھی دھنیہ بھاگ ہیں، جو آپ کا درشن ہوا ہے۔ سنت نے کہا ہے راجہ! یہ خرگوش پھیلے جنم کا براہمن تھا۔ یہ اپنے جنم میں بھر شٹ (دنا پاک) ہوا تھا۔ یہ کتا اس کی عورت تھی۔ عورت نے اس کو زہر دے کر مارا تھا۔ جب ہم لوگ کو گئے۔ تب دھرم راج نے حکم دیا کہ اس کو خرگوش کا جنم دو، اور اس کو کتے کا جنم دو۔ تب ان دونوں نے پرا رتھنا کی۔ ہمارا اُدھار کب ہو گا۔ تب دھرم راج نے کہا، جب گیتا کے چودھویں ادھیائے کے پاٹھ

کرنے والے سنتوں کے ستمان کا پانی چھوئے گا۔ تب تمہارا اڈھار ہوگا۔ اتنا سُن کر راجہ نے بھی گھر آ کر گیتا
کا پائٹھ سُنا۔ اور آخری دقت میں بکینٹھ کو گیا۔ اِن دونوں کا دھرم راج کے گھر اڈھار ہوا ہے۔

جو نام لے تیرا تو مٹے پریشانی میری بھی یہی ہے صرف شعر خوانی
نہیں زندگی میں کچھ اور سوا اسکے صدایہی آتی ہے ہر شے کی زبانی



بیس شلوک (15) پندرہواں ادھیائے پر شوم یوگ

شری بھگوان بولے۔ ہے ارجن! یہ سنار و رکش درخت، رُوپ ہے جس کی پران مُپش
رُوپ جڑ اُوپر ہے۔ اور چراچر شاخائیں نیچے ہیں۔ ویدا اس کے پتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے وہی وید کا گیتا
ہے۔ اس کی شاخائیں اوپر نیچے پھیلی ہوئی ہیں رست۔ رَج۔ اور تَم یہ تینوں گن اس پیڑ کی ٹہنیاں ہیں رَم رُوپ

میں گٹ ہونے والی اس کی جڑ نیچے منشیہ لوک میں اور بھی نیچے تک چلی گئی ہیں۔ اس سنار برکش کو دیراگیہ
 روپی مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر وہ جگہ ڈھونڈنی چاہیئے، جہاں سے پھر لوٹنا نہیں پڑتا۔ اور ساتھ ہی یہ دچانا
 چاہیئے، کہ جس سے وہ پُراتن (پرانی) پرورتنی (ذخاں) پیدا ہوتی ہے۔ اُسی آدمی پرش کی میں شرن ہوں
 اہنکار اور موہ رہت سنگدوش کو جیتنے والے۔ آتم گیان میں لگے ہوئے، سب کامناؤں سے دور سکھ
 دکھ نامی دوند پدارتھوں سے مُکت ایسے گیانی پرش پرمد کو پاتے ہیں نام روشن کرتے ہیں جسے سوریہ۔ چندر مایا اگنی
 پرکاشت نہیں کرتے۔ وہی میرا پرمد دھام ہے۔ وہاں جا کر لوٹنا نہیں ہوتا۔ میرا سنا تن انش اس جو لوک
 میں جو کا روپ دھ کر پر کرتی (قدرت) میں لگا ہوا پانچوں اندریاں اور چھٹے من کو اس سے چھڑاتا ہے
 جیسے ہوا پھول وغیرہ کی خوشبو کو دوسری جگہ میں لے جاتی ہے۔ اسی طرح یہ دیہہ سوامی شیریدھاران
 کرنے کے بعد جب اس کو چھوڑتا ہے تب اندریوں اور من کو ساتھ لے جاتا ہے۔ کان۔ آنکھ۔ چمڑا،
 زبان۔ ناک۔ اور من کا سہارا لے کر وہ جیوشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔ ایک دیہہ میں جاتے، یا ایک ہی
 دیہہ میں رہتے وقت یا اندریوں سے لگ کر دُشیوں کا آپ بھوگ کرتے ہوئے اس کو مورکھ دیکھ نہیں
 سکتے۔ لیکن گیان روپ نیر ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کوشش کرنے سے یوگی جن دیکھتے ہیں۔ لیکن اگیانی

کوشش کر کے بھی اسے نہیں پاتے۔ جو روشن سورج چند رما اور آگنی میں موجود ہے اور جگت کو روشن کرتا ہے۔ اُسے میرا ہی پرکاش جانو۔ میں پر تھوی میں داخل ہو کر اپنی روشنی سے بھوتوں کو دھارن کرتا ہوں اور ان میں بھرا ہوا چند رما بن کر میں ہی ساری دوائیوں کی پرورش کرتا ہوں۔ میں سپیٹ کی آگ ہو کر پرانیوں کے دیہے میں داخل ہوں، اور پران والو اپان والو سے جیم کر چاروں پرکار کے بھوجن کئے ہوئے پرانیوں کے اناج کو بچاتا ہوں۔ میں سب بھوتوں کے ہر دے مکمل میں رہتا ہوں۔ مجھ سے ہی سمرتی۔ گیان اور اس کا ناش ہوتا ہے۔ سب ویدوں کے جاننے کے قابل میں ہی ہوں۔ ویدانت کا کرنا، اور وید کا لگایا تائیں ہی ہوں۔ اس سنسار میں دو پرش ہیں۔ ایک ناش ہو جاتا ہے اور دوسرا لافانی رہتا ہے لیکن اوتم پرش پر ماتا و کار رہت۔ سرو نینتا۔ بدھ۔ مکت نیتہ۔ روپ۔ تینوں لوگوں میں داخل ہو کر دھارن پالن کرتا ہے۔ ان دونوں سے۔ میں کشر اکثر سے انکر شٹ ہوں۔ اسی وجہ سے لوک و وید میں پر شوتم نام سے مشہور ہوں۔ ہے بھارت! جو اوتم گیانی اس پرکار مجھ کو پر شوتم جانتا ہے۔ وہ سب کچھ جان جاتا ہے۔ اور سب پھلوں میں میرا ہی بھجن کرتا ہے۔ ہے بھارت۔ شاستر کے اس پوشیدہ راز کو میں نے کہا ہے۔ اسے جان کر عقل مند آدمی دھنیہ ہو جاتا ہے۔



پندرہویں ادھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی۔ ہے لکشی جی! اب پندرہویں ادھیائے کا مہاتم سنو! شمال میں ایک ملک میں ایک نرسنگھ نام کا راجہ تھا، اور سُبھگ نام کا اُس کا منتری تھا۔ راجہ کو منتری پر بڑا بھروسہ تھا۔ منتری کے من میں کپٹ (دھوکہ) تھا۔ منتری چاہتا تھا کہ راجہ کو مار کر یہ راجہ میں ہی کروں۔ اسی طرح کچھ وقت گزرا ایک دن منتری نے راجہ کو مار ڈالا، اور آپ راجہ کے لگا کچھ عرصے کے بعد منتری بھی مر گیا۔ یکم راج دوت اُسے باندھ کر لے گئے۔ دھرم راج نے کہا۔ ہے یم دوتو! یہ پانی ہے۔ اسے گھوڑنرک میں ڈال دو اس نے کئی ترک بھو گئے کے بعد دھرم راج کے حکم سے گھوڑے کی یونی میں سنگل دوپ میں جنم لیا۔ بڑے گھوڑے کا سوداگر اُسے خرید کر اپنے دیش کو چلا۔ چلتے چلتے اپنے ملک میں آیا۔ تب وہاں کے راجہ نے سنا کہ فلاں سوداگر بہت گھوڑے لایا ہے۔ تب راجہ نے اُسے بلایا۔ دیکھ کر گھوڑے خریدے۔ اس گھوڑے کو بھی خریدا۔ جب اس گھوڑے کو پھرا۔ تب راجہ کو دیکھ کر اس گھوڑے نے سر پھیر لیا۔ راجہ نے کہا۔ کیا وجہ ہے جو سر پھیرا۔

پندتوں نے کہا، ہے راجن! اس گھوڑے نے تم کو سر جھکایا ہے۔ راجہ نے کہا۔ یہ بات نہیں ہے۔ کئی دن بعد
 راجہ شکار کھیلنے کو اسی گھوڑے پر سوار ہو کر گیا۔ وہ گھوڑا جلدی چلتا تھا۔ راجہ شکار کھیلتا کھیلتا بہت دور چلا گیا۔
 اُس دن راجہ نے ہاتھوں ہاتھ شکار پکڑ کر مارے۔ راجہ بہت خوش ہوا۔ دوپہر ہو گئی۔ راجہ کو پیاس لگی۔
 راجہ نے اس جنگل میں ایک سا دھوکٹیا میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ پاس ہی ایک تالاب پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔ راجہ
 گھوڑے کو درخت سے باندھ کر کٹیا میں گیا، تو دیکھا کہ سا دھونے اپنے بیٹے کو گیتا کے پندرہویں ادھیائے
 کا پاٹھ سکھا رہا ہے۔ درخت کے پتے پر شلوک لکھ دیا ہے، اور بچے سے کہہ دیا کہ کھیلے پھرو، اور اس کو زبانی
 یاد بھی کرو جس درخت سے راجہ نے گھوڑا باندھا تھا، وہ بچہ پتالے کر اسی درخت کے نیچے شلوک یاد کر رہا
 تھا اور کھیل بھی رہا تھا۔ اُس پتے کو گھوڑے نے دیکھا، اور فوراً اُس کی دیہ چھوٹ گئی۔ اتنے میں راجہ پانی
 پی کر آیا، تو دیکھا کہ گھوڑا امر پڑا ہے۔ راجہ نے افسوس سے کہا، کہ یہ گھوڑا کس نے مارا ہے۔ اتنے میں وہ
 بولا۔ ہے راجن! میں اس گھوڑے کا چیتنیہ ہوں۔ دیو دیہی پاکر بینکٹھ کو چار ہا ہوں۔ راجہ نے پوچھا، تم نے ایسا
 کون سا پنیہ کیا ہے۔ گھوڑے نے کہا۔ راجن! یہ بات رشی ور سے پوچھو۔ راجہ نے منی جی سے پوچھا۔ تو انھوں
 نے کہا۔ ہے راجن! گیتا کا شلوک لکھا پتا اس کے آگے پڑا ہے۔ گھوڑے نے اکثر دیکھے ہیں۔ اس لئے گھوڑے

کی گئی ہوئی۔ راجہ نے پوچھا، پچھلے جنم میں گھوڑا کون تھا؟۔ اور گھوڑے کے سر پھیرنے کی بات بھی راجہ نے کہی
 منیشور نے کہا۔ راجن! پچھلے جنم میں تو راجہ تھا، اور تیرا منتری تھا۔ اس نے تجھے مار کر تیرا راجہ لے لیا تھا،
 یہ مکر دھرم راجہ کے پاس گیا۔ دھرم راجہ نے دھکا کر کہا، اس پاپی کو گھوڑا نہ رک میں ڈال دو۔ یہ نہرک
 بھوگتے بھوگتے گھوڑے کے جنم میں آیا اور سنگل دیپ میں آکر تیرے پاس بکا۔ جب اُس نے سہرا لایا
 تب کہا ہے راجن! تو مجھے پہچانتا نہیں۔ مگر میں تجھے پہچانتا ہوں۔ یہ کہہ کر رشی چپ ہو گئے۔ راجہ نے متاثر ہو کر
 دُندوت کی۔ راجہ بھی شری گیتا جی کے پند رہیں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کیا کرتا تھا۔ جس کے پرشاد سے
 راجہ بھی پر مگنی کا ادھیکاری ہوا:



چوبیس شلوک (16) سولہواں ادھیائے

دیو اُسر سمداد بھاگ یوگ!



شری کرشن جی بولے۔ ہے بھارت! بے خوف۔ شدھ۔ سنوگنی ہونا۔ گیان یوگ نشٹا دان۔ خواہشات

کا مارنا بیگیہ۔ تب سرتا، اہنسا ستیہ۔ غصہ نہ کرنا۔ تیاگ۔ شانتی۔ چھلی نہ کرنا۔ سب پرانیوں پر دیا (رحم)
 کرنا۔ ترشنا سے بچنا۔ عاجزی۔ شرم۔ چلیتا کا تیاگ۔ بیچ۔ کشا۔ پوترتا۔ دیش رہت۔ ابھیماں نہ کرنا۔
 قدرتی دھن دولت کیلئے جنم دھارن کرنے والوں کو یہ سب گن ملتے ہیں۔ ہے پارکھ! دمبھ۔ ورپ۔
 ابھیماں۔ غصہ۔ کڑوا ہونا۔ اور گیان یہ سب آسری (راکشش) سمپتی کے لئے جنم لینے والوں کو پر اپت
 ہوتے ہیں۔ ہے پانڈو! دیوی سمپتی مکش اور آسری سمپتی بندھن کا کارن ہوتی ہے تم افسوس نہ کرو۔
 کیونکہ تم دیوی سمپتی کے بھوک کو جیتتے ہو۔ ہے پارکھ! اس لوک میں دیو اور اسریہ دونوں قسم کے لوگ پیدا کئے
 گئے ہیں۔ دیوی کا مفصل طور سے بیان کر چکے۔ اب آسری کا سنو۔ دھرم میں لگاؤ، اور ادھر سے دور
 رہنا۔ یہ اسر لوگ نہیں جانتے۔ اُن میں نہ سوچ۔ نہ آچار۔ نہ سچائی ہی ہے۔ وہ سنار کو جھوٹا۔ نرا دھار
 اور انیشور کہتے ہیں۔ ان کے مذہب میں جگت کی پیدائش کا سبب کام سے پریرت استری پرش کے
 ملن کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ملن آتما۔ کم عقل۔ بُرے کام کرنے والے اس سنار کو نشٹ کرنے کے لئے
 پیدا ہوتے ہیں اور دشکرم کے سہارے ہو کر وہ دمبھی۔ مانی اور مدرا (شراب) سے بھرپور لوگ بیچ کر مومن
 میں لگے ہوتے ہیں۔ وہ موت کے دن تک فکر میں مبتلا رہتے ہیں۔ بہت سی امیدوں سے بھرپور۔ کام کرودھ

میں لگے ہوئے۔ کام کو بھو گئے کے لئے ظلم سے دھن دولت کو اکٹھا کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ میں نے آج یہ پایا۔ اس مقصد کو حاصل کروں گا۔ اور یہ دھن بھی پھر میرا ہو جائے گا۔ یہ دشمن تو میں نے مارا۔ دوسرے کو بھی ماروں گا۔ میں ایشور کو پیارا۔ سدھ بلوان اور سکھی ہوں۔ میں دھنی اور خاندانی ہوں۔ میرے برابر دوسرا کون ہے میں یگیہ کروں گا، دان کروں گا۔ آند کروں گا۔ اس طرح اگیان سے موہیت ہوئے ہیں۔ کئی خواہشات سے موہ روپی بندھن میں پھنسے ہوئے وشنے بھوگوں میں لگے ہوئے لوگ گھور نرک میں گرتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی آپ کرتے ہیں۔ دھن دھام کے گھمنڈ میں چور رہتے ہیں۔ شاستروں کے طریقے چھوڑ کر صرف نام کے لئے یگیہ کرتے ہیں۔ وہ اہنکار۔ طاقت۔ گھمنڈ۔ کام اور کرودھ سے بھرے پڑے ہیں۔ اپنی اور دوسروں کے جسم میں موجود مجھ میں حد رکھتے اور میری بُرائی کرتے ہیں۔ حد رکھنے والے ظالم اور پاپیوں کو میں سنسار کی آسری (راکششی) یونیوں میں ہی ڈالتا ہوں۔ ہے کونتیہ! جنم میں راکشی یونی پا کر وہ مڑکھ مجھ کو پائے بنا ہی دوسرے میں بُری گتی کو حاصل ہوتے ہیں۔ کام کرودھ۔ لوبھ تین دروازے نرک کے ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو چھوڑنا چاہیے۔ ہے ارجن! ان تینوں نرک کے دروازوں سے چھٹا ہوا شخص اپنے کلیان کو اچھی طرح سے کرتا ہے۔ تب اچھی حالت کو پاتا ہے۔ جو شاستروں میں لکھے مطابق

ودھانوں (اصولوں) کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے مطابق کرم کرتا ہے۔ وہ سدھی کو نہیں پاتا۔ سکھ کو نہیں پاتا اور پریم گتی کو نہیں پاتا۔ اس لئے کاریہ اور اکاریہ ان کو جاننے کے لئے ساشتر گواہ ہیں۔ جو ساشتر طریقہ سے جو کچھ لکھیہ۔ تب دان کرتے ہیں۔ وہ پرانی شکھ شانتی پر اپت کر کے سیکنٹھ کو براجمان ہوتے ہیں۔



سولہویں ادھیائے کامہاتم



نشری نارائن جی بولے۔ ہے لکشمی جی! سورٹھ دیش کے راجہ کا کھڑگ باہو تھا۔ وہ بڑا دھرماتا تھا۔ اس کے ہاتھیوں میں ایک ہاتھی مُست تھا۔ اس کی دھوم مچ رہی تھی، وہ مہاوتوں کو پاس نہ آنے دیتا تھا۔ جو مہاوت اس پر چڑھتا وہ اسے مار دیتا تھا۔ راجہ نے اس کو پکڑنے والے آدمی کو انعام دینے کے لئے حکم دیا تھا۔ ہے لکشمی! اس ہاتھی کو کسی نے نہیں پکڑا۔ ایک دن ہاتھی شہر میں کہرام مچا رہا تھا۔ سامنے سے ایک سادھو چلا آ رہا تھا۔ لوگوں نے اس سادھو سے کہا۔ ہے سنت جی! یہ ہاتھی آپ کو مار ڈالے گا۔ سادھو نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ہاتھی نے سونڈ سے سادھو کو منسکار کیا، اور کھڑا رہا۔ تب سادھو نے

کہا ہے ہاتھی! میں تجھے جانتا ہوں، تو پچھلے جنم میں پانی تھا۔ میں تیرا ادھار کروں گا، منکر مت کر۔ ہاتھی با
 راجن چھوتا۔ ماتھا جھٹکاتا تھا۔ لوگوں نے دیکھ کر راجہ کو خبر دی۔ راجہ نے آکر دیکھا کہ ہاتھی سادھو کے سامنے
 کھڑا ہے۔ اس سنت نے گیتا کا پاٹھ کر کے کنڈل میں سے پانی لے کر منہ سے کہا۔ گیتا کے سولہویں ادھیائے
 کے پاٹھ کا پھل اس ہاتھی کو دیا۔ اتنا کہہ کر جل چھڑکنے سے ہاتھی کی دیہ چھوٹی۔ اور اس نے دیو دیہی پانی۔
 اور ومان پر چڑھ کر سیکنڈھ کو گیا۔ راجہ نے سنت کو دندوت پر نام کی، اور کہا۔ سنت جی آپ نے کون
 منتر کہا۔ جس سے اس پنج دکھ دینے والے کو اچھی حالت ملی۔ سنت نے کہا، میں نے گیتا کے سولہویں
 ادھیائے کا پھل اسے دیا ہے۔ روزانہ میں پاٹھ کرتا ہوں۔ راجہ نے پوچھا پچھلے جنم میں یہ ہاتھی کون
 تھا۔ سادھو نے کہا۔ ہے ارجن! یہ پچھلے جنم میں ایک اتیت بالک تھا۔ گورو نے ودیا پڑھائی۔ بڑا نڈیا
 ہوا۔ وہ اتیت تیرتھ یا ترا کو گیا پیچھے اس کی عزت بہت بڑھ گئی۔ اچھے اچھے ست سنگی اس کے درشن
 کو آنے لگے۔ بارہ برس بعد گورو جی آئے۔ وہ بہت عاجز و دمر تھے۔ وہ بڑی سماج میں بیٹھا تھا۔ من میں
 سوچا، اب ان کے استقبال کو اٹھتا ہوں تو میری عزت گھٹے گی۔ یہ سوچ کر آنکھیں بند کر کے خاموش
 ہو رہا۔ گورو جی نے دیکھا، مجھے دیکھ کر اس نے آنکھیں بند کی ہیں۔ ایسا دیکھ کر شراب (بد دعا) دیا کہ اے

مورکھ! تو اندھا ہے مجھے دیکھ کر سبھی نہیں جھکایا۔ اور نہ اٹھ کر دُندوت کی ہے۔ تو نے اپنی عزت کا بھٹکا
 کیا ہے۔ اس لئے ہاتھی کا جتم پاویگا۔ یہ سن کر وہ بولا ہے سنت جی! آپ کا وچن ستیہ ہوگا۔ گورو کو دیا
 آئی اور کہا: جو گیتلے سولہویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل سنکلیپ کر تجھے دے گا۔ تب تیرا اُدھار
 ہوگا۔ یہ سنکر راجہ نے بھی پاٹھ سیکھا۔ اور سولہویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کرنے لگا۔ کچھ عرصے بعد
 راجہ بھی پر مگتی کو پراپت ہوا۔

آتما کی ملکیت ہے جس کو کہتے ہیں شریر!
 کیا خوب ہستی رکھتی ہے اہل چمن میں بے نظیر
 پہچان لے کر کوئی ارجن آمتا ہے چیز کیا
 زندگی کی ہر شے فانی سے سمجھ لے وہ چھٹا
 آمتا ہی امر ہے اور آمتا ہی لازوال
 بل نہیں سکتی زمانے میں کبھی اس کی مثال
 آگ پانی اور ہوا سے اس کا کچھ ناٹھ نہیں



جسم کے یہ ساتھ ہے پر اور کا کھانا نہیں
 کرتا ہے بشر جس طرح نیا لباس زیب تن
 اس طرح یہ بھی بناتی دیگر شریں وطن
 نہ آتا خود ہی مرتی ہے اور نہ مار سکتی ہے
 یہی اہل پنڈتوں کے وچنوں کی شکست ہے



اکھٹائیس شلوک (17) ستر ہواں ادھیائے
 شر دھائے و بھاگ یوگ

ارجن نے پوچھا، ہے کرشن جی! شاستر دھمی کو چھوڑ شر دھاکے ساتھ جو پرش آپ کا یو جن
 کرتے ہیں۔ اُن کی نشٹھا سا تو کی ہے یا راجسی، یا تامسی ہے۔ شری بھگوان جی بولے۔ پرائیوں کی سو بھٹا

سے ہی ساتوں کی۔ راجسی اور تامسی۔ یہ تین پرکار کی شردھا ہے۔ سوئسو۔ ہے ارجن اسب کو اپنی پرکرتی کے مطابق شردھا ہوتی ہے۔ جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے۔ وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ ساتوں کی پُرش دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ رجوگنی گیہ۔ راکششوں کو پوجتے ہیں۔ اور تامسی جن بھوت، پریتوں کو پوجتے ہیں۔ جو لوگ کپٹ۔ آہار۔ آلسیہ۔ اور وشنے۔ انوراگ اور ضد سے شاستر میں کہا ہوا تب کرتے ہیں وہ بیوقوفی سے نہ صرف اپنے جسم میں موجود آتما کو بلکہ مجھے بھی کشت دیتے ہیں۔ انھیں یقیناً آسری جانو۔ ہر کسی کو تین قسم کی خوراک پسند ہے۔ اسی طرح گیہ تب۔ دان بھی تین قسم کے ہیں۔ جن کے بھید سوئسو۔ عمر۔ ستو۔ طاقت۔ تندرستی۔ سکھ اور پریت کو بڑھانے والے رس۔ مٹی۔ ساتھ پرورش کرنے والے اور آئندہ دینے والے بھوجن ساتوں کوں کو پیارے ہیں۔ کڑوے۔ کھٹے۔ میٹھے۔ نمکین۔ گرم۔ تیکھے۔ روکھے۔ چٹپٹے اور دکھ رنج اور بیماری والے بھوجن راجسی لوگوں کو پیارے ہیں۔ پھروں کا رکھا ہوا۔ بے رس۔ بدبودار۔ باسی۔ سڑا ہوا۔ گندا بھوجن۔ تامسی لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔ گیہ کرنا ہی ہے۔ ایسا مضبوط دل کر کے پھل کی خواہش کے بغیر طریقہ سے جو گیہ کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوں کے ہے۔ ہے ارجن پھل کی خواہش سے اور لوگ دکھاوے کے لئے جو گیہ کیا جاتا ہے۔ اسے راجسی جانو، اور شاستر ودھی کے خلاف۔

بغیر اناج کے دان، اور بغیر منتر و شردھا کے کیا ہوا یگیہ تامسی کہلاتا ہے۔ دیوتا۔ براہمن۔ گورو۔ اور
 ودوان۔ ان کا پوجن۔ پاکیزگی۔ سادہ پن۔ برہمچریہ اور اہنسا کا پالن کرنا، جسمانی تپ ہے جس بات
 سے کسی کا دل نہ دکھے۔ سچا۔ پیارا۔ دوسروں کی بھلائی کا وجہ بننا۔ سوا دھیائے کی مشق کرنا اصلی
 تپ ہے۔ دل کی خوشی۔ من کی شانتی۔ خاموشی۔ آتم نگرہ، اور نشکیٹ رہنا، یہ دماغی تپ ہیں۔
 یہ تینوں قسم کے تپ اگر شردھا سے پھل کی خواہش چھوڑ کر اور لوگ سے کئے جائیں تو سا توک تپ
 کہلاتا ہے جو اپنی عزت کرائے اور اپنی مانتا کرائے تو پاکھنڈی تپسیا راجسی تپسیا ہے جو ضد سے
 آتما کو دکھ دے کر، اور دوسرے کے ناش کے لئے کی جائے وہ تامسی تپسیا ہے پھل کی اچھیا چھوڑ۔
 اچھی بدھی۔ اچھی جگہ۔ اچھے آدمی کو بدلے میں کوئی چیز لینے کی اچھیا کے بغیر دیا جاتا ہے۔ اسے
 سا توک دان کہتے ہیں۔ جو دان کسی پھل کی خواہش سے یا کلپش جھگڑا وغیرہ کر کے دیا جاتا ہے اُسے
 راجسی دان کہتے ہیں۔ بے وقوف لوگوں کو بے عزتی سے جو دان دیا جاتا ہے وہ تامسی دان ہے۔
 اوم۔ رت۔ اور ست یہ تین برہم کے نام ہیں۔ انہی سے شروع میں براہمن۔ یگیہ اور وید بنے ہیں۔
 اسی سے گیانی لوگ یگیہ۔ دان۔ تپ وغیرہ شاستریں کہی گئی کر یا نہیں اور کسا راجارن کے ساتھ کرتے

ہیں مہاپرش پھل کی اچھیانہ کر کے تت شبدا کا اچارن کر گئے تپ اور دان کرتے ہیں۔ ہے
 ارجن! تت شبدا کا اچارن اچھے خیالات اور شدھ من سے کیا جاتا ہے، اور من گلیک شادوں
 وغیرہ میں بھی تت شبدا کا اچارن کرتے ہیں۔ گئے اور دان میں جو ست کہتے ہیں، وہ ایشور کو پانے
 کے لئے جو کرم ہیں، وہ بھی ست کہلاتے ہیں۔ ہے پار تھ ابغیر شردھا کے دان اور تپ جو کرم کئے جاتے
 ہیں وہ استیہ کہلاتے ہیں۔ وہ نہ اس لوک میں اور نہ پر لوک میں ہتکاری ہیں، اور میں انکو گرن نہیں کرتا۔



سترہویں ادھیا کا مہاتم



شری بھگوان بولے۔ منڈلیک نامی دیش میں دوشاسن نام کا راجہ تھا۔ ایک اور دیش
 کے راجہ نے آپس میں شرط باندھی کہ ہاتھی لڑے جاویں اور جس کا ہاتھی جیتے وہ فلاں دھن لیوے۔
 دوسرے راجہ کا ہاتھی جیتا۔ دوشاسن کا ہاتھی ہارا کچھ دن بعد ہاتھی مر گیا، تو راجہ دوشاسن کو بہت

فکر ہوا۔ ایک تو دھن گیا، دوسرے ہاتھی مرا تیسرے لوگوں میں ہنسی ہوئی۔ اسی فکر میں راجہ مرگیا
 یم دوت اُسے پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ یہ ہاتھی کے موہ سے
 مر گیا ہے۔ اسے ہاتھی کی یونی دوہے لکشی راجہ دوشاسن سنگل دیپ میں جا کر ہاتھی ہوا۔ اس
 راجہ کے بہت ہاتھی تھے، اُن میں آیا پچھلے جنم کی اُسے خبر تھی۔ کچھ دنوں میں راجہ کے پاس
 ایک براہمن آیا۔ اس نے راجہ کو ایک شلوگ سنایا۔ راجہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہے براہمن!
 تمہاری جو خواہش ہو وہ مانگو براہمن نے کہا، میرے پاس سب کچھ ہے۔ صرف ہاتھی نہیں ہے۔ راجہ
 نے سُن کر دہی ہاتھی دیا، براہمن اس ہاتھی کو اپنے گھر لے گیا۔ براہمن نے رات کو ہاتھی کو دانہ دیا،
 لیکن ہاتھی نے دانہ نہ کھایا، اور نہ ہی جل پیا۔ ہاتھی رو کر مَن میں فکر کر رہا تھا کہ مجھے کوئی اس یونی
 سے چھڑا دے۔ تب براہمن نے مہادوتوں کو بلا کر پوچھا، کہ اس ہاتھی کو کیا دکھ ہے جو کھاتا پیتا کچھ نہیں
 ہے۔ مہادوت نے دیکھ کر کہا، اس کو کچھ نہیں ہے۔ تب براہمن نے راجہ سے کہا۔ راجہ اس کو دیکھنے کے
 لئے آیا۔ راجہ نے اچھے وید، اور مہادوت بلا کر سب کو ہاتھی کو دکھایا۔ انھوں نے دیکھ کر کہا۔ ہے راجہ!
 اس کو دماغی دکھ ہے۔ جسم کا دکھ نہیں۔ تب راجہ نے کہا، کہ ہاتھی تو ہی بول۔ تجھے کیا دکھ ہے پریشور

کی طاقت سے منشیوں کی زبان میں ہاتھی نے کہا۔ ہے راجن! تو بڑا دھرم دان ہے۔ یہ براہمن بھی
 بڑا دھرم اتما ہے۔ اس کے گھر کا اناج وہ کھاوے جو بڑا دھرم اتما ہو۔ مجھ جیسا پانی کیوں کر کھا سکتا
 ہے۔ تب براہمن نے کہا، ہے راجن! آپ اپنا ہاتھی واپس لے لو۔ راجہ نے کہا، دان کی چیز میں
 پھر واپس نہیں لے سکتا۔ تب ہاتھی نے کہا، ہے براہمن! شکرت کر۔ تو مجھے گیتا کے ستر ہویں ادھیگا
 کا پاٹھ سنا۔ براہمن نے ایسا ہی کیا۔

ہے لکشمی! پاٹھ سنتے ہی فوراً ہاتھی کا جسم چھوٹا، اور دیو دیہی پائی۔ آکاش سے دِمان آئے
 دِمان پر چڑھ کر راجہ کی تعریف کی، اور کہا کہ ہے راجن! تو دھنیہ ہے۔ تیری مہربانی سے میں اس
 بیچ یونی سے چھٹا ہوں۔ پھر راجہ کو اپنے پچھلے جنم کی کھٹا بھی سنا۔

پاپ کا یہ رن نہیں دھرم کا یہ یدھ ہے
 مارنا اور کاٹنا یہاں پر تو سب کچھ شدھ ہے
 پاپ کی کشتی ڈبونا، یہی تیرا کار ہے
 دھرم کی خاطر جو مرے وہ سورگ ادھیگا ہے





اٹھتر شلوک (18) اٹھارہواں ادھیائے

موکش سنیاں یوگ



ارجن شری کرشن دیوجی سے سوال کر رہے ہیں، کہ ہے مہا بابو! رشی کیش بھگوان جی! ہے کیشی دیتے کے مارنے والے! ہے پر بھوجی! میں تم سے سنیاں اور تیاگ کا تو جاننا چاہتا ہوں کہ سنیاں کس کو کہتے ہیں، اور تیاگ کس کو کہتے ہیں، سو پر بھوجی، ان دونوں کا جواب الگ الگ کہو۔ ارجن کی پرار تھنا مان کر شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن! سنسار کی خواہش کے سبھی کام تیاگ کر میری شرن میں آنا سنیاں ہے، اور میرے چرن میں آکر میری بھگتی کرنا اور کسی چیز کی خواہش نہ کرنا تیاگ سنیاں ہے۔ یہ تو ہم نے اپنے مت کا سنیاں اور تیاگ کہا ہے اب ارجن جیسے شاستروں کا مت ہے سن۔ ایک شاستر تو یہ کہتے ہیں، کہ بھلے، اور بُرے دونوں کرم چھوڑ دیے۔ کیونکہ بھلے کرم کا پھل سُکھ اور بُرے کرم کا پھل دُکھ بھوگنا ہے۔ بھلا کرم چرنوں میں

سونے کی بٹری ہے۔ بُرا کرم چرنوں میں لو۔ بے کی بٹری ہے۔ اس سے بھلے بُرے کرم دونوں بندھن
 پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا تیاگ کرنا ہی بہتر ہے ہے ارجن! ایک شاستریہ کہتا ہے کہ یگیہ۔
 دان تپسیا رشنان۔ ایسے ستیہ کرم نہیں تیا گئے چاہئیں۔ یہ پاکیزگی دیتے ہیں۔ یہ کرم کرنے سے جسم
 پوتر ہوتا ہے۔ ہے بھرت ونسی ارجن! اب سچے کرم میرے مت کا تیاگ سن۔ تیاگ تین قسم کے
 ہیں۔ اول تو میرا مت یہ ہے کہ یگیہ۔ دان۔ تپسیا اور رشنان (غسل) یہ انسان کو پوتر (پاک) کرتے
 ہیں۔ گیانی پرش ان کا تیاگ نہیں کرتے۔ جو کھلے و دیکھ پرش ہیں، یہ ستیہ کرم کرنے ان کو اچھے
 لگتے ہیں۔ اچھے کرم کر کے ان کا پھل نہیں چاہتے۔ اسی لئے میرے مت میں یہ بات بھلی ہے سب
 باتوں میں یہ بات بھلی ہے کہ اچھے کرم کے پھل کو نہ چاہے۔ یہ نہایت عمدہ بات ہے۔ اور جو اگیان
 سے سُستی کرے۔ ستیہ کرم چھوڑ کر کہے ستیہ کرم سے کیا ہوتا ہے۔ جو پرانی مایا کے چکر میں پھنس کر ستیہ
 کرم تیا گے، سو یہ راجسی تیاگ کہلاتا ہے جو شخص جسم کے دُکھ کے دُور سے ستیہ کرم تیا گے کہ اشنان
 کرنے سے مجھے سردی لگتی ہے۔ ہاتھ دُکھتے ہیں اس طرح کا تیاگ تا مسی تیاگ کہلاتا ہے۔ اس
 کا پھل نہیں پاتے۔ ہے ارجن! جو اس طرح ستیہ کرموں کو کرے پہلے تو کہے۔ میرا کشریہ براہمن

کا جنم در لہجہ ہے۔ اشنان وغیرہ کرم کرنے مجھ کو بھلے ہیں۔ کرم ضرور کرے مگر ان کے پھل کی خواہش نہ
 کرے۔ ایسا سا توک تیاگ کہلاتا ہے۔ ہے ارجن گیانی پُرش اشنان وغیرہ ستیہ کرموں کی بُرائی نہیں کرتے
 ہیں، اور نہ خود ہی ان ستیہ کرموں کو چھوڑتے ہیں نیچے سے انھیں کرتے ہیں، اور پھل کو نہیں چاہتے۔ ہے
 ارجن! ایسے پرانیوں کی بُدھی (عقل) نرمل (پاک) ہوتی ہے۔ اس نرمل بُدھی سے گیان پیدا ہوتا
 ہے۔ اور جو نہی میری مہا کا گیان پیدا ہوا تو سنسار کے بندھن سے مکت ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہے ارجن!
 ستیہ کرموں کا تیاگ نہ کرے۔ جیسے سیڑھیوں کے راستے سے مندر کے اوپر جا چڑھتا ہے۔ اسی طرح
 یہ ستیہ کرم کرنے بھی مکتی سیڑھیاں ہیں، اور جتنے دیہہ دھاری ہیں۔ سو کسی دیہہ دھاری کی شکتی نہیں۔
 سو ستیہ کرم تیاگے ہے ارجن! جب پتا کے دیر یہ سے ماتا کے پیٹ میں یہ جو جیو آتا ہے، اُسی دن سے
 لے کر مرنے کے دن تک کبھی یہ شکر می نہیں ہوتا، اور نہ یہ جیو تیاگی ہوتا ہے۔ ہے ارجن! یہ کب شکر می
 ہوتا ہے۔ سوسن۔ پرانی ستیہ کرم مجھے سونپ دے۔ کچھ پھل نہ مانگے، تب یہ جیو شکر می اور تیاگی
 ہوتا ہے۔ اب جو منشیہ کو روزانہ اپنے کرم کرنے کا تین طرح کا پھل ہوتا ہے سوسن بھلے کرم کا پھل سُکھ
 بُرے کا پھل دُکھ، اور جو بُرے بھلے کرم کو ملا جلا کر کرے تو سُکھ دُکھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ یہ تین طرح۔ کہیں

ہیں جو روزانہ سنساری منشیوں کو ہوتے ہیں۔ لیکن کن کو؟ جو ستسار کو تیاگ کر میری شرن نہیں آئے انکو
 جو پرانی تیاگ کر میرے چرن کملوں کی شرن آئے ان کے نزدیک کوئی دکھ نہیں آتا۔ اب ارجن اور سن۔
 جتنے کرم دیہہ دھاری منشیوں سے ہوتے ہیں۔ بھلے یا بُرے سوسب دیہہ اندریوں میں ہوتے ہیں۔
 آتما کیسا ہے؟ اگر تا ہے یعنی کچھ نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی ہے۔ نرمل کا نرمل ہے۔ بے ارجن! اس کو انھوں
 نے پہچانا ہے جن کی نرمل بُدھی ہے۔ وہی آتما کو پہچانتے ہیں۔ اور دُرگتی اور بیوقوف لوگ آتما کو نہیں
 دیکھ سکتے۔ اس کی اہم بُدھی نہیں، کہ میں جو آتما ہوں کرتا ہوں۔ کچھ نہیں کرتا۔ جو کچھ بھلا بُرا کرم ہوتا ہے۔
 دیہہ۔ اندریوں اور من سے ہوتا ہے جس کی ایسی بُدھی ہے سب لوگوں کو مارے تو اس کو کوئی
 دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کسی کرم کا ان کو بندھن نہیں۔ اب ارجن تین طرح کا گیان، تین طرح کا کرم اور کرتا علیحدہ
 علیحدہ سن۔ پہلے ستو گُن سن۔ جس گیان سے سب پرانیوں میں اس کو ایک ہی اونیاشی آتما نظر آتا
 ہے۔ جس کو سب جگہ حاضر ناظر جان کر سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ دشمنی سے دکھ کسی کو نہ دیوے
 سکھداتی بنے۔ یہ ساتو گُن گیان کہلاتا ہے، اور جب گیان ایسا ہوا، جس سے کہ لوگوں کو الگ الگ
 نظر سے دیکھنے لگا، اور یہ سمجھنے لگا، اور یہ سمجھنے لگا کہ یہ اور ہے اور میں اور۔ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

ایسا راجسی گیان کہلاتا ہے۔ اور جس گیان سے سب کوئی بُرا دکھائی دے اور سب سے دشمنی باندھے ہو
ایسا تامسی گیان کہلاتا ہے۔ اب ارجن! کرم سُن جو اس طرح کرم کرے جو کہ مجھے اچھے لگتے ہیں پھل کی چھیا
نہ کرے، سو سا تو کرم کہلاتا ہے جس کرم کے کرنے سے بہت جنجال ہووے سو ایسا کرم راجسی کہلاتا
ہے جس کرم میں کوئی بندھن باندھنا۔ کسی کو دکھانا۔ کسی کا گھات کرنا اور ایسا کرم کرنے سے اپنا بل دھات
اور بُرائی دکھانا اس طرح مایا میں پھنسا ہوا کرم کو شروع کرے سو تامسی کہلاتا ہے۔ اور کرم کرتا سُن۔
جو اس طرح کرم کرے۔ یگیہ۔ تہوار۔ ہوم۔ ہون وغیرہ جو ستیہ کرم ہیں، ان کو کرے پھل کچھ نہ چاہوے۔
ابھیان سے رہت ہو کہ میرا کچھ نہیں سب کچھ پر مشور کا ہے۔ اور محنت سے باہر جو کچھ آسان ہو سو کرے اور
بگڑے تو دُکھ نہ پاوے۔ جو کچھ کام سمپورن (مکمل) ہو تو خوش نہ ہو بیٹھے۔ وہ کیا سمجھے؟۔ یہی کہ میرا کچھ نہیں۔
سب کچھ ایشور کا ہے۔ سُکھ دُکھ سے دور ہو جو کچھ ایشور کی کرپا سے ملے سو بھوجن کرے۔ اس طرح سا تو کرم کرتا کہتا ہے۔
اب راجسی کرتا سُن جیوؤں کے دُکھانے میں جس کی عادت اور نا پاکیزگی سُکھ دُکھ مان کر جو یگیہ کرے اُس
کے پھل کی خواہش من میں کرے۔ مجھ کو دھنیہ کہیں گے۔ ایسا خیال کر کے خوش ہونا، اور یہ جو گھر سے دھن
دولت خرچ ہوتی ہے، اس وجہ سے دُکھ ہونا یہ راجسی کرنا کہلاتا ہے۔ اب تامسی کرتا سُن۔ شاستر کی ودھی

(در لقیہ) کو نہ سمجھے، کہ یہ مہو تو کس طریقے سے کیا جائے۔ کسی کو مستک نہ جھکائے۔ مہا مورو رکھ۔ آس۔ شرابی وغیرہ
 سب کسی سے لڑائی کرے وہ تامسی کرتا ہے۔ اب ہے ارجن باتیں طرح کی بُدھی اور تین قسم کی درڑھتا
 الگ الگ سُن جس بُدھی سے گہست میں بھی سکتی رہے۔ اچھے کام کو اچھا جانے بُرے کام کو بُرا جانے
 اور وہ بھی سمجھے کہ اس بات سے مجھ کو مُکنتی یا اس سے بندھن ہو گا۔ جس بُدھی سے یہ بات سمجھے تو ساتوک
 بُدھی ہے، اور جس بُدھی سے دھرم کو ادھرم۔ جو بُرے کو بھلا جانے، اور کو ادھر سمجھے۔ یہ راجسی نشانی
 ہیں جس بُدھی سے دھرم کو ادھرم جانے یعنی جو گھات کرنے سے پیہ جانے، یہ بکرا میں مارتا ہوں،
 پیہ ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور باتیں سمجھے۔ ایسے دھرم کو ادھرم لٹے سمجھے، تو تامسی بُدھی کہلاتی ہے۔ اب
 درڑھتا سُن من میں کسی بُرائی کی نہ سوچے۔ اور اندریاں سب قابو میں ہو دیں۔ ایک پر بھوک کی شرن رہے
 جب یہ وارنا ہو تب ساتوک درڑھتا جان، اور جب من اپنے دھرم میں سب طرح مضبوط دھن
 کے کانے میں مضبوط اور کھانے پہننے میں مضبوطی ہو، تب تو راجسی درڑھتا (مضبوطی) جان۔ اور جب
 مہا گھور نیند میں سو رہے، اور بہت فکر میں ڈوبا ہوا کسی سے لڑائی جھگڑا، یہ تینوں نشانیاں تامسی
 درڑھتا کی ہیں۔ ایسے پنج بُدھی والے نیند فکر جھگڑا۔ تینوں بُرائیوں سے اپنے آپ کی مُکنتی نہیں کر سکتے

ان کو تامسی درڑھٹا جان۔ ہے بھرت ونشی ارجن! اب تین قسم کا سکھ سُن۔ جو سکھ کڑوا دکھا دے نہیں میٹھا سکھ دینے والا، امرت جیسا بھوجن کرے۔ پہلے تپ دکھ سا دکھ کر تب راجہ سورگ پھل پاوے۔ یہ ساتوک سکھ کہلاتا ہے۔ اب راجسی سکھ سُن۔ جس کا پھل دکھ ہو۔ پہلے سکھ کو پا کر پیچھے برا پھل حاصل کرے یہ راجسی کہلاتا ہے۔ اب تامسی سکھ سُن۔ پہلے مدہوش۔ آسید۔ نیند میں سستی۔ مالک کو بھول جانا۔ سب سے دُور رہنا۔ تامسی سکھ ہیں۔ اب ارجن! اور سُن۔ سورگ سے لیکر زمین کے نیچے پاتال لوک ناگ لوک تنک تینوں لوک مایا سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ تینوں لوگوں میں مایا کے تین گُن استعمال ہوئے ہیں۔ ان تین ہی گُنوں کے سو بھاؤ لوک میں استعمال ہوئے ہیں۔ لوگوں میں گُن ہیں۔ گُنوں سے لوک ہیں۔ اسی لئے تین گُنوں والی سرشٹی کہی ہے۔ ہے ارجن! اب براہمن کشتیر یہ۔ ویش اور شو در۔ ان چاروں ورنوں کے سو بھاؤ کی پری کر یا اس دیہ کے ساتھ ہی جنتی ہے۔ پہلے براہمن کے سو بھاؤ کی پر کر یا کہتے ہیں۔ اندریوں کا جیتنا۔ من کا جیتنا۔۔۔ تپ کرنا۔ بھجن کرنا۔ پوتر۔ کشما۔ کول سو بھاؤ۔ گیان اپنا اور گیان پر میشور کا جاننا، اور گوبند میں توبدھی پر میشور کا جاننا۔ یہ براہمن کے قدرتی (دھرم) اب کشتیر کے قدرتی دھرم سُن۔ بہادر تیجسوی۔ راج یدھ سے نہ بھاگنے والا۔ بدھیمان۔ دانی ہونا۔

پریشور ایشور کی شردھا ہونا۔ یہ کشتیر یہ کے قدرتی لکشن (علامات) کہے ہیں۔ اب ویش کے قدرتی دھرم سُن
 کھیتی کرنا۔ تجارت ہو پار کرنا۔ گنوں کی سیوا کرنا، یہ ویش کے دھرم ہیں۔ اب شودر کے دھرم سُن۔
 تینوں ہی ورنوں (ذاتیوں) کی سیوا کرنا۔ جو حاصل ہو اسی میں صبر کرنا۔ یہ شودر کے دھرم ہیں۔ یہ چاروں
 ورنوں کے دھرم کہے۔ پرانی ان اپنے اپنے کرموں کے کرنے میں لگے ہوں، تو اُن کے کرنے سے
 جو پھل ہوتا ہے وہ کیا ہے، سو سُن۔ پاپ برہم ساری سرشٹی کا جو کچھ ماسب میں رہا ہوا اونیاشی
 ہے اُس کو ملے گا۔ ہے ارجن! یہ چاروں ورنوں کے جو دھرم کہے ہیں۔ ان میں سب کو اپنے اپنے
 دھرم پالن سے کلیان ہوتا ہے۔ اپنا دھرم دوسرے کے دھرم سے چاہے کتنا بھی بُرا کیوں نہ دکھائی
 دیتا ہو، پھر بھی اپنا دھرم ہی کلیان کرنے والا ہے۔ دوسرے کا دھرم اس کی سہائتا (مدد) نہ کریگا
 اپنے اپنے دھرم کرنے سے پاپ نہیں لگتا۔ اپنا دھرم مکتی داتا ہے۔ چار ورنوں کے دھرم کہے ہیں۔
 اب تینوں پد کے لکشن (علامات) سُن۔ ہے ارجن! میرا بھجن کرنے سے چاروں اوگن (پاپ) کٹ جاتے
 جلتے ہیں۔ سچ پد کو پراپت ہوتا ہے۔ ان کو چوتھا پد کہتے ہیں۔ اس کو سچ پد۔ سری پدا اور ست پد بھی
 کہتے ہیں۔ جو پرانی اس پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ اُن کو کسی کرم تیاگنے کا دکھ نہیں۔ اور ست پد کو پاکر

کسی کرم کو شروع کرے۔ اُس کو بڑا دوش ہے۔ ست پد کا درشتانت سُن۔ جیسے بغیر دھوئیں کے نرمل
 اگنی جلتی ہے۔ اس نرمل اگنی میں دھوئیں والی لکڑی ڈالیں تو وہ نرمل اگنی کو بگاڑ دیتی ہے۔ ویسے ہی
 چوتھے پد والے کرم شروع کرنا دوش (دیاپ) ہے۔ کرم شروع کر دینا سنیہ پد کو بگاڑ دیتا ہے اس
 لئے جو تریا پد میں لین ہوا اُسے کرم کا شروع کرنا کچھ نہیں رہا۔ اب جو چوتھے پد میں لگا ہوا ہے، اُس کے
 لکشن سُن۔ سب سے بڑا لکشن یہ ہے کہ اسے موہ متا نہیں سنسار کے وشویوں سے مَن جیت رکھا ہے۔
 کسی چیز کی خواہش نہیں۔ کوئی کامنا نہیں۔ وہ نشکرمی سدھ ہیں۔ ایسے سکھ کے سامنے اور کوئی سکھ نہیں۔
 اس وجہ سے اُس کو کوئی چاہتا نہیں۔ سو وہ کس سدھی کو پراپت ہوا ہے۔ ہے کنتی نندن ارجن! وہ میرے
 جاننے کے گیان کو مکمل طور سے پراپت ہوا ہے۔ اس کی بُدھی نرمل ہوئی، اور ہمیشہ پراپت برہم کے لئے اسکا
 درٹھ لٹچے ہوا ہے اور سنساری لوگوں کی بات نہیں سُنتا، اور نہ آپ کسی سے بات کرتا ہے۔ نہ کسی کے
 ساتھ حجت ہے، نہ دشمنی ہے۔ ایکانتی واشی میرے سَمَن کے سکھ کو پا کر مکمل ہو رہا ہے سنسار میں جس نے تین
 باتیں جیت رکھی ہیں یعنی دیہہ سے سنساری منشویوں کے سنگ نہیں کرتا زبان سے بات نہیں کرتا مَن سے
 سنساری لوگوں کی چتون نہیں۔ اس طرح مَن، دیہہ مَن، ساجیو یہ جیت رکھا ہے اور ہمیشہ ہر وقت میرے

دھیان میں جٹا ہوا ہے۔ سارے سنسار سے ویراگ وان ہے۔ وہ اوم برہم کے لوک تلے شیشناگ کے
 لوک پر مٹکھ کو تنکے کے برابر جانتا ہے۔ اس کا نام ویراگیہ ہے۔ پھر کیسا اہنکار طاقت گھمنڈ۔ کام کرود۔
 ان کا تیاگی ان میں رمتا نہیں اور بھوجن کی زیادہ خواہش نہیں رکھتا۔ اس کا نام تیاگ ہے۔ جو چھ ہی وکار
 تیاگے اور کسی چیز کے ساتھ ممتا۔ موہ نہ رکھے ایسے جو ستیہ پُرش ہیں۔ سودھیہ ساتھ ہوتے ہوئے بھی مکت ہیں۔
 پھر وہ کیسا ہوا۔ برہم بھوت کیا کہئے۔ مایا کے تین گُن سو کاٹے گئے۔ جب تین گُن کاٹے۔ تب جیسا آتما برہم
 تھا۔ ویسا برہم بھوت برہم ہی ہوا۔ اس لئے اس کو برہم بھوت ہی کہئے۔ برہم بھوت ہوا۔ تب اس کا آتما
 خوش ہوا۔ تب کسی گئی چیز کی چنتا (فکر) نہ کرے۔ انہونی چیز کے آنے کی خواہش نہ کرے۔ سب بھوت
 پرانیوں سے ممتا درشتی ہو یہ علامات تریا پد کے ہیں۔ جب تریا پد میں آدمی آتا ہے تو میری بھگتی کو فوراً پاتا
 ہے۔ میری بھگتی یہ ہے۔ جو میری مہا کا پر تاپ جانتا ہے سو میرا بھگت کیسا ہے۔ تریا پد میں لین ہوا کیا
 برہم گیان کا پرکاش ہوا۔ سو بھگت پر بھوکو جانے۔ بکل پر تاپ پر بھوکلائے۔ بڑائی مہتو نا کا برہم برہم بودھ
 وچار اس کو جانے۔ آگے اور مہاتم نہیں۔ اس مہا کا جاننا ہی پرہم بھگتی ہے۔ سو ہر لمحے۔ ہر گھڑی رام نام
 کو سُرے۔ ہے ارجن اجنھوں نے میری مہا کے گیان روپی امرت کو پیا ہے۔ سو جب تک متشبیہ وہیہ میں

رہے، تب تک پر مِ شانتی سکھ میں مِ گن رہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے تب میرے پر مِ ندھی او نیا شِ پدیں جالین ہوتا ہے۔ یہ چوتھے پد تریا شانتی پد کے لکشن کہے جس کو بھجن رو پی امرت کا مزہ آیا ہے۔ اور ساتھ ہی مایا کی پر کرتی کا تیاگ کر رہے ہیں سو میری کرپا سے میرے پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو مِ ن کا شیل چیتا میرے میں رکھ میرے ساتھ ہی مِ جت کر۔ بدھی کا شیل چیتنا جھ میں رکھنے سے سنسار کے دُکھ سے تِرجا دیگا اور جو اپنے اہنکار سے میری آگیا نہ مانے گا تب تیرا وِ نِ ش ہو جاوے گا۔ جو تو ابھی مان سے کہے کہ میں یدھ نہیں کرتا سو تیرا کہنا جھوٹ ہے کیونکہ جیسی تیری پر کرتی ہے، ویسا تجھ سے ہو رہا ہے۔ ہے کنتی نندن ارجن! جیسے جیسے دیہہ دھاری جس جس عادت کے پیدا ہوئے ہیں سو سب عادات کے قابو میں ہیں عادات کسی کے قابو میں نہیں۔ جو تو کئی کے موہ میں پھنسا ہوا یہ کہے کہ میں یدھ نہیں کرتا تو کستری کا سو بھاؤ تجھ سے ضرور یدھ کر ائے گا۔ ہے ارجن! ایک ایشور کا سروپ جھوٹ پرانیوں میں بسا ہوا۔ سو ضرور جیوں کو موہ کے نیر پر ہی بیٹھا کر سب کو بھراتا ہے۔ اس لئے ست بھاؤں سے تو ایشور کی شرن جا۔ پر مِ شاپی جو کلیان پُراتن (قدیمی) ستھان ہے۔ اس کو پراپت ہو دیگا، ہے ارجن! یہ پر مِ لگیہ نہایت پوشیدہ گیان میں نے تیرے لئے کہا ہے اور جتنے مارگ (راستے) تیرے سمجھانے کے تھے سب میں نے تجھ کو سمجھا دئے تیری بدھی میرے چرنوں

کے ساتھ درڑھ ہے۔ اس لئے تیرے کلیان کے لئے میں کہتا ہوں، ہے ارجن! سب بھجنوں میں مجھ کو بھجن عزیز ہے۔ جب تو اس بھجن میں درڑھ ہوگا تب سب بھگتوں سے تو مجھے زیادہ پیارا لگے گا۔ سب بھجنوں کا تیاگ کر میری ہی شرن آ۔ میں تجھ کو سب پاپوں سے مکت کروں گا۔ تو فرمت کر۔ ہے ارجن! ایگیان جو تجھ کو میں نے کہا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو مت سنا جو میری بھگتی سے بھمکھ ہیں جس کو سُننے کی شر دھا نہ ہو اور میرا پوشیدہ گیان میرے بھگتوں کو سُنائے گا۔ وہ مجھے بھگتی بہت پائے گا۔ جس پُرش نے میری بھگتی کی ہے۔ ایسا کوئی دوسرا شخص مجھے خوش کر نہوا لا نہیں ہے۔ ایسا شخص نہ پیچھے کوئی ہوا ہے اور نہ آگے ہوگا۔ وہ مجھ کو بہت پیارا ہے۔ جس نے میرے بھگت کو گیتا کا گیان سُنایا ہے۔ اس کو بہت پھل ملیگا۔ اور جو کوئی اس گیتا جی کے ایک شلوک کا بھی پاٹھ کرے گا۔ اُس کا پھل سُن سب جگہوں میں جو سریشٹھ گیان لگیا ہے۔ اُس کا پھل دیتا ہوں۔ اور اس پاٹھ کرتا کے نزدیک جا کھڑا ہوتا ہوں جیسے کوئی کسی کا نام لیکر بلائے تو وہ فوراً بولتا ہے۔ ویسے ہی گیتا کے پاٹھ کر نیو اے کے نزدیک میں جا کھڑا ہوتا ہوں، اور جو معنی کے ساتھ سُنائے، اس کی مہار بڑائی، تعریف کچھ کہی نہیں جاتی۔ جیسے میری بڑائی۔ مہاربان سے بیان نہیں کی جاسکتی، ویسے ہی گیتا کے معنی کر نیو اے کی تعریف زبان سے بیان نہیں

ہو سکتی، اور سُننے والا اُس کو سچ مان کر مَستے۔ وہ بھی جنم مرن کے بندھن سے مُمکت ہو کر پرمانند اونیاشی پد کو
 پر اپت ہو گا۔ ہے راجن! یہ گیان تو نے نہایت توجہ سے سنا ہے۔ اس لئے تیرے میں جو اگیان موبہ تھا۔
 اس کا ناش ہوا۔ شری کرشن جی کے دِجن مُنکر راجن بولا۔ اے اونیاشی بھگوان! شری کرشن جی! اُتمہاری
 کرپا سے میرے موبہ کا ناش ہوا۔ اور گیان بھی پایا۔ میری بدھی بھی نرمل ہوئی۔ میرے دل میں جو شک تھے
 وہ بھی دُور ہوئے اور آپ کے مکھ کل سے یُدھ کرنے کی آگیا (حکم) ہوئی ہے۔ سو یُدھ کرتا ہوں۔ سنجے
 راجہ دھرت راشٹر کو کہتا ہے۔ ہے راجن! شری بھگوان جی اور پار تھ راجن ان دونوں کا سواد (گفتگو)
 گوشٹھ گیتا کا مہاتم سُن سمجھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو دیاس جی نے مجھے دیہ درشتی دی ہے۔
 سوان کی کرپا سے گیان گوشٹھ میں نے کہا ہے جو کہ یہ پوشیدہ سے بھی نہایت گپت ہے۔ یوگیشوروں کے
 ایشور شری کرشن بھگوان اور راجن کے مکھ کل سے جو گیان نکلا ہے۔ اُس کو وچار وچار کر بہت خوشی محسوس
 کر رہا ہوں، اور دشور رُوپ جو شری بھگوان جی راجن کو دکھایا ہے، اس کو دھیان میں لا کر نہایت خوشی و حیرت
 کو پر اپت ہوا ہوں، ہے راجن! اب میرے سچے کی بات سُن جس طرف یوگیشوروں کے ایشور شری کرشن جی
 اور گانڈیو دھنش دھاری راجن ہے۔ اسی طرف لکشی ہے۔ اس ہی کی جے ہوگی۔ میری رائے یہی ہے تو یہ

نچے کر جان۔ جن کی حمایت میں شری کرشن جی ہیں۔ ایسے پرم بھاگیہ دان پانڈوؤں کی بے ہوگی۔ پانڈو جیت گئے اور ترے ادھر جی بیٹے ہا ریں گے۔ یہ یقیناً جان :



اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی بولے۔ ہے لکشی! اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم سن جیسے سب نندیوں میں گنگا جی سریشٹھ ہے۔ دیوتاؤں میں ہری۔ سب تیرتھوں میں لشکر راج۔ سب پریتوں میں کیلاش پریت۔ اور سب رشیوں میں نار دہے۔ سب گنوں میں کپلا کام دھینو گنوں۔ ویسے ہی سب ادھیائوں میں گیتا کا اٹھارہواں ادھیائے سریشٹھ ہے۔ اس کا پھل سن۔ سمیر و پریت پر دیولوک میں اندر اپنی سبھا لگائے بیٹھا تھا۔ اُروشی ناچ کر رہی تھی۔ بڑی خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ اتنے میں ایک چتر بھج روپ دھاری کو پار کھدلائے اندر کو سب دیوتاؤں کے سامنے کہا تو اٹھ۔ اس کو بیٹھنے دے۔ یہ سن کر اندر نے پر نام کیا۔ اس نے تیجسوری کو بٹھا دیا۔ اندر نے اپنے گوردہ رستہ سے پوچھا۔ گوردجی! تم تر کال درشی ہو۔ دیکھو اس نے کونسا پانیہ کیا۔

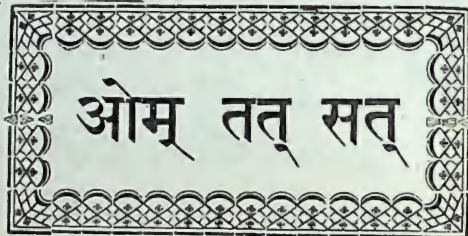
جس سے یہ اندر اس کا ادھیکاری ہوا۔ میری سمجھ میں تو اس نے کوئی پُنیہ بہرت۔ یکگیہ۔ دان نہیں کیا۔ کوئی خاص کٹھا کر مندر نہیں بنوایا۔ تالاب اور کنوئیں نہیں بنوائے۔ کسی کو بہت بڑا دان نہیں دیا۔ برہمپتی برہمکلو وغیرہ سب دیوتاؤں نے کہا۔ چلو نارائن جی سے پوچھیں۔ تب راجہ اندر برہمپتی برہمادک وغیرہ سب دیوتا نارائن جی کے پاس گئے۔ جا کر ڈنڈوت کر پرارکھنا کر کے کہا، ہے سوامی! اس سہانک بھگت لکشک آپ کے چار پار کھدوں نے ایک چتر بھج تیسوی سروپ کو لا کر مجھ کو اندر اس سے اٹھا کر اُسے بٹھادیا ہے میں نہیں جانتا کہ اُس نے کونسا پُنیہ کیا ہے۔ میں نے کئی اشومیدھہ گیہ کیے ہیں۔ تب اندر اس کا ادھیکا آپ نے دیا ہے۔ اس نے ایک گیہ بھی نہیں کیا۔ اس لئے مجھے بڑی حیرانی ہے۔ تب شری نارائن جی نے کہا، ہے راجیندر! تو مت ڈر۔ اپنا راجہ کر۔ اُس نے بڑا گپت سے اچھا پُنیہ کیا ہے۔ اس کا پر ن تھا کہ روزانہ اشنان کر شری گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اُس کے من میں بھوگوں کی ترشنا رہی تھی۔ جب اُس نے شری چھوڑا تب میں نے حکم دیا۔ ہے پارشد و اتم پہلے اسکو لے جا کر اندر لوک بھوگاؤ۔ جب اس کا منور تھ پورا ہو تو میری مکتی کو پہنچاؤ۔ تم جا کر بھوگوں کی ساگری اٹھی کر دو۔ اور کہا اندر لوک کے سکھ کو بھوگو۔ کچھ عرصہ اندر لوک (اندری پوری) کا سکھ بھوگا کر پھر شری بھگوان کی کرپا سے سا یو جی مکتی دیکھ بیکنڈھ کا

ادھیکاری کیا رشی نارائن جی بولے ہے لکشمی شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاروتی یہ اٹھارہویں ادھیائے کا
ہاتم ہے۔ رشی نارائن جی کہتے ہیں، جو براہمن سادھو۔ وشنو۔ یوگی اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ
کرتے ہیں۔ اُن کو میں کئی اشومیدھ گئیے کئے کا پھل دیتا ہوں۔ کئی کپلاگودان کئے کا۔ بشمار چند رائن برت
کئے کا۔ اور بھی بڑے دان پیسہ کا پھل دیتا ہوں۔ جو پرانی روزانہ گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں، یا پریم سے
سُنتے ہیں۔ ہے لکشمی جی۔ پاک جگہ میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں، یا سُنتے ہیں۔ ہری دوار کی پیڑیوں پر گنگا جی
کے کنارے پر۔ تلسی یا پیل کے پاس بیٹھ کر۔ ہری مندر اور جہاں جہاں اچھی جگہ ہیں، وہاں بیٹھ کر
پڑھے تو اُس پرانی کو کلیگ کے جتنے پاپ ہیں، نہیں لگتے اور دکھ تکلیف سے چھوٹ جاتا ہے جو شخص
یہ چار کام کرے، گنگا شان گیتا گائتری کا پاٹھ سنتوں کی سیوا۔ گو بند کا بھجن۔ اس کے پر تپ سے
اسے کلیگ کی تکلیفات نہیں ہوں گی۔ ان پردوں میں گیتا پاٹھ کرے۔ ایکادشی۔ امادشی۔ پورنماشی
نوںہار گائیں دان کرنے کا پھل ہوتا ہے پرینکش میں پاٹھ کرے تو جتنے تیرادھو گت گئے ہیں۔ اُن سب کا
گیتا پاٹھ کرے تو کیا کہنا ہے ایک ادھیائے یا اشوک روزانہ پڑھے تو مکتی ملے گی جو سُنے والے کو
سُناوے تو گائے دان کئے کا پھل ہوگا۔ اس جیو کا ادھار ہوگا۔ وہ بیکنٹھ واسی ہو کر آشیر وادینکے

اُن کی مکتی ہوگی۔ جو اُدھار کے چھتین ہیں۔ گنگا نشان۔ گیتا پاٹھ۔ کپلانو کی سیوا۔ گائتری پاٹھ۔ تلسی
 پیپل میں جل دینا۔ اور گیانی سنتوں کی سیوا کرنا۔ ایکادشی برت رکھنا۔ ہے لکشمی! سروث استر مئی گیتا
 سرو دھرم مئی دیا۔ سرو تیر تھ مئی گنگا۔ سرو دیو مئی ہری۔ ارجن سنکر کرتا رتھ ہوا۔ چاروں درنوں میں
 جو کوئی اسے پڑھے۔ مئے یا عمل کرے گا سو موکش پد کو پراپت کرے گا۔ اس کی اپار مہا ہے۔
 کہنے سننے سے باہر ہے مکتی بھگتی کی داتا ہے۔

صبح و شام کے جلوے میں تو اہل فرشتوں کے کلمے میں تو
 ہوتا عیاں ہے ہر سو ٹوڑ تیرا یہاں تک کہ ہستی بلیک میں تو

اُس نیا مے شیل پریم اپنا پریشور کی لیم کر پائے
 سوامی کشور داس کرشن داس کر تیرہ شرمید بھگوت گیتا
 کے مکمل اٹھارہ ادھیائے سمپورن ہوئے۔



دشنو بھگوان کی آرتی نرگن برہم کی جگدیش ہے

اوم جے جگدیش ہرے - سوامی جے جگدیش ہرے

بھگت جنوں کے سنکٹ چھین میں دُور کرے - اوم جے

اوم جے	جو دھیا وے پھل پاوے دکھ و نشہ من کا
اوم جے	مات پتا تم میرے شرن گہوں کس کی
اوم جے	تم پورن پر ماتا تم انستہ یامی !
اوم جے	تم گرونا کے ساگر تم پالن کرتا !
اوم جے	تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی
اوم جے	دین بندھو دکھ ہر تا ٹھا کر تم میرے
اوم جے	دشے دکار مٹاؤ پاپ ہر و دیوا
اوم جے	شردھا بھگتی بڑھا دسنتن کی سیوا

اوم جے جگدیش ہرے سوامی جے جگدیش ہے



دھانی پورنک اومکار
پابندی بازار، دھانی-4

دھانی پورنک اومکار
پابندی بازار، دھانی-4





شری گیتاجی کی آرتی !



کرد آرتی شری گیتاجی کی !

جگ کو تارن ہار ترینی !
 آپر اپار شکتی کی دینی
 گیان دیپ کی دبیر جوتی ماں
 موہ نشاہت پر پورنماں
 ارجن کی تم سد ادلاری
 شوڈش کلا پورن بستاری
 شیاام کا بھگتی اربھرنے والی
 نو اُمنگ نیت بھرنے والی

سورگ دھام کی مسگم نشینی !
 جے جے سد اپونیتاجی کی کرو ..
 سکل جگت کی تم بھوتی یاں
 پر بل شکتی بھے بھیتاجی کی کرو
 سکھا کرشن کی پران پیاری
 چھایا نمربیتاجی کی کرو ..
 من کا سب مل ہرنے والی
 پر م پریم کا ستیاجی کی کرو

کرد آرتی شری گیتاجی کی !

वैष्णवी पुराणक भाष्यकार
 पावडशी बाजार, दिल्ली-६



वैष्णवी पुराणक भाष्यकार
 पावडशी बाजार, दिल्ली-६





ونے چھند



شری کرشن سوئم بھوٹوگوسائیں بھوٹمرے میں تم بھوما ہیں
 سدا ایپ سمان دیا لا! کرہوسب کی تم پرتی پالا
 شری پت سرب سمرتھ انتا مہاں کال ادم بھگونت
 کہا کہوں کچھ کہن نہ آوے شیش سہسر مکھیا رنہ پاوے
 تپت پاؤن ہے نام تمہارو شرناگت کو بیگ ابارو
 ہوں پت اتی مہادکاری وشے رنگ میں اتی ردھا
 تب برت دان نہیں کب کینا کرم گیان مارگ نہیں چینا
 بھگتی نہیں مجھ تے بن آوے من میرو ویراگ نہ پاوے

اگھ کرتے سب آیو بتلھئی

شبھہ کرموں نہیں پریش لگائی

سنو پر بھو پر میشور سوامی سب گھٹ کے تم انتریامی
 دیوی دیو سکل تجھ دھیا دیں تین کریں کچھ پار نہ پادیں
 نیک دشتی تے جگ اچائیو پرتی پالو سنگھار کرائیو
 تجھ اچھیا تے سب کچھ ہووے آگیا بن ترودل نہیں ہووے
 اچرج گت تری بھگوانا ہری ودھ شو آدھبانا!
 پار برہم پر شو تم ایسا اپرا پار اچیت جگدیشا
 جوتی سُرپ سرب پرکاشی کارن کرن سدا ابناشی
 آندوگرہ نت پر بنیاں رنج اچھیا تے سب کچھ کیناں

آد پرش وشو نبردیوا

ناراین نرویا پک ایوا



ونے چندر



اجال آدیکتے نسا رہے سنگھیا ہوں تے اپرا پارے
ہوں سن وہی بھروسہ دھاریو آتر ہوئے کر تجھے پکارا
ونے ہماری دیگ شینجے انوچر کو ڈوبت رکھ لیجے
پاپ داشتنا میری وناشو اپنے گن ہم ہر دے پر کا شو
درش اپنا موہے دکھائیو! کر کر پاسب سکھ اچائیو!
سیوانج مجھ تے کر دیتیجے! مانس جنم میرو سپھل کر جیے
تم جو ٹھن کا کٹکا پاؤں! چرن دھول نج سیس چڑھا
نچ اچھیا جیوں تیوں پر ٹھیکے کر پا دھار کر داس جو تیکے
جوں نہیں نہیں جتن کرائیو! نچ تے مجھ کو نہیں دسراؤ
بگڑی میسری نہیں بجارو! کر چھپایا مجھ سر پر دھارو
میری لٹھا ہاتھ تہا رہے
جیوں بھناوے تیوں راکھ کرارے

سادھن ناتھ نہیں کوئی جانوں ویدن کی نہیں سار بھانوں
پٹ انا تھہ ہماں اولینیاں وشے رنگ میں اتی تھہینا
نچتے دین غریب تہا رو! بے خصمی کو خصم ہمارو
جب جب اچروں تیرا ناؤں تجھ بن اور نہیں کوئی ٹھاؤ
تم ماتا تم پتا ہمارے سکھ داتانت پالن ہارے
چوراسی لکھ بھرم تیج ہارو! تجھ بن ناتھ نہ کسے نسا رو
جیسوں کیسوں بالک تیرو تجھ بن اور نہ کوئی میرو
دیوی دیو دوار جہاں جاؤں تجھ بن سنتوش رکتھوں پاؤں
آدراور نہیں کوئی دیوے سب کوئی اپنے دکھ دیوے
جس کو اور نہ کوئی سنبھالے تن وینس کے تم پر تپالے
جو تہہری شرنانگ آئے
مہاں پتت ویکٹھ ٹھیکے

من میرا دو بیگ نہ پاوے	تجھ کرونا تے سب بن آوے	دھرم مورے ہر دستہ کھینچے	مجھ آدھین اور نہیں کیجئے
نیکے بچن سدا بلواؤ !	شبھہ استھان و اس و داؤ	آسرا تہرا کبھی نہ جاوے	تہرا لیش مورے ردے بھاوے
بھو میں میری پریت نہ ہووے	تجھ پدینج مومن پووے	ایہ شے ہی نیت پرت مانوں	تجھ بن اور نہیں کوئی جانوں
جو دھن شبھہ ہو سوئی دواؤ !	شبھہ انش نہیں کھلاؤ	تجھ بن تیس نہ کسے جھکاؤ	موکھی ساگ توڑ کر کھاؤں
دونوں لوک میرے پر بھرا کھو	تم سرگیہ کہاں ہوں بھاگو	تجھ کرونا بن ترپتہ پاؤں	کرونا تہری نسل چاہوں
الپ بدھی ہوں اتی آگیا نا	سیوا حم تن آدھ کی مانا	وامن داس اپنا ہی جانوں	بٹٹی میری سیدھی مانو !
دین دیال دیا مجھ کیجئے !	بھجا میری سوامی کر کیجئے	کر یا سمد رجبی کر یا کرو	اشبھہ و اشنا میری ہر دوا
برو اپنا نا تھ سنبھارو !	میری کرنی نہیں و چارو	کچھ اک گھٹ نہیں جاتہارو	ترشنا میری آپ نوارو
یم کے بچے سب نرک نوارو	اپنے ہی چرن تل دھارو	سدا داس ست سنگت دیجئے	برے کرم موہے نہیں کر دیجئے
مایا تجھ سے آگیا پاوے	تجھ تے مجھ کو نہیں بھراوے	کل و ش میرے کل جراؤ	دشٹن کو مکھ نہیں دکھراؤ

کیٹ دین کی ہینتی ایہی

انگی کار کرو پر بھنیہی !

دین ہوئے چت کو دیوے	تس کو پر بھو اپنا کر پوے
کامل اپنے سگل مٹا دے	لال داس سو د پرد پاپے

شانتی دیو در پر بھ میرے چت

کس کے ساتھ نہ ہووے انت

جیوں اچھیا تیوں کرو مکندے	لال داس چرن رجنو دے
ونے چھند کو وچن گھاوے	سائیں کال نرانا اٹھ دھیاوے



کنول نیر

شری کنول نیر کٹ پیتا مبرا دھر مری گردھرم
مکٹ کنڈل کر لکھٹیا سانورے رادھے ورم
کول یمنادھین آگے سکل گوپین کے من ہرم
پیت دستر گرڑواہن چرن سکھنت ساگرم
کرت کیل کلون نش دن گنج بھون اُجاگرم
اچل امر اڈول نشیل پر شوم اپرا پرما!
دینا ناتھ دیال گردھرنس ہرناکش ہرم
گل پھول مال بشال لوچن ادھک سندرم کشوم
بنسی دھرو سدلو چھلیا بلی چھلو ہری دامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینولنکا چھیدلو راونم

سپت دوپ نوکھنڈ چودہ بھون کینورام جی ایکو لیم
درویدی کی لاج راکھی کہساں لوں اپساگرم
دینا ناتھ دیال پورن کر ونامے کر وناگرم
کوی دت داس بلاس نشدن نام جیتنت ناگرم
پر تھم گورو کے چرن بندوں لیش گیان پرکاشتم
آدوشنو جگادی برہما سیدو تے شوشنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدپتی کشوم
شری رام رگھو بر رام رگھو بر رام رگھو بر رگھوم
شری رام کرشن گوند مادھو شری باندیو شری دتم
مجھ کچھ دراہ نرسنگھ یاہ رگھوپتی یادتم!



کنول نیر (مسلسل)



شری متھرا میں کیشو راے راجہ گولکلیں بالکنڈجی!
شری بندرا بن میں مدنموہن گولپی ناتھ گونبدجی
بتر متھرا تیر گولکل جہاں شری پتی اوت ترے
دھنیہ مینا کانیر نرمل گوال بال سکھا برے
نونیٹ ناگر کرت نرت شودر پخ من موہتم
کاندی تٹ کرت کریٹا بال ادبھت سندر
گوال بال سب سکھا وراجیں سنگ رادھے بھائی
بنسی بٹ تٹ تٹک یمنائری کی ٹیر سہاونی
بھج رادھے رگھوونش اتم پر م راج گارجی
سینا کے پتی بھگت تن من جگت پران ادھار جی

جنگ راجہ پر ن راکھو دھنش بان چڑھا دیں
ستی سینا نام جا کے شری رام چندر وریا دیں
جمن متھرا کھیل گولکل نند کے گھس نند نم
بال لیلالت پت پاؤن دیو کی بدیو کم!
شری کرشن کلی مل ہرن جا کے جو بھجے ہری چرن
بھگتی اپنی دیہو مادھو بھوساگر کے ترن کو
جگن ناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ بشبرم
دوار کا جی کے ناتھ شری پتی کیشوم پرتمسہا ہم
شری کرشن اشٹ پد پڑھتی نشدن وشنو لوک بھتے
شری گور دورا ننداوتار سوامی کوی دت داس مہوہتا



ستوترہری ہر



پر تھم گنتی جی کا لیجے جو نام
 کرے بیتی داس دھڑک دھیا
 ترانا نام ہے دکھ ہرن دینا ناٹھ
 رکھا تم گواہوں کو دیکر کر کے ہاتھ
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 اُس نے جو باندھا تھا پیر ملا دو
 کیا شاد درشن دے ناشاد کو
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 گچ کو گراہ نے تھا گھیرا جھی
 مشکل بنی شرن آیا تبھی !
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 ا جاہل ادھارے نہ کیہنی ہے میر
 جو ہو دیں سبھی کام پورن تمام
 جو کر پا کری آپ گردھری
 جو برن لگا اندر غصے کے ساتھ
 وہاں نام اپنا رکھا گردھری
 مری بارکیوں دیر اتنی کری
 وہ کرتا تھا نسدن تری یاد کو
 نہ سنگھ ہو اس کی پیڑا ہری !
 مری بارکیوں دیر اتنی کری
 لیا نام اُس نے نہ تھا گو کبھی
 سد رشن سے تم نے تھی رکشا کری
 مری بارکیوں دیر اتنی کری
 چکھے پریم سے جو ٹٹھے بھیننی کبیر
 سدا ما کے سب دکھ درد ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کور و ظلم جب کمانے لگے
 زبردستی چیرا تروانے لگے
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 اہلیا کو گو تم نے دی بددعا
 اسی وقت وہ بن گئی تھی سیلا
 پڑی راہ میں رہی بے گناہ
 چھو کر چرن مکت اس کی کری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 راون اشرب سیالے گیا
 جا کے اُسے وہاں بہت دیکھا
 اُسے مار کر مکت تم نے کیا
 سیا پھلے آئے ایو دھیا پوری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 مری بارکیوں دیر اتنی کری

توترہری

دُروا سا گیا شش پانڈو کے پاس بھوجن چھکن کی جو کینی تھی اُس
تب راج چھکا دن کی اچھیا کری وہاں نامتھ پانڈو کی بیٹیا ہری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
ترانت سوانی جی آوے کہاں مادھو داس کو جاڑالا گا جہاں
چھربند ہو کر کے پہنچے وہاں ! چھرباندھ کر اُس کی رکھشاکری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
ماتا کا ایدیش دھرنے سنا چلے گھر سے بن کا تھا رستہ لیا دھڑ
اک پاؤں پر تپ وہ کرنے لگا کیا داس اُس کو گلے لاہری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
ساری عمر کنس دشمن رہا ! پلک میں تھا اُس کا ادھار کیا
اگر سین کو راج متھرا دیا سندھین کا بیٹا جو ایا ہری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری

پہنچے تڑت آپ عالی مقام
دیا اُس کے دل کو تھا جا کے آلم
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
نرسی بھگت ایک ہندی کری سانول شاہ کے اور دوا کا لوی
پھریں سادھو ڈھونڈنے کو لگی سانول روپ ہو اُس کی ہندی
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
جو سنکٹ بنا ایک نامے کو آ کہے بادشاہ مردہ گلے چلا
ناما شرن آپ تکی تب پڑا گھر طی سات میں گلے زندہ کی
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
جو دھنے بھگت بانگ ٹھا کر لیا ترلوچن مشرمنس کے بٹہ دیا
بھگت کا درڑھ لٹچہ دیکھا ہری بھوجن کیا دھرتی ہوئی تھر تھری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری
ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری ہری



گچندر موش



یہ آچرج موبہ آلو۔

جو بھر سونڈ رہی جل باہر تپ ہری نام پکارو ناٹھ ۔۔۔
دریو دھن کے میواتیا گوساگ پدر گھر کھایو ناٹھ ۔۔۔
گر گودر دھن کردھارن کنند گھر لال کہا یو۔ ناٹھ ۔۔۔
کھمب پھاڑ ہر ناکش مارو تر سنگھ نام دھرا یو ناٹھ ۔۔۔
اپنی کرپا سے پوتناری جا کے روپ بنایو۔ ناٹھ ۔۔۔
دریو دھن کا مان گھٹایو، موبہ بھر سونڈ آلو ناٹھ ۔۔۔
چھٹے نہیں رادھاجی کی کنگن کیسے گودر دھن اٹھایو ناٹھ ۔۔۔
سورشیام تمہارے ملنے کو، لیشودا کی دھین چرایو۔ ناٹھ ۔۔۔

ناٹھ کیسے گچ کے پھند چھڑایو، یہ آچرج موبہ آلو

ٹیک :- ناٹھ کیسے گچ کے پھند چھڑایو
گچ اور گراہ لڑت جل بھیتر، لڑت لڑت گچ ہارو
شوری کے بیر سدا کے تندل رچ رچ بھوگ لگا
بیٹھ پاتال کالی ناگ ناٹھو، پھن پر نرت کرایو
اگھا سڑ مارو، بکا سڑ مارو، دابا نل پان کرایو
اجال گچ گنگا تاری، درو پدی کے چیر بڑھایو
کور و بانڈ کویدھ رچایو، کورو مار ہٹایو۔
سب سکھیاں مل کنگن باندھو ریشم کاٹھ بندھا
جوگی کا جو دھیان دھڑپ، دھیان دھڑپ نہیں آلو



नाग लिला

گنبد کے مہج کو دینا جل میں اترے پر بھوجی دھانیکے
 کہت پر بھوجی کو شکھ پد منی جا ورے بالک بھاگے
 کہت پر بھوجی شکھ پد منی اب بھاگیا کیسے بنے
 کیا رے بالک پنتھ بھولیا کیا ویری بھر مایا
 نہ ری پد منی پنتھ بھولیو نہ ویری بھر مایا
 کون تمہارا دیش کہئے، کون تمہارا گرام ہے
 برج ہمارا دیش کہئے گوکل ہمارا گرام ہے
 آسرا جاکنس سیتی راٹ باندھی کالی ناگ ناٹھن آیا
 لیو بالک گل پھول مالا، سوا لکھے کیاں بوریہ
 کیا کروں تیریاں پھول مالاں سوا لکھے کیاں بوریہ

جتھے ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی اترے جاپیکے
 تیرا روپ دیکھ من دیا جو اچھی ست ناگ ماری جاگ کے
 جیٹھری ہوتی سی ہو رہی ہے سن ری ناگن پد منے!
 کیا تیرے من کرو دھ اپجیو کیا گرہ نار ستایا!
 نہ میرے من کرو دھ اپجیو نہ گرہ نار ستایا!
 کون تمہاری مات پتا اور کیا تمہارا نام ہے
 نندیشودھ مات پتا سری کرشن ہمارا نام ہے
 راجاکنس سیتی راٹ باندھی کالی ناگ ناٹھن آیا!
 اینٹی لے گھر جا ورے بالک دیواں میں ناگ گسے چوریا
 بند راہن میں جھول ہندولا پاواں میں ناگ دیاں ڈوریا

شری کنول جننا دھین آگے جل میں بیٹھے پر بھوجی آن کے
 ناگنی گہتی سنورے بالک جاوے تم یہاں سے بھاگ کے
 کس کا بالک پتر ہے تو کون تمہارا گام ہے !
 واسد پو کا پتر گھنے گوکل ہمارا گام ہے !
 لیے بالک ہاتھوں کے کنگن کے کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی پوریا
 کیا کراں تیرے ہاتھوں کے کنگن کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی پوریا
 کیلے بالک وید برہمن کیا مریا توں تاں چا ہونا ایں
 نہ رکھ منی وید برہمن نہ دجی کا میں بال کا !!
 پیر جوئے، بھجا مروڑے ناگنی ناگ جگایا !
 اٹھیا رے اٹھیا برہمنڈی کاراجاندر و دانگ گرجایا
 بھجا کابل سوامی کھینچ لیجو جھیا کابل پر بھورہن پایا
 بنسی سیتی کالی نتھیا پھن پھن نرت کر آیا !
 بھگت بھت پر بھو جنم لے کر لنگا میں راون مار دیا
 سمیت دیپ تو کھنڈ چووں سبھی تیرو ہے پسارا

ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی پہنچے آن کے
 تیری صورت دیکھ کر دیا من اپنی ناگ مارتے گا جاگے
 کس کے گھر تم جھیا رے بالک کیا تمہارا نام ہے
 شری مات دیو کی جیانیوں شری کرشن ہمارا نام ہے
 اتنا روپیہ لیجا رے بالک دیاں ناگاں کو لوں چوریاں
 شری مات لیشودھے دہی پوڈ پادواں تیرا گا دیاں دوپڑا
 ناگ پل میں آن پہنچو، اب کیسے گھر جاؤ نا ایں !
 شری مات لیشودھا دہی بلوئے نیرا مانگے کالے ناگ کا
 اٹھورے اٹھو بلونت جو دھے بالک نتھنے کو آیا
 بانگے مکٹ پر چھپٹ کینی شری کرشن جی مکٹ بچا یا
 ہتھ جوڑ کے ناگنی ایہوں جے کہندی ہن پیاجی تیرو کہاں لگا
 پھول پھول متھرا کی نگر دیو کی منگل گایا
 کالی پر ہلا دناگ نتھیا متھرا میں کنس پچھاڑ دیا
 سورا اس پر بھو تیرے نش گاد تیرے چرناں توں بلہاریا

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

مات تیری پاروتی پتا مہادیوا

ایک دنت دیا دنت چار بھجیا دھاری

مستک سندھور سوہے فوش کی سواری جے گنیش

اندھن کو آنکھ دیت۔ کوڑھن کو کا یا!

بانجنھن کو پیر دیت۔ نردھن کو مایا! جے گنیش

مودک کا بھوگ لگت سنت کرت سیوا

پار چڑھیں پھول چڑھیں اور چڑھے میوا جے گنیش

دین کی لاج را کہ شمشہو پتر واری! جے گنیش

منور تھ کو پورا کر دجاؤں بلہاری جے گنیش

ترگن آرتی شوجی کی!

جے شوا اذکارا۔ ہر شوا اذکارا

برہما دشن سدا شوار دھنگی دھارا

جے شوا اذکارا

ایکان چتران پنچان را جے۔ ہنسان رگر آسن برکھ باہن سجا۔ جے شوا

دو بھج چار چتر بھج دس مکھ تے سوہے۔ ترگن روپ نہ کھتا نہ کھنچا ہوا۔

اکھش مالابن مالانڈ مالادھاری۔ چندن مرگے چند ابھالے شمشہو کا یا!

شوتیا مہر پتا میرا گھبرا گئے۔ برہما دک سندکا دک بھوتا دک سنگے۔

کر کے مڑھیکنڈل چکر ترشول دھرتا جگ کرتا جگ بھرتا سنگھارا۔

برہما وشنو سدا شوجانت ادویکا پران واکھش کے مڑھے تینوں ایکا۔

ترگن سوامی جی کی آرتی جو کوئی گاؤ کھیت برج موہن مکھ سمپت پاؤ۔



دہاتوی پورستک भाण्डार
चावडी बाजार, दिल्ली ६

دُرگاجی کی آرتی



دہاتوی پورستک भाण्डार
चावडी बाजार, दिल्ली ६

تم کو نش دن دھیاوت ہر برہما شوری۔ جے ابے گوری
 " اجل سے ودینا۔ چندر بدن نیکو۔
 " رکت پشپ کی مالا کھن پر سا ہے۔
 " سر زرنی جن سیوت تن کے دکھ ٹاری۔
 " کوٹن چندر دو اکرم راجت جیوتی۔
 " دھوم دلوچن ناشک نندن مانی۔
 " باجت تال مردنگا اور باجت ڈمرو۔
 " من وانچھت پھل پاوت سیوت نرناری۔
 " شری مال کنٹھ میں راجت کوٹ رتن جیوتی۔
 " کہت برج ہون سوامی سکھ سمپتی پاوے۔

جے ابے گوری میا جے ابے گوری !
 مانگ سندھو راجت ٹیکو مرگ مد کو !
 کنک سمان کلیور رکتا مبر راجے !
 کیہر باہن راجت کھڑگ کھپر دھاری
 کانن کنڈل شو بہت ناسا گرے موتی !
 شمشہ شبہ بڈارے سکھا سڈ گھاتی !
 چونٹھ یو گنی گاوت نرت کرت بھیروں !
 بھجا چار اتی شو بہت کھڑگ کھپر دھاری !
 کنچن۔ تھال دراجے اگر کپور باقی ! !
 یہ ابے کی آرتی جو کوئی نرگا دے !

آرتی شری کرشن جی

آرتی جگل کشور کی کیجئے۔ تن من دھن نیو چھا در کیجئے۔ آرتی جگل
 روی ششی کوٹ بدن کی شو بھارتا ہر کرکھ میرا سن لو بھا ॥
 گورشیام مکھ نرکھت ریتجھے۔ پر بھو کو روپ نین بھر بیجے ॥
 کنچن تھال کپور کی باقی۔ ہری آئے شتیل بھئی چھاتی ॥
 چھوٹن سیج پھولن کی مالا۔ رتن سنگھا سن بیٹھے نند لالہ ॥
 مورمکٹ کر مڑلی سوہنے نٹ درویش دیکھ من موہے ॥
 آدھانیل پیٹ پیٹ ساڑھی۔ کنچ مہاری گورو دھاری ॥
 شری پرشوتم گورو دھاری۔ آرتی کرت سکل بر جباری ॥
 نندن نندن برکھ بھان دلاری
 برمانند سوامی ادھیل جوری

آرتی شری لکشمی جی

جے لکشمی ماتا۔ جے لکشمی ماتا!
 تم کو نشدن سیوت ہر وشنو دھاتا
 تو برہمنی مکلا تو ہی جگ ماتا۔ سور یہ چندر ما دھیات نار شری گاتا جے لکشمی ॥
 درگاروپ نرنجن مکھ سمپت داتا۔ جو کوئی تھکو دھیات ہمدھ سدا پاتا۔ ॥
 تو ہی ہے پاتال سنیتی تو ہی شبھ داتا۔ کرم پر بھاؤ پرکاشک جگت ہی تر ناتا۔ ॥
 جس گھر تھارو بائو ہی میں گن آتا۔ کر نیکے سوئی گمرے من نہیں دھڑکاتا۔ ॥
 وہ تم بن بگینے ہوئے وستر نہا کر آتا۔ کھان پان کو دیکھو تم بن گن داتا۔ ॥
 شبھ گن سندرمکٹ چھر نیدھی جاتا۔ رتن چندر ش تا کو کوئی نہیں پاتا۔ ॥
 آرتی لکشمی جی جو کوئی نہرگاتا۔ ارا نندانی اٹنگے پاپ اتر جاتا۔ ॥
 استھر جہ جگت بچا دے کا پر لیتا۔ رام پر تاتا۔ ماتا کی شبھ دوشی چاہتا۔ ॥



آرتی تشری سَت نارائن جی !



جے لکشمی رمنّا۔ تشری جے لکشمی رمنّا
ستّیہ نارائن سوامی جن پاتک ہرنا

رتن جڑت سنگھاسن او بہت چھب راجے	بھاؤ بھگتی کے کارن چھن چھن روپ دھریلو۔
نار دکت نہ بن گھنٹہ دھونی باجے !! جے لکشمی	شر دھا دھارن کینی تن کو کاج شریو... جے لکشمی رمنّا
پرگٹ بھئے کلی کارن دوج کو درش دیو	گوال بال سنگ راجین میں بھگتی کری !
بوڑھے برہمن بن کے کنجن محل کیو !!!	من وانچت پھل دینو دین دیال ہری
دربل بھیل کراں جن پر کرپا کری !!!	چڑھت پر ساد سوا یا کدنی پھل میو !
چندر چوڑا اک راجہ تن کی وید ہری	دھوپ دیپ تلی سے راجی ست دیوا
ویش منور تھ پا کر شر دھا ج دینی !!!	تشری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاؤ
سو پھل بھو گیو پر بھوجی پھر استت کینی !	بھنت داس سکھ سمپت من وانچت پاؤ

آرتی

دُرگا

جی

کی

منگل کی سیوا سن میری دیو ہا تھ جوڑ تیرے دوار کھڑے
 سن جگد مہا نہ کرولیا۔ سنتن کو بھنڈا رہے
 بدھی ودھاتا تو جگ ماتا۔ میرا کار ج سدھ کرو
 جب جب بھیڑ پڑی سنتن پر تب تب آپ سہا کرے
 بار بار تو سب جگ موہیا شرن روپ انوپ دھرے
 سنتن سنگھدائی سدا سہانی سغت کھڑے جے جیکا کرے
 برہما وشن مہیش سہیش بھل لے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
 کر سنجیو کم ورنوں۔ جب لو کنتھ پر حکم کرے
 شبھ نیشبھ بچھاڑو ماتا مہکھا سر کو پکڑو لے
 کوپ ہوئے کر دانو مارے چند منڈ سب چور کرے
 سومیہ سو بھاؤ دھر وگوری ماتا ان کی عرض قبول کرے
 درشن پادیں منگل گاویں سدھ سادھ بہ بھینٹ دھریں
 اندر کرشن تیری کریں آرتی چنور کو چرڈ لائے رہیں

پان سپاری دھو جا کھویرا لے جوالا تیری بھینٹ کرے
 سنتن پر تپالی سدا کشالی۔ جے کالی کلیان کرے
 چرن کل کالیا آشر۔ شرن تمہاری آن پڑو
 منگل کی سیوا سن میری
 ماتا ہو کر تیر کھلاؤ۔ اور بھار یا ہو کر بھوگ کرے
 منگل کی سیوا سن میری
 اٹل سنگھاسن بیٹھی ماتا سر سونے کا چھتر پھریں منگل
 کھڑک کھتر رسول ہاتھ لئے رکت بیج کو بھسم کرے
 آدت وارا دکا راجت اپنے جن کو کشت ہرے "۔
 تب تم دیکھو دیاروپ ہو پل میں سنگٹ دور کرے "۔
 سنگھ پیٹھ پر چڑھی بھوانی اٹل بھون میں راج کرے "۔
 برہما وید پڑھیں تیرے دوارے شو شکر جی دھیا کریں
 جے جننی جے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کریں "۔

آرتی تشری گنگا جی کی !

جو جن گنگا کہے جنم جنم کے کوٹ پات سب بشن بانہہ دے جو جن گنگا
 سنات کرت جو من اچھت پھل تن شن سیوک آن کہے
 اور کچھ پدم نوا سنی ہے جے جے سیوک بانہہ کہے
 جگ جیون جگد مباحی کو ہری ہر دھیان دھرے
 دیون عرض کرت ننت دھیات ہر موڑھ کی ترن چے
 برج پتی کی پیاری سنگت بہر سکھ دین چہ !

سمپن منتر

تومیو ماتا پتا تو میو
 تومیو دیا در رو دم تو میو
 تومیو بندھو چہ سکھا تو میو
 تومیو سردم مم دیو دیو

آرتی تشری کرشن جی کی !

اوم جے شری کرشن ہرے
 پر بھو جے شری کرشن ہرے
 بھگتن کے دکھ سارے پل میں دُور کرے جے شری کرشن ہرے
 پرمانند ماری مومن گردھاری جے رس راس بہاری جے گردھاری اوم
 کرنگن کٹی کنگن شرنی کٹل بالا مومرکٹ پیمبر سوہے بن مالا اوم
 دین سدا تارے دارودکھ تارے گج کے پھند چٹائے بھوسا گرتارے
 ہرن کشپ سنگھار نہری روپے ہلے پائین پر بھو گے جن کی ج پڑے
 ایشی کتس بدارے نل کو بیر تارے۔ دامودر چپ سندر بھگتن رکھوار
 کالی ناگ نتھیا۔ ٹوڑ چھپے پھن پھن ننت کرنے ناگن من موہے
 راج بھبیہ کین تھاپے سینا شوک ہری۔ درو پد تاپت راھی کرنا ہری



آرتی گنتی جی کی



گنپت کی سیوا منگل میوہ سیوا سے سب دگھن ٹریں
تین لوک تینتیس دیوتا دوا رکھڑے سب عرض کریں

دھوپ دیپ اور لئے آرتی بھگت سب عرض کریں گنپت
سوم روپ سیوا گنپتی دگھن دگھ سب دور پریں ---
لئے جنم گنپت پر بھوجی نے درگامن آنند کریں ---
وید اور برہما دگھن وناش گنپتی جی کا نا ادھریں ---
پگ کھمیا سا اور لپٹ ہو دیکھ چندر ماہا سیہ کریں ---
چودھ لوک میں پھرے گنپتی تین بھون میں راج کریں ---
اٹھا پر بھات جب آرتی گاویں جا کے سریش پھر پریں ---
شری پر تا گنپتی جی کی ہاتھ جوڑا سنت کریں ---

ردھ سدھ دشن وام وراجیں آنند سوں چنور بھریں؟
گرٹ کے مودک بھوگ لگت ہیں موشک باہن چڑھیو سریں
بھا دوں ماس شکل چتر تھی دوپار ابھر پور پریں
آن ودھاتا بکیہو آسن اندر اسپر انرتیہ کریں!
ایک دنت گج بدن ونا نک وٹن روپ الوپ دھریں!
دے شاپ شری چندر دیو کو کلا ہیں تیت کال کریں!
شری شکر کو آنند اچھو نام لئے سب دگھن ٹریں!
گنپت کی پوجا پہلے کرے کام سبھی روگھن سریں!

آرتی تلسی جی کی

تلساں مہارانی نمونو

ہر کی پٹ رانی نمونو

جان کے درس پرس انباشی مہاں وید پُران پکھانی !

نمونو تلساں

سندر تیر لکھو من منجہر ! ہری چرن کمل لپٹانی

نمونو تلساں

جے جے کار کرت برہماک دھیان دھرنار مَن گِیانی

نمونو تلساں

پریم پریت مہا ہری بس کینو سانوری صورت من بھانی

نمونو تلساں

شری گنگا جی کی آرتی

اوم جے گنگے ماتا - شری جے گنگے ماتا

جو نرم کو دھیاتا من وانجھت پھل ماتا ... اوم جے گنگے ماتا

چندرسی جیوتی تمہاری جل نرمل آتا

شرن پڑے جو تیری سوتر و جاتا ...

پتر سگر کے تارے سب جگ کو گیتا

کر پادشٹی تمہری تیر بھون سکھ داتا ...

ایک ہی بار جو تیری شرن گتی آتا

بیم کی تر اس مٹا کر پرَم گتی کو پاتا ...

آرتی مات تمہاری جو جن نیت گاتا

داس دہی سچ میں ملتی کو پاتا ...

اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی



بھجن



اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے جو پاوت ہے جو سووت ہے سوکھوت ہے
اٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پر بھو سے دھیان لگا
پریت کرن کی ریت نہیں پر بھو جاگت ہے تو سووت ہے

اٹھ جاگ

جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا ہے اب کر لے !
جب چڑین نے چُگ کھیت لیا پھر کھیتاے کیا ہو رہے
نادان بھگت کرنی اپنی۔ اے پانی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھری سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

اٹھ جاگ

تم ہو پر بھو چاند میں ہوں چکورا
جیوتی تمہاری کانیں ہوں تپنگا
جیسے ہے جبکے لوہے کی پرتی
پانی بنا جیسے ہو میں دیا کل !!

ایک بوند جل کا ہوں میں پیاسا

کر و امرت ورشا ہر دتا پ مور

آرتی را دھا ور کی کیجئے	گیگل سروپ نین بھر پیجئے
رتن جڑت ہانک کی آرتی	سبھم گھرت سنگد من بھاوتی
کر سورج سے ماتا اترت	پنیر بر شٹی امرت سو بھجئے
آرتی را دھا ور کی کیجئے	گیگل سروپ نین بھر پیجئے

بھجن



بجھن



بجھن



پر بھومیرے شرن تیری میں آیا بجھن باجوں جنم ورتھا گنوا یا نربل کے پران پکار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 تو ہی سوامی تو ہی جگدیش میرا کر دکر پامیں لڑ پھڑپا ہے تیرا سوا سوں کے سورجھنکار ہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 و بنا تیرے نہیں کوئی سہارا آکاش ہما یا اگرمیں پر تھوی پاتال چراچ میں
 تو ہی سوامی تو ہی پر تپم پیارا یہ مدھ لول گنجا رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 نہ کوئی مہمین نہ بھائی ہے میرا بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا جب دیا در شٹی ہو جاتی ہے جلتی کھیتی ہریاتی ہے
 پیال پریم کا مجھ کو پلا دوا پتا تیر مجھے سچا بنادو اس ساسن پہ جن اچار ہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 حکم سارے بجالا دیں تمہارا سکھ دکھوں کی چنتا ہے ہی نہیں دشواش میرا کہاں
 سسپھل جیون تبھی ہووے ہمارا ٹوٹے نہ لگا یہ تار ہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 چاروں دیدوں کو گھر پھیلا دیں یہ مارگ موکش کا سبک بنا دیں تم ہو کر ونا کے دھام سدا سیو کے رادھے شام سدا
 پر بھومیرے بس اتنا سدا بچار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے



بھجن



بھجن



جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے !
کہ ہر شے میں جلوہ تراہو ہو ہے

سنا ہے تارے ہیں تم نے لاکھوں
ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں

ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں
اتارو پڑھو کا بھارتم نے
اسے اتارو تو ہم بھی جانیں
مٹا یا شوری کا شاپ تم نے

اُبارا گرجا گراہ ہے
نشا چروک سنگھارا تم نے
ہمارا سر بھی ہے بوجھ بھاری
بھرا اہلیا کا شاپ تم نے

ہمارا بھی پاپ ہے بھگوان
اگر نوارو تو ہم بھی جانیں

میں سنتا ہوں ہر وقت تیری کہانی
ذکر تیرا ہی ہو رہا کو بکو ہے !
چمن میں سرو پر وہ گاتی ہے قمری
تو ہی تو ہی تو ہے تو ہی تو ہی تو ہے
بنا اس کے معبود اور کس کو بولے
زباں کو سنجھال یہ کیا گفتگو ہے
ہر ایک گل پہ مبلبل کیہنی ہی خالق
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے



بھجن

دریودھن کے میواتیا گے بھوک لگی جب اُٹھ کے جاگے

ساگ بدر گھر کھائے... بھگوان

پرہلاد نے نام نہارا ہرناکش بھی سو رگ سدھارا

نر سنگھ روپ دھرائے... بھگوان

رام دھن

پنت پاؤن سیتا رام

پنت پاؤن سیتا رام

بھج پیارے تو سیتا رام

رگھوپتی راگھو راجہ رام

رگھوپتی راگھو راجہ رام

سیتا رام سیتا رام

رگھوپتی

سب کو ستمی دے بھگوان

پنت پاؤن سیتا رام

ایشور اللہ تیرے نام

رگھوپتی راگھو راجہ رام

بھگوان بھگت کے بس میں ہوتے آئے
جب جب بھڑپڑی بھگتن پر گر ٹچھوڑ کر دھائے
بھگت نے ایسا ڈالا پھندا آپ بنے ہر نائی نندا

پریم سے چرن دیائے... بھگوان

کیش پکڑ کر کنس پچھاڑا سا دھوبن کر راون مارا

راج بھیکشن پائے... بھگوان

دھرو بھگت پر کر پائی کینی بھاگیرتھ کو گنسکا دینی

سو رگ دیئے پہنچائے... بھگوان

دو پدی جب ٹٹوں نے کھیری راکھی لاچ کری نہ دیری

سبھا میں جہیر پڑھائے... بھگوان



देहार्ती पुस्तक भण्डार
चावडी बाजार, दिल्ली-६



दैहाती पुस्तक भण्डार
चावडी बाजार, दिल्ली ६

رام نام کی مہا

[illegible]



درویدی ونے



دکھ ہرو، دوار کا ناتھ شرن میں تیری ٹپک
 کر پکرت میرا چیر لاج نہیں آئی !
 لکھی ادھم سبھا کی اور اور لاج نہیں کھائی
 دکھ ہرو دوار کا ناتھ شرن میں تیری
 ہے مہا اگم اپار بھگت اور چندن
 اے تارن مدن گوپال مدد بھجن !
 دکھ ہرو دوار کا ناتھ شرن میں تیری
 نہیں کہت دھرم کی بات سبھا میں کوئی
 بے نند نندن کو نام درویدی روئی
 دکھ ہرو، دوار کا ناتھ شرن میں تیری

بن کاج آج مہاراج لاج گئی میری !
 دشا شن ونس کٹھور مہا دکھ دانی !
 اب بھیا دھرم کا ناشس پاپ ہو چھائی
 نشکنی، دریو دھن، کرن کھڑے سب گھیری
 تم سنتن کو مکھ دیت دیو کی نندن
 کرو دکھ دور، شبھو دھن کھنڈن
 کرو ناندان بھگوان کری کیوں دیری
 بیٹھے یہاں راج سماج یتتی سب کھوئی
 پانچوں یتتی بیٹھے مون کون گتی ہوئی
 کر کر دلاپ سنتا پ سبھا میں تیری



بحرنک بلی کی آرتی

آرتی کیجئے ہنومان لاک کی دشت دن رگھوناتھ کلا کی ٹیک

لنکاسی کوٹ سمندری کھائی چاپون ست دیر نہ لائی۔ آرتی
جگمگتے اودھ پور راؤ گھنٹہ تال بجاوت باجا۔ آرتی
بیٹھ پاتال توڑیم کاتر رہی راون کے بھجا اکھاڑے۔ آرتی
سُرمی آرتی اتاریں جے جے کپی راج اتارے۔ آرتی
بائیں بھجا سے اسر سنگھار داہنی بھجا سے سنت ابلکہ۔ آرتی
رام چندر کے کاج سنوارے!
دیو سنت کے سدا سہانک
تلسی داس کپی آرتی گائی!!
بسے بکینڈھ امر پد پاوے!

جا کے بل سے گرد کا نیے بھوت پشچ کھٹ نہیں آوے
دے پیرا گھوناتھ پٹھائے لنکا پر جو جائے سیاسدھائے
شکتی بان لگا لکشمی کے آن سنجیون لکھن جو آئے
آرتی کیجئے جیسی دھرو پر ہلا دھیو کیشن جیسی!
کچن تھال کپور سہانی آرتی کرت انجی مائی
لنکا جلائے اسر سب مارے
انجی پتر مہا بل دایک!
لنکا ددھونس کری رگھو رانی!
جو ہنومان جی کی آرتی گاوے

آر تی مہنومان جی کی!

شو مہا منتر
اوم نمہ شو

بھگوان کے دھیان کا منتر

سانتا کارم بھنگ شبنم پدم نا بھم سریشم
دسوادھارم لگن سدریشم میگھ درنم بھام
لکشی کانتم کل نینم یوگی بھی دھیان ایگم
بندہ پنشنو بھو بھو ہرم سرد لوکی کے ماتھم

بولو جے ہنومان ورا جے بنکا جے ہنومان ورا جے بنکا جے
انجی پتر مہا بل یو دھا تین بھون میں تیرا ڈنکا جے
جلد ہی لاٹھی سیاسدھ لایو راکشش مار جرایو لنکا جے
اہی راون کی بھبا اکھاڑی راون کے من بھوشنکا جے
راون مارو بھیشن کا پنو جے جے رام جی کی بھو لنکا جے



دهاती पुस्तक भण्डार, चावडी बाजार, दिल्ली ६

دهاती पुस्तक भण्डार, चावडी बाजार, दिल्ली ६

بھجن

تیرے پوجن کو بھگوان ، بنامن مندر عالی شان
 کس نے جانی تیری مایا کس نے بھید تمہارا پایا
 تو ہی جل میں تو ہی تھل میں تو ہی من میں تو ہی بن میں
 تو ہر گل میں تو بلبل میں تو ہر ڈال کے ہر پاتن میں
 تو نے راجہ رنگ بنائے، تو نے بھکشک لاج بٹھائے
 چھوٹے جگ کی جھوٹی ٹایا، مورکھ اسمیں کیوں بھربایا
 ہارے رشی مہنی کر دھیان - بنامن مندر عالی شان
 تیرا روپ انوپ جہاں بنامن مندر عالی شان
 تو ہر دل میں مورتمان بنامن مندر عالی شان
 تیری پسلا ایسی مہان - بنامن مندر عالی شان
 کر کچھ جیون کا کلیان - بنامن مندر عالی شان

نثری کرشن مہا منتر

اوم نمو بھگوتے واسود یو ائے
 اوم سری رادھا کرشنائے نمرے



نثری رام مہا منتر

رام رامیتی رامیتی رے رامے منورے
 سہسرنام تت تلیم رام نام ورا بتے

بھجن

سنبھالو بگڑی دشا ہماری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 تمہارے در کے ہیں ہم بھکاری، دیا کرو دیا لو بھگون
 جو تم ہو ٹھاکر تو ہم چجاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 یہ ہے تو کیوں تم نے سدھ بساری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 تمہارے ہو کر ہوں ہم دکھاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 تبھی کہاؤ گے تاپ ہاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 نہ تم بھی تب تک ہونیئے کاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون

شرن میں آئے ہیں ہم تمہاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 نہ ہم میں بل ہے نہ ہم میں شکتی، نہ ہم میں دھن ہو نہ ہم میں بھگتی
 جو تم ہو سوامی تو ہم ہیں سیوک، جو تم پتا ہو تو ہم ہیں بالک
 سنا ہے ہم انش ہیں تمہارے، تمہیں ہو پتے پر بھو ہمارے
 برے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے بھلے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
 پردان کر دو مہان شکتی، بھرو ہمارے میں گیان بھگتی
 نہ ہوگی جب تک کرپاک دیشٹی نہ ہوگی جیتک دیا کی برشی

ہمیں توبس ٹیک نام کی ہے، پکار یہ رادھے شیا م کی ہے

تمہاری تم جانو نہ نکاری، دیا کرو ہے دیا لو بھگون





اتھ شری ہنومان چالیسہ

دوہا



سیری گوروچرن سروج راج پنج من مکسدا ہار
برنور گھو برکسلش جو وانیک پھل چار
بدھی ہین تو جان کے سرو پون کمار !
بل بدھی و دیا دیہو موہے ہر وکلیش دکار

چوپائی

رام دوت اتولت بل دھاما !
کچن ورن وراج سویشا !
شکر ستون کیشری نندن
پر بھوچر ترسن وے کور سیا رام لکھن ستیا من بیا

جے ہنومان گیان گُن ساگر جے کپیش ہنوں لوک اجاگر !
مہاویر بکرم بحرنگی ! کو متی نوار سومتی کے سنگی
ہاتھ دجراؤ دھجا وراہے کاندھے موج جیو سلبے
ودیا دان گتی اتی چا تر رام کاج کرنے کو آ تر

سوکشم روپ دھریا دکھاوا وکٹ روپ دھرنک جواوا
 لائے سنجیون لکھن جیا۔ تے شری رگھو بیرش اُلائے
 ہنس بدن ترویش گاویں اس کہہ شری پت کنتھ لگاویں
 یم کو بیر دگال جہاں تے کوئی کو دو کہی سکین کہاں تے
 ترو منتر بھیش مانا! لنکیشور بھے سب جگ جانا
 پر بھو مدر کا میل مکھ ماہین جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہین
 رام دوارے تم رکھو ارے ہوت نہ آ گیا بن پسارے
 اپنا بیج ممہارو آپے تینوں لوک ہانکتے کا پے
 ناشے روگ ہر سب پیرا جیت نرنتر ہنومت دیرا
 سب پر رام تپسیوی راجا تن کے کاج سکل تم ساجا
 چاروں ٹیک پر ناپ تمہارا ہے پر سدھ جگت اُجیارا
 اشٹ سدھ توندھ کے داتا اس پر دین جیا نگی ماتا!

بھیم روپ دھراسر سنگھار رام چندر کے کاج سنوارے
 رگھوپتی کینی بہت بڑائی! تم مم پر یہ بھرت سم بھائی
 سنکا دک برہما دی مینشا! ناردنار دہست اہیشیا!
 تم آپکار سگریو ہنہ کینہا! رام ملائے راج پدوینیا
 یک سہستریو جن پر بھانا! لیلوتا ہی مدھ پھل جانو
 درگم کاج جگت کے جیتے! سگم انو گرہ تمرے تیتے
 سب شکھ لہے تمہاری شرنا تم رکھشک کا ہو کوڈرنا!
 بھوت پشاج نکٹ نہی آئے مہاویر جب نام سناوے
 سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں من کرم بچن دھیان جولاویں
 اور منور تھ جو کوئی لاوے تاسوا میت جیون پھل پاوے
 سادھو سنت کے تم رکھو ارے اُسرنجن دن رام دولارے
 رام راسن تمرے پاسا سدا رہو رگھوپتی کے داسا

رفوہجن رام کو بھاوے جنم جنم کے دکھ بسر اوے
اور دیوتا چت نہ دھریٰ ہنومت اُسے سرب سکھ کرنی
جئے جئے ہنومان گنایں کر پا کرو گو دیو کی نائیں!
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا ہوئے سدھ ساکھی گوریسا

انت رگھوپتی پُر جانی جہاں جنم ہر بھگت کہانی
سنگٹ ہرے مٹے سب پیرا جو سمرے ہنومت بل ویرا
یہ شت بار پاٹھ کر جوئی چھوٹے بند مہا سکھ ہوئی
تلسی داس سدا ہر چیرا کیجئے ناتھ ہر دے مہ ڈیرا



استوتی شری رام چندر جی کی چھند



شری رام چندر کرپال بھج من ہرن بھاجے دارتم
کندرپ اگنت ہمت چھپ نو نیل نیرج سندرم
بھج دین بندھ و نیش والو دشت ولن نکندرم
سرکٹ کنڈل تلک چار دادرانگ بھوشنم
ات بدت تلسیداس شکر شیش منی من رنجھم
نوکج لوچن کج مکھ کرکج پد کنجا رنم!
پٹ پیت مانہ تڑت رچ سج نوم جنگ ستارم
رگھونند آنند کند چندر شترتھ سندرم
آجان بھج سرچاپ دھر سنگرام چت کھ دشنم
مم ہر دے کنج نواس گڑمادی کھل دل گنجھم

نیت کرم



بھگوت گیتا !!



مصنف :- سوامی بلی ناتھ یوگیشور ٹیلہ گورو گورکھ ناتھ — (ضلع جہلم)
شری گنیش آئینمہ

اوم۔ ایشو۔ دین بندھو۔ دینا ناتھ۔ تپت پادوں
جگت رکھشک۔ حاضر۔ ناظر۔ زرخنگ تراکار
ساکار۔ جیوتی سروپ۔ سرنکیتمان

آدانا دی ستیہ ہے بھوت بھوشت ست ! ورتمان بھی ستیہ سے وید کریں یہ تت !
اوم دھرم کھستیر کورو کھستیر میں سینا بھی پاد کوروتے پانڈو جڑے آئے کرشن مرار

دھرت راشٹر پوچھن لگے کہو سنجے بدھیماں
 کہے منتری کر جوڑ کر سُوراج مہاراج
 ارجن اب بنیتی کرے شری کرشن ہوں بلج
 ہانگیو رتھیں سین مدھ بھائی !!!
 کانپت پار تھ ہٹیا بشال
 بھائی بندھ ارکٹنب ابارا
 ہمیری کل کے بڑے مہیمان
 گو رو درون اور ان کے بھائے
 مار گو رو کو راج کانا
 کارن راج بھائی بند مارون
 چار دوش کے ہیں مہمانا !

کیا ہوت کور و کشتیر میں ہم سے کہو بکھان
 پانڈو کی سینا نہ رکھ دریودھن من لاج
 رتھ ہمرے کو لے چلو سینا دیکھن کاج
 ارجن دیکھ سینا مڑ بھائی !!!
 شتھل انگ سب کانپتی بچھاں
 ان کو مار نہیں نتارا
 بھیشم جیسے ہیں گن کھان
 ان کو مار جگوں پھل نائے !
 اس سے بھلا مانگ کر کھانا
 نندالوک پر لوک بگاڑوں
 رد رو گدھ نہیں بھوجن کھانا !

سورٹھا !

یہ بچار ارجن کیو دیو دھنش کو ڈارا !
لڑنے کی اچھا نچی شری کرشن دیکھت بھئے

شری بھگوان واج

کیا ہوت ہے یاسمہ پار تھ ہو ون دھیر
ہم سیتی ورن کر ونیں جات کیوں نیر
نین جات کیوں نیر ہو اکیوں بھل شریر
شو ک گن من کیو را کھو روے گبھیر

ارجن واج

ورن کروں کیا بھگوان تم جانت ہو من کی با

کا ہے میت ہم یہاں پدھار
چترنگی سینا جو آئی !
بھائی بندار چپ پھیرے
گورو اور ست ان کے ساتھ
یدھ کہاں سوں کیجے بھائی
بھائی بندھو گورو مارے جوئے
بھائی بندھو مارے پاپ
تجیں سنان کل کے دھرم
پنڈ آدک کر یا سب جائی
ایسویج کرم میں حیان !
دریو دھن ہے ہر دھائی

شتر و کوئی نہ دیکھ ہمارے
ان میں ہمارے سب نالٹائی
نالو سر پتے میرے
دیکھت جنہیں و دیو گات
جان کو مارا بھئے ہو جائی
جنم جنم کشتی تاں ہوئے
ان کی تریا کریں دلاپ
ورن سنک ستانیں جٹرم
پتری جائیں پری جمرائی
شٹھل گات گرے دھن بان
نا تھ یدھ حم دا بچھا نا ہیں

لہ شری ستہ نڈر ستہ جنم -

شری بھگوان واج

ارجن آج ہوئے نادانا
ہم جانت تھے تم کو ماہر
شاہر وید بھلے سب تیرے
من کو لائے سُنو م باتا
کئی بار پریو پارا
کئی بار بھیشم اردرونا
کئی بار درپو دھن ہوئی
کئی پار پاندو کل ماہے
کئی بار بھائی بندھ جان
کئی بار یہ اچھی سرشتی
کئی بار شراشر سمو جھا

بچن کہت ہوششو کی باتا
دیکھا آج یدھ میں کار
مایا موہ کئے من ڈیرے
بھرم پڑا ہے تجھ کے گاتا
کئی بار لیت سنسارا
پیدا ہوئے کو پھر گونا
ان سنگ ترویدھ مچوئی
پیدا ہوئے یدھ شڑائے
کئی بار ماتا پیت مان
کئی بار پرلے کی درشتی
کئی بار ششی سورج ہوا

کئی بار تو پیدا جان
کون کسی کو مارے آپ
کون کسی کا بندھو جان
اجرا مرا یہہ جو پچھا نو
جین بھتر چھوڑ دیجیے
کرم گتی سوں جاوے بھائی
کالے کٹے نہ جاوے جڑے
نت سدا یہ آتم جانو!

کئی بار میں پرگٹ مہان
کون کسی کو دے سنتا
کون کسی سنگت ہو ملان
آجرا میر نہ کا یا مارا نو!
آتم تجے یہ کا یا تیے
دوسر کا یا رہے سمانی!
سو کھے پون نہ ڈوبے مرے
یہ دچا ریدھ میں من ٹھاناو!

ارجن واج

ناش وان یہ کا یا ناتھ
ناش وان یہ سبھی جھیلے
کاہے ہیت پھر یدھ کراؤ

ناش وان شراشر اتپات
ناش وان سب گروا وحلے
کاہے ہیت مو، پاپ لگاؤ

محاپرانے سے دوسری سے جلائے۔ یہ جگت -

کلمات - عذراوت ہوئے۔

کا ہے ہیت یہ مایا مومہ کا ہے ہیت در بھدھن کھوہ
کا ہے ہیت یہ کروں پسارا مرن کال جو ناستھ ہمارا

بشری بھگوان وایچ

من کی یہ کلپنا جان من ہی ہنسنت من ہی روک
من ہی کرت بڑی چترائی من ہی ستھر کرودھنجنے
من تے پھل کی آشا چھلڑ کرم کئے بن سیدھ نہ ہوئے
کرم کئے بن نہیں چھکار کرم گئی ہے سکل جہاں
کرم کئے بن گیان نہ پائے کرم کئے بن مکتی نائے

گیان مکت کی جانو سار گیان کرم میں کسٹھٹ اپاؤں
گیان کرم موہے روپ انیکا گیان کرم سے رہوں دوہکا
گیان کرم بستار بڑھائی گیان کرم جا کھیر سماؤں
گیان کرم را کھ پار کھ آرمائیں کھتری کرم ہے ترو بھائی
دھرم کرم میں ساتھی ہوئے دھرم وپر کا ودیا جان
کھتری دھرم سب رکھیا کھتری دھرم ویشن پن
کھتری دھرم ویشن پن کھتری دھرم ویشن پن
کھتری دھرم ویشن پن کھتری دھرم ویشن پن

سدا دینا سدا سمندر سدا دینا سدا سمندر
سدا دینا سدا سمندر سدا دینا سدا سمندر

دھرم تجے جو اپنا سیر
سکل لوک میں نندا ہوئے
ایسا جان کر دم مبدھ
دھرم مبدھ میں جو نرمے
ملے نہ مانس تا ہے شریر
نرک ملے پن دھرمے کھوئے
پرہر کا سیر تا کی مبدھ
بوہر چور اسی جنم نہ پڑے

ارجن واج

من ہے خچل یاد دورائے
من میں ہوت انیک ترنگ
من دوکھی ہے سکل جہاں
من میر و نہیں استھر ناٹھ
من وش کرن کا کہو اباے
شبھہ اشبھہ نہیں سو جھٹ لگ
بھرمت دیگ ہے پون سما
من کو کر چلائے ساتھ

شری بھگوان لاج

پانچ چور ہیں بھیتیرے
پانچ پانچ کے ساتھی جان
پانچ بڑے یہ شتر و بھائی
کام کرودھ موہ لو بھ بڈھیر
ہاتھ پاؤں جو اندرے مان
شبھہ کرم نہ دیں من جانی

ان کو تیاگ کھرا من ہوئی
پران آیان کر د پھر ایک
یاں تے مبدھی استھر ہوئی
مبدھی تین طرح کی جان
مبدھی جیسا کرے آہار
تیسے گن آدرتے ماہیں !
تین گنوں سے نیارار ہے
یوگ سبھی تے ادین جان
یوگ بیکت کو جلنے آپ
یوگ سرو یادھی کا ہر تا
یوگ ہی تیر تھ پھل اچائے
یوگ کرن سب دیوی دیوا
جیسے کپنج آگ بلوئی !
راکھو سوانس کو مستک ٹیک
مٹے کلپنا من کی دوئی
ساتک راجن تاس مان
مڈھر لمل اور کٹو دکار !
شانتی تیج کرودھ اچائیں
یوگی سوئی پر مگت لے
تب گیان اور یگی بھان
یوگ کئے مٹے سنتاپ
یوگ سرو سر شٹی کا کرتا
یوگ کئے برت نیم سما دے
یوگ بتا نہیں پاوت بھیا

یوگ سکل سادھن کی سار یوگ کئے مٹے اندھکار
 یوگ پر تھم میں بھٹا نو سکھاوا گوڑھ بھید تو ہے بتاوا
 اجرامر ہوئے کا یا رہے ٹوٹے جنم مرن کا سب بھئے

ارجن واج

پر تھم جنم سورج گر دھاری یا چھے اُتپت ہوئی تمہاری
 پھر تم کیسے یوگ سکھاؤ سورج کو موہے بھید بتاؤ
 یہ سنتے میرے من ماہیں ناتھ نوارو کر پاسائیں

شری بھگوان واج

ارجن سُن میں تو ہے سناؤ گوڑھ بھید جو آپ بتاؤں
 میں ہوں ایش سُر جگ کرتا اُتپت پالن ہوں سنگھڑنا
 میری مایا ہے بستار راکھا باندھ سکل سنار

جب یہ دھرم گھٹے جگ ماہوں لے اوتار میں تا ہے بڑھاؤں
 سر دجیویں ایش م بہ پرنگ تپ جان!
 تم سیتی ورن کر دوں مکھ مکھ پر دھان
 اُتپت بہما جان موہے پالن دشنوروپ
 سنگھڑنا شو جی آہوں جوتی میں روی بھوپ
 تارا گن میں ہوں ششی والو ماہیں مرتج
 چتر وید میں شام ہوں اندر ہوں سُر بیج
 من اندروں چیتنا دست جو سکل سریر!
 دسوں ماہیں اگن ہوں بھوں میں کوہ بیر!
 پریت ماہیں سمیر ہوں گرم کانڈی بھر گوجا
 ستیا پتی سکندھ ہوں سرور ساگر مان
 سر دبا نی اولکار میں یگن میں جب یگیہ
 دیورشی نار دآہوں پیل برکھ سر دگیہ!

گج ایراوت اچیر شد اسدھ کپل منی ہوئے
 چرتھ گدھرب ہوں راجہ مانس ہوئے
 کام دھیں نہ بھی آہوں شیش ناگ ہوں ناگ
 ورن نیر پر ہلا داسرا ریم پتری ناگ!
 شیر مرگوں بچھی گرٹ شتر دھاری رام
 ندیوں میں گنکا آہوں ماگھ ماس میں نام
 گائتری چھندوگ میں تیج سرو جگ بھوت
 چندرو نش و سدلو ہوں ارجن پانڈو پوت
 سرومن میں ویاس ہوں شکر کوئی مم جان
 گیان جیو ہوں جگت کایچ ہی موہے بھمان
 کال سروکا جان موہے آنت نہ پاراوار
 سکل دستو میں میں رہوں میرا ہی وستار
 ہوئے پرسن شری کرشن جی دوپہ روپ پرگٹائے
 چکت ہوت ارجن بھٹو ہاتھ جوڑ نہ رکھائے!

دیکھو تاجے سکل برہمنڈا
 دیکھو برہما کیتے روپ
 دیکھو شوکیلاش برہجے
 است کریں ڈمرو باجے
 دیکھو اندر لوک مہان
 دیکھو کوٹ سہنسر بھان
 دیکھو روپ وراٹ بٹال
 دیکھو کوٹ ششی وریہال
 دیکھو دیوی دیو انویا!
 دیکھو کیت آکاش پاتال
 دیکھو یوگی دھیان لگاویں
 دیکھو ناروین بجاویں
 دیکھو کورکھتیر کاساج
 لاکھوں یو دھا گھائل راج
 پارتھ من میں کرمی حیرانی
 دوکر جوڑ یہ استنت ٹھانی
 نمستنگ کرپالنگ نمتنگ
 دیا لنگ
 نمستنگ بھوپالنگ نمتنگ
 جو لنگ
 نمستنگ انوپے نمستنگ
 چتر روپے
 نمستنگ نرامی نمستنگ
 اکامی

نمستنگ درائے، نمستنگ اکھائے!
 نمستنگ ابھولے، نمستنگ اڈولے!
 نمستنگ نراکانگ، نمستنگ ساکانگ
 نمستنگ بٹانگ، نمستنگ اکانگ
 نمستنگ دشومورتے، نمستنگ ایک صورتے
 نمستنگ پرہاری، نمستنگ شتر دھاری
 نمستنگ گیاتا، نمستنگ دھبانا
 نمستنگ پزانتگ، نمستنگ اکھانتگ
 نمستنگ اکاشے، نمستنگ بھرمناشے
 جب آنت ارجن کری خوشی ہو بھگوان
 پر تھم روپ یرگٹ کیو داس اپنا جان
 یگیہ ہوم تیر تھ کئے درک نہ پافے کو پئے
 دویہ روپ تم دیکھو رشی منی سب کو

مرا درشن

مجھ کو ہی کرنا سمجھ، میرا ہی سب روپ
 مجھ میں ہی لین ہوں نہیں جوں ہی ساگر تارو پنی
 کرم کریش بھ جگت میں ارپو میرے نام
 انت سمے مکتی ملے آویں میرے دھام
 سرودھرم کو چھوڑ تو شرن ہماری آئے
 جو میری شرنی پڑے تاکے دکھ نشائے!
 بھرم جو سنئے سبھی کرو میدھ کی تان!
 یو دھاسب میرے متے لڑو پاتھ لے بان

ہاتھ جوڑ ارجن ہر کھائی گدگد بچن کہو پر بھوپائی
 اب میرے سنئے سب دور بحر پڑے جو گورو چور!
 آگیا پال دھنش کو دھارو شتر دھنکھ چھن میں ناروں
 کھما کرو اپرا دھ ہمارا جو نہیں جانیو روپ ہمارا
 اب میرے من لشیچہ ہوئی ناتھ مشکل جگت کرتا توئی

لے کنواں (نوٹ) اس بھجن کو دو مرتبہ پڑھیں



آرتی نثری رگھوبر کی

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی دشر تھ نندن سیتاور کی !
 آرتی کیجئے شری رگھوبر کی
 بھگتی کا دیپک پریم کی باقی سادھو سنت کریں دن راتی
 آرتی کیجئے شری رگھوبر کی
 دشر تھ نندن سیتاور کی
 آرتی ہنومت کے من بھاو رام کتھانت شوجی گاوے
 آرتی کیجئے شری رگھوبر کی
 دشر تھ نندن سیتاور کی

دوہرا

دید شرقتی کا ساریہ گیتا امرت رُوپ
 پڑھے سُنے نردھیا دتی پڑے نہ جم کے کوپ
 نردھن ہی کو دھن ملے پڑھے سُنے جو کوئے
 پتر دان ہوئے جگت میں نشچے کیجئے سوئے !
 روگی روگ سر مہت ہوئے نت اٹھ کیجئے دھیان
 سب اچھیا پورن کرے گیتا نشچے جان
 تیر تھ برت ارپن نے جو پھل پادیں لوک
 پڑھے سُنے گیتا مٹے دکھ روگ جائیں لوگ
 انت سمے مکتی ملے پڑھے جو گیتا نا تھ !
 بلی رہے سب لوک میں شر کریشن جی ساتھ

اوم شم



دھاتی پُستک بھنڈار
 چاندنی بازار، دہلی ۶



اب سونپ دیا



مجھ میں بھئی بس بھید پی میں کرموں تم نار این ہوا
میں ہوں سنسار کے ہاتھوں میں سنسار تمہارے ہاتھوں میں
اب سونپ دیا

اب سونپ دیا اس جیون کا سب بھار تمہارے ہاتھوں میں
ہے جیت تمہارے ہاتھوں میں اور ہار تمہارے ہاتھوں میں
میرا نتیجہ ہے بس ایک ہی۔ اک بار تمہیں پا جاؤں میں!
ارین کر دوں دنیا بھر کا سب پیار تمہارے ہاتھوں میں
جو جگ میں رہوں تو ایسے رہوں جیون جل میں کنول کا پھول رہے
میرے سارے گن سمریت ہوں کرتا رہتا تمہارے ہاتھوں میں
یدی مانس کا مجھے جنم ملے تو چرنوں کا میں پجاری ہوں!!
اس پوجک کی اک اک رگ کا ہوتا رہتا تمہارے ہاتھوں میں
جب جب سنسار کا قیدی بنوں نیشکام بھاؤ سے کرم کروں
پھر انت سے جب پرن تجو مس نرا کا رہتا تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا.....

اب سونپ دیا.....

اب سونپ دیا.....

ارداس کی تشریح

ارداس ہر ایک استری پرش مندر میں یا اپنے گھر میں یا کسی جگہ بھی بندھیا۔ آرتی۔ کتھا کیرتن۔ نت نیم بھجن کے بعد کیا کریں۔ جو کام کرنا ہو، پہلے ارداس کر کے کام کریں (نوٹ) :- یہ ارداس شرمید بھاگوت میں سے لی گئی ہے۔ سر دشتیمان ایشور نے جو مکھ دس اوتار دھارن کئے تھے ان کے نام ورنن کئے گئے ہیں۔

دوہرا

دو جل چر۔ دو بن چر۔ دو وپر۔ دو شور
دو بن ماہیں کریں تپسیا بھگت رادھے بھر پور
ارداس :- پرتھم بھگوان کو سمریے وراہ جی کریں سہا
یگیہ پرش نر نارائن کو دھیا یے جس ڈھیل سب دکھ جائے

مجھ کچھ کو سمریے نرسنگھ رُوپ بسائے
شری بادن ہری کا نام لے گھر آویں نوندھ دھیا
شری رام چندر جی کو سمریے جو پرکٹ کریں سہا
مکھ پونیت رسنا پوتر گھٹ گھٹ رہیں سمائے
دسم اوتار شرمید بھگوان ترلوکی آتمائے
جگت چھیکھا مرنظر پنجک نرا کار جوتی سُرُوپ
اکھل جگت کے رچھپال سب تھائیں ہوت سہا
سب تھائیں ہوت سہائے دھن دھن شری
لنگا ماترن تارتی سب دکھ نورانی تیری مہل کہی نہ جا
تیری مہاں کہی نہ جائے چار دھام چوراسی اڈے
تین سوساٹھ تیر تھوں کا دھیان دھر کر
بولو جی شری رام۔ شری رام
چار کھانی چار بانی۔ چندر، سورج، پون
پانی دھرتی آکاش۔ پاتال۔ میتیس کرڈ

شری

گاٹری منتر!

ادم بھور۔ بھوہ۔ سوہنت۔ سوہتر۔ ورمینم
 بھرگو دیو سیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچو دیات
 ارتھ۔ سردتر سروتھار کھشک پران آدھار
 دکھ ناشک۔ سکھ سروپ۔ سکھ داتا وہ پر سدھ
 پر بھو اپن کرنے والے کاسرب سریشٹھ شدھ
 سوروپ پاپ ناشک دیو سوروپ کا ہم
 دھیان کرے ہیں۔ جو ہماری بدھیوں کو پرپریت
 کر شدھ مارگ پر لگائے :

دہیانی نیشکھنڈر چاٹری بااٹرشاہ بولادی

دیوی دیوتاؤں کا دھیان دھڑا!

مل کر سب بولو شری رام

دھرو بھگت۔ پرہلا دھگت۔ راجہ ہریشچندر۔
 راجبلی۔ چندر رتن کی کمائی دل دھیان کر سب بولو شری رام
 ہے دین بندھوتیت پاؤن دینا ناتھ بھگوان آپ کی
 کتھا کیرتن۔ سندھیا۔ آرتی۔ نیت نیم جپ جی کی ارداس
 بھول چوک۔ اکھشتر دا دھا گھاٹا معاف۔ بھگتوں کے کارج
 راس۔ جہاں جہاں بھگت تہاں تہاں رچھیک بھگوان
 شکھا سوتری ٹیک۔ گنوماتا کی بردھی بھگت کی لاج رام
 نام کا بول بالا۔ رین دوس سب ہوت سکھالا۔ دھرمی
 جے کارہ۔ ہر ہر مہا دیو۔

نوٹ:- بھگت کی لاج رکھ کر پھر جو کام یا پرشاد وغیرہ یا
 صبح سندھیا کا وقت ہو۔ اسکا نام لیکر رام نام کا بول لائیں
 (مصنف)



ماتا درگا سستی

جے جے جگدے ماتا جے جے
 دو ارتمہارے جو بھی آتا !! بن مانگے سب کچھ پا جاتا !!
 تو چاہے تو جیون دے دے چاہے تو دل میں جیون لے لے
 جے جے جگدے ماتا جے جے
 جنم من سب ہاتھ میں تیرے اے شکتی اے ماتا جے جے
 پاپی ہووے یا ہووے پیاری راجہ ہووے یا کوئی بھکاری
 پھر بھی تو نے جوڑا سب سے ماں بیٹے کا ناتا
 جے جگدے ماتا
 جب جب جس نے تجھے پکارا تو نے دیلے بڑھکے سہارا
 ہر بھولے راہی کو تیرا پیار ہی راہ دکھاتا
 جے جے جگدے ماتا

ہندوؤں و عجم سنگٹ میں مت پڑو کہ انہوں نے گناہ کیا ہے دوسرے زندگانی کا آدمی بلبلایے پانی کا
دانت جسے کھٹے پیٹھ نہ بوجھائے ■ ایسے بڑے بے سیل کو کون باندھ بٹھڑے
اس غور ملک میں جو ساگر سے پار لگاتے تھے وہاں ملک گرنتھ

اردو زبان میں چھٹی کچھ دھارمک و مختلف کتب

ڈاکٹر جے نرنیو راد کر بھارت درشن میں ہندو سوادھیکار کی بااثر کتاب ایک سارے منگل پر ڈاکٹر جے نرنیو راد صاحبان نے لکھی ہے اس کی قیمت 1500/-
دو ہزار روپیہ کی کتاب ایک لینی ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر جے نرنیو راد صاحبان نے اس کی قیمت 2000/-
ڈاکٹر جے نرنیو راد صاحبان نے لکھی ہے اس کی قیمت 1500/-
ڈاکٹر جے نرنیو راد صاحبان نے لکھی ہے اس کی قیمت 2000/-

1	ٹیکسی رائٹ	بالقصور - آٹھوں کاٹھ - لوکش کاٹھ ست جلد صفحات 892 قیمت 250/-
2	شکھ سنگر	بالقصور (شرید بھاگوت مہاپران) مکمل بارہ اسکند نہری جلد - لکھت دیہ ویاں 572/- 250/-
3	شیر مہاپران	بالقصور - مکمل گیارہ جلد - جلد سفید کاٹھ اسپیشل نہری جلد صفحہ 760/- 250/-
4	بالیکی رائٹ	بالقصور - مکمل ساڑوں کاٹھ - سفید کاٹھ کلا تھ باندھنگ 560/- قیمت 250/-
5	مہا بھارت	بالقصور کو روٹوں پانڈوؤں کے اتحاد و ن کے یہ کاٹھ مکمل بیان 592/- قیمت 250/-
6	درگا سیت	اچنڈی پانڈ (بھگوتی پریمیوں کے لئے نایاب تھن - صف 192 قیمت 40/-
7	پریم سنگر	شری ناو مال جی کرت کرشن دیہا تا آؤنیٹ چھپائی - چڑوں بہت انول تن 125/-
8	شرید بھاگو	(مستقل بال سنگا دھرمک) بڑا سا صفحات 160 قیمت 151/-
9	اسپینڈلی	اسپینڈلی سیلف لیر و راشنگ کورس صفحات 360 قیمت 82/-
10	پیام سالک	(اشاد و رنگیت) اردو دان صاحبان کے تحفہ صفحات 160 قیمت 151/-
11	صفت و خرف	گھر لڑو اوگ و خندوں پر ہرادی کو کے قیمتی راز 96/- 51/-
12	شرید بھاگو	اتحاد ادھیاتہ ہما بہت (داؤسیٹ) بڑیا چھپائی صفحہ 192 قیمت 40/-
13	لال کتاب	علم ساندک پاسٹری کاٹھ کوں ہندی اردو قیمت چھ صد روپیہ 600/-
14	شرید بھاگو	لکھت دیہ ویاں - مونی صلی چھپائی صفحات 572 قیمت 250/-

15	راہنما	بطور ادارے شام ۴ بجے تک	101/-	23	صنعت ہوزری	ہوزری (موزے بیان جواب) کی قیمت	101/-
16	آئینہ مسرور	اس مکتبہ کے مشترکہ ہیبت ہر ایک آگاہ	101/-	24	علم غیبی (عظیم)	ادامہ مکتبہ، ادم ہما (ہر کوئی اپنے سوال	51/-
17	سوپر اینڈ سوپ	ایک نایاب (دریافت ڈیپٹ ہوئی)	200/-	25	حکیم لقمان	اس کتاب میں 130 بیماریاں اور ان کا علاج	51/-
18	جادوگری ٹیٹا	جادو کے حیرت انگیز کھانے کیسے کیے	51/-	26	سالم وید	یجر وید	50/-
19	اندراجال	شرعی ہادو جی کے کچے بچے اپنے سپوزن	101/-	27	سام وید	یجر وید	50/-
20	اسمالی سکھ اندریز	(مکتبہ صنعت و حرفت) کم قیمت سے صنعت	200/-	28	یجر وید	یجر وید	50/-
21	چہل درویش	(فیضان و حیات) کا ترجمہ	1000/-	29	سالم وید	یجر وید	50/-
22	شہزادہ ابرار	میں زندہ اگڑا دے	101/-	30	سالم وید	یجر وید	50/-
23	سالم وید	یجر وید	50/-	31	سالم وید	یجر وید	50/-
24	سالم وید	یجر وید	50/-	32	سالم وید	یجر وید	50/-

DEHATI PUSTAK BHANDAR

Chawri Bazar, DELHI-110006

Phone 3261030, 3279417

شوروم و باریغ : سیا جی ۱۰ شکستی ریپ ۲۱ نیتابی سبب اشاراگ دیا گج دی ۱

Phone : 3261030, 3279417

First come first serve is our motto

اسی میل پرستے ہوں
تواریں ہم سب کا ہوتے ہیں
کی بات یہ کہ اور ہے؟
ہر مریز پر آگے ہرستے ہیں

پانچ کروڑ
50000000



زبانوں میں ویشاؤ 17
اسی میل الکلیش
انگریزی سیکھنے کا واحد کتاب
تربیت کو درس ایانے۔

First Steps, First Steps and More

14
انگریزی میں برقیات بنانے والی اور مشق فرارے فارم صلا وادی انگلش بولنے کی شگفتہ کار نئی۔ بھارت کی ہووہ
صوبائی زبانوں کے علاوہ دیگر عالم کی بین زبانوں میں یعنی مکمل 17 زبانوں میں کتاب ہے۔ آپ انگریزی سیکھنے کو درس کا
تکرارہ آں انڈیا ریڈیو، وودھو بھارتی اور ملی بزرگ پر دیکھتے اور سیکھتے ہوں گے۔ جی ہاں ہیں یہ وہ کورس۔ مکی
آپ کو روت ہے۔ آج ہی طلب کیجئے ہر زبان کی کتاب کی قیمت
روپے ڈاک نمبر 100- روپے ڈاک نمبر 100- روپے ڈاک نمبر 100-



17
بھاشاؤں میں مکمل شراستی میل سلف لیسٹ ورائٹنگ کورس
خطوط
فونسی
کے لئے
جس سے

100000000
دس کروڑ سے زائد طلباء اور دس دیش ویش کے لاتعداد لوگ فضا میں کو چلیں
کیا آپ ابھی تک اس نایاب کتاب سے محروم ہیں؟ تو آج ہی جس بھاشا کی کتاب چاہیں
آؤ بھجیں ہم آپ کی خدمات کیلئے تیار ہیں صفات میں کو بھجیں ہر زبان کی کتاب کی قیمت صرف
100- روپے ڈاک نمبر 100- روپے ڈاک نمبر 100- روپے ڈاک نمبر 100- روپے ڈاک نمبر 100-



DEHATI PUSTAK BHANDAR
CHAWRI BAZAR, DELHI-110006

Phone : 3261030 3279417

